

يَا أَيُّهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ

RESERVED/RARE

الحمد لله والمنة له كتاب لاجواب الرصنيفات حضرت سلطان عالم



در شهر رخصان المبارک سنہ ہجری ہمارا الحکومت کلکتہ

در مطبع سلطان فی اہتمام رئیس الدولہ ریور مطبع آرا



وہی خالقِ خاک و آب و ہوا

وہی خالقِ آتش و دود و نور

وہی خالقِ مور و مار و گیس

وہی خالقِ سر و شمشاد و گل

وہی خالقِ عشق و حسن و حسین

وہی خالقِ ارض و آفاق و کوہ

وہی خالقِ سخن و سلبند چمن

وہی خالقِ برق و آب و سحاب

وہی خلاقِ نور و ضیائی قمر

وہی خلاقِ صورت گراستِ فیل

جو خواہش ہوئی سامنی دہر دیا

وہی خالقِ برگ و بارود و دا

وہی خالقِ روح و غلمان و خور

وہی خالقِ ہم و غم و اورس

وہی خالقِ معدن جزو کل

وہی خالقِ جلوہ و مدح و حسین

وہی خالقِ خوب و زشت و شکوہ

وہی خلاقِ ہر طوطی خوش سخن

وہی خالقِ مرد و زن شیخ و شہ

وہی خلاقِ شمس و صفائی قمر

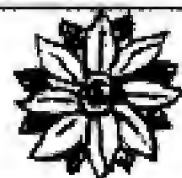
وہی خالقِ قلم و در و دہل

نیاز نگ ہو لو نہیں بہر دیا





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مَدِ حَضْرَتِ کَرْدگَارِ عَزَّاسْمُهُ

دُرِ لَعْلِ تَنْ صَافِ هِی حَمْدِ ب

شَرُوعِ سَخْنِ صَافِ هِی حَمْدِ ب

خُصِیَا بَسَدِ دُنْیَا و دِینِ و زَمِینِ

خُدا و نَدِ دُنْیَا و دِینِ و زَمِینِ

و هِی خَالِقِ اَخْتَرِ رُوی مَحْشَرِ

و هِی خَالِقِ عَرْشِ مَاهِ و سَپْهَرِ

و هِی خَالِقِ جَنِّ و انْسِ و طِیوْرِ

و هِی خَالِقِ شَمْسِ و افْلاکِ و طُورِ



فرشتہ وہ ہی مثل انگشتِ زر

اوس آواز سی خوف کرتی ہیں سب

خدائی کہا کن ہوئی آشکار

کہیں بہت پیدا کنی شور و رشت

عجب و سنی پیدا کنی نازنین

کوئی ماہ پیکر کوئی زشت رو

کوئی سانولا اور کوئی سبزہ رنگ

کوئی چنپی اور کوئی گندی

کوئی نیکدامن کوئی زشت بخت

کوئی مرد خوشرو کوئی نیکان

علامت میں کوئی کوئی تند رشت

خفا ہوتا ہی وہ ملک ابر پر

وہی رعد ہی جس سی ڈرتی ہیں سب

زمین آسمان نجم و کوہ و بحار

کہیں دیو طاہر کنی ہیں درشت

کوئی خوبصورت کوئی بھیرین

کوئی نیکنوا اور کوئی تند خو

کوئی سرخرو اور کوئی قوم رنگ

بہشتی کوئی و وزخی ہی کوئی

کوئی موم دل اور کوئی سنگ سخت

ہر اک کو دیا اک نیا پیرہن

کوئی تیر چالاک اور کوئی مست

سب چیزیں جتنی ہیں  
زیادہ رعایت و التفات

ہر اک پہول اوسنی ترا عجب

نہ ساکن نہ مسکن ہی کہہ ہیں

بنایا ہی بی پایہ ہر آسمان

فلک سی فلک تک اگر ہو گئے

ہر اک چرخ کا جسم ہی اس قدر

اور می آدمی پانچ سو سال

فلک پر ملک اوسنی پیدا

کہیں بحر موج و ذخار ہی

جو سنٹی ہین سامع گرجنی کی ہوم

تڑپتی ہی اور تیز مہوتی ہی برق

یہ مشہور ہی اک فرشتہ ہی سعد

شجر ہی بنائی عجیب و غریب

نرالی طرح آبر و ہر کہیں

مدور رخ بیضہ طائران

نہو پانچ سو سال تک طی و گہر

فلک ایک اک ایسا ہی گندہ

نہ پائی پر اوس چرخ کا حال

ستاری ہی اوس پر ہو بد کنی

کہیں ابر و برق شرر بار ہی

جو ہوتی ہی باد لکی بجنی کی ہوم

چہا رہتا ہی ابر سی غرب و شرق

فرشتہ نمین کہتی ہین سب اوسکو

مناسب ہی نعت محمد کروں  
 سیاہی سفیدی کی ہوں رنگ  
 پڑہائیں ملک نعت خیر الانام  
 بہم سات و ریاسیہ کی ہوں  
 اگر صفحہ ہفت اسلاک ہو  
 یہ بڑھجائی گھٹجائیں ہفت آسمان  
 اک و ناسا یہ رتبہ شاہ ہی  
 اویسکی تو تابع ہیں ساتون سپہر  
 جدا ہوا الف اسم احمد سی گر  
 الف کی جدائی ہی حدیہ وال  
 فقط حمد ہی حمد رہجائیے

سعادت ہی تعریف احمد کروں  
 ملی صفحہ صبح شب کی ورق  
 نہوتا قیامت و جب بھی تمام  
 بہم تختہ و تخت شاہی کی ہوں  
 نہ کافی پی مدحت پاک ہو  
 مجال مسلم نعت احمد کہان  
 کہ اوس شاہ کی عرش تک ہی  
 اویسکی تو فرمانین ہیں ماہ مھر  
 فقط حمد رہجائی ای خوش سیر  
 احدی ملا ہی شہ خوش خصال  
 محمد سی حمد آبرو پاسیے



کوئی کوہ تن اور کوئی مہربین	قوی تن کوئی اور کوئی نازنین
کوئی مالکِ تخت و تاج و لوا	کوئی صاحبِ علم و فہم و ڈکا
کوئی بد صدا اور کوئی خوش گلو	کوئی مہر تن اور کوئی ماسرو
کوئی وز و خوزیر اور کوئی سخت	کوئی عابد و زاہد و نیک بخت
یہ ہی رسمِ دنیا یہ آئین ہے	کوئی شاد اور کوئی غمگین ہے
بڑی کنہ او سکی بڑی ذات ہی	وہی خالقِ نور و ظلمات ہی
وہ باطن ہی ہی اور ظاہر ہی	وہ اول ہی ہی اور آخر ہی
وڈو و رو و غفور و رحیم	حکیم و علیم و حلیم و تدبیرم
کریم و عزیز و جلیل و خیر	علی و عظیم و سمیع و بصیر
بڑی دین و ایمان و حدتِ پیا	کہا شک کروں حمدِ رب العبا
نعت جنابِ سالتماب سید عالم اشرف الاولاد اوم محمد	

سزاوارست ز خنی و سب حله	علی ہی علی ہی علی ہی علی
کہان منقبت اور کہان بیہ زبان	علی ہی ید اللہ خوشرو جوان
کہا تک کروں مح جید رہنا	عیان ہی عیان ہی عیان ہی عیان
تری راہ تکتا ہوں مین ویری	بچا یا ہی سلما نکو شیر سی
مناجات بدرگاہ خالق زمین و زمان قاضی حاجا انور	

زمانیسی بندہ جو واقف ہوا	تری حسن عظمت سی خائف ہوا
قرین جب ہوا مجھسی سن تیز	نگہبان رہی میری ساری عزیز
نظارا ہر گروہ نگہبان تھی	بباطن کرم تیری ہر آن تھی
تو ہی ای حسد اچھکو پالا کیا	و وبالائن وقت و بالا کیا
وہ دی عقل باقی ہی جس سی	عنایت کنی دست و پا چشم و گوش
بشر کو بہانہ سی افضل کیا	کہ اشرف کیا جزا اول کیا

# منقبت حضرت ولایت مرتبت مظہر عجا علی ابن ابیطالب

بہی گردش چرخ آئین سجہ	بس اب منقبت لازم دین سجہ
وہ شیر خدا بن عسّم نبی	علی سی ملا جو علی ہی علی
علی مہر حق ہی علی ماہ حق	علی شیر حق ہی علی شاہ حق
ید اللہ نام علی حق ہوا	علی اسم اعلیٰ سی مشتق ہوا
تو لفظ علی میں علی تین حروف	جو عقل گران مایہ کی اسمین صفت
علی پر یقین صاف بیعت کا	اشارہ ثلاثہ پہ لعنت کا ہی
عمرنی بگازی رو پر وی	یہ ثابت ہی ایامی عین علی
تیزی کی قابل ہن ای فی ہنہ	ابو بکر و عثمان و غاصب عمر
علی ابن عسّم رسول خدا	علی ولی شاہ خیر شا
علی وارث و ابن عسّم نبی	علی مالک خانہ احمدی



عبداللہی میری بہری ہر زمین	پتی حشمتِ جعفر پاک دین
بنامیری کامونکو ہو کار ساز	بئی موسیٰ کاظم ای بی نیاز
عنایت ہو میرا دلی مدعا	خدا یا بحق امام رضا
خدا یا علی النقی کی لئی	خدا یا محمد تقی کی لئی
بہ ہمدی بروح نبی و علی	خدا یا طفیل شہ عسکر
کہ ہو ہفت تسلیم پیش نظر	مجھی عقل اور ہوش دی استفاد
دکھا دی مری آنکھ کو اونکا نو	خدا یا کرین ہمدی دین ظہور
جہان میں ہمیشہ بڑی مرتبا	ولائی اللہ مجھی دی خدا
بحق محمد علیہ السلام	مدد کار ہون میری بارہ امام
مری قہج بینون کو سستی ملی	مجھی صحت اور تندرستی ملی
جرا تھین ہون بتلار و رشب	عبداللہی ہون اشار و رشب

کرم مجہد پہ سبھی زیادہ ہوا	مسلمان مرا باپ دادا ہوا
مجہد دین احمد مین پیدا کیا	وہ سب دین روشن ہویدا کیا
کیا شیرستان دایہ مین خلق	کہ وہ ترکاری خرد سالیہ مین خلق
مجہد ہاتھ اوٹھانکی طاقت تھی	نوالہ بنا نیلے عادت تھی
سبھائی جہانکی نشیب و فراز	تو ہی ہی تو ہی خالق بی نیاز
گر سال بہری مین ناچار ہون	حمایت کا تجھسی طلبگار ہون
الہی طفیل رسول کبار	الہی طفیل شہر نامدار
الہی طفیل علی ولی	الہی بروح و صی و نبی
الہی بروح بتول ہدی	الہی طفیل شہر محبتی
الہی بروح حسین شہید	پنی سید الشاہدین ای سعید
بجاہ شہر پاک باقر امام	رہون عمر بہر عدل مین نیکنام

ز خوروان خطا و ز بزرگان عطا	گنہ از من و عفو باید ترا
گرفتار ز بحر افتد رہون	بس اب بخشدی رب گنہگار ہون
زمانہ میں مشہور ہونا م نیک	ہر آغاز بد کا ہوا نجب نام نیک
گروہِ عدو قلعہ میں بند رکھے	رعایا کا دل مجھسی خورند رکھے
لب گور ہون اب بچا دی، مجھے	عدالت کی راہ میں دکھا دی، مجھے
بہ نیکی ہمیشہ رہون اونکو یاد	رعایا و لوغین رہی مجھسی شاد
سرکشت اید پر ابروی	مصیبت میں اس قلب کو صبر دے
زکوۃ و دعا سچہ صوم و صلوات	عبادت کروغین تری تاحیات
سکندر کی مانند ہوئی نصیب	کرون بی ضرر سیر دورانی قریب
ہر اک دل محبت سی خورند ہو	مرا جاہ و اقبال صد چند ہو
سبب تالیف اس کتاب مستطاب کا و بیان مختصر نام علم عظمیٰ	



تجھی مسلم ہی ای سمیع و بصیر  
 ہوئی مجھسی کب ترک صوم و صلوٰۃ  
 تو ہی عالم غیب ای کبریا  
 مگر کیا کروں سخت ناچار ہوں  
 کبھی صبح کی اور کبھی شام کی  
 نہیں رکھی روزی کئی سال  
 غم جرم دل کسکا سہتا نہیں  
 خطا بخشدی میری امیری رب  
 گنہگار ہوں پیچ کارا ہوں نہیں  
 اسی بخشدی ای کریم و رحیم  
 برآرندۂ جملہ حاجات

تری ذات تو ہی علیم و خیر  
 میں ہر سال دیتا ہوں خمس و زکوٰۃ  
 نہیں مجھ پر ہرگز نمازین قضا  
 کہ زنجیر غم میں گرفتار ہوں  
 نمازین قضا ہیں ان ایام کی  
 تو واقف ہی ای رب کی حال  
 مرض میں تو کچھ ہوش رہتا نہیں  
 جو طاقت ملیگی ادا ہو گا سب  
 خطا ہی عیان آشکارا ہوں نہیں  
 مسلط نہ ہو مجھ پر دیور و جیم  
 شفا بخش عالم تری ذات

مجھی دوستی اسی حاصل نہ تھی  
 بچار تہا تہا اسی اکشر فقیر  
 مقدر نہ سمجھا جہان میں حقیر  
 جو طالع ہمارا عیان ہو گیا  
 چھوڑا ذرا مجھ کو تفتدیر  
 فقیر کا جذبہ دکھایا بہت  
 مقدر کیا تہا جو اللہ نے  
 عنایت ہو اجسی تہا احتراز  
 مقربو تہا وقت وہ آ گیا  
 بنامیری زیرِ تسلیم سب وہ  
 خدائی مری سر پہ رکھنا یہ بار

طبیعت حکومت پہ مائل نہ تھی  
 کہ ہی جائی دنیا فقط دار و گیر  
 نہ دستِ تحسّس سی چھوٹی لکیر  
 وہ سب فقر جو ری ہوئی کہو گیا  
 دیا ساتھ ہرگز نہ تدبیر نے  
 حکومت سی مونہ کو چھپایا بہت  
 لیا نورِ خورشیدی رخِ ماہ نے  
 عطا ہو گیا عدل کنج شک و باز  
 پکڑ کر سرِ تخت پہنچا گیا  
 ہوا قبضہ و ملک میں اباد وہ  
 اگر دیکھنی اسکا انجام کار

او هر اول نوجوان سخن

سن ای میری سرمایه زندگی

نوشتی کاهی حشر تک نامی

کچه احوال آبا و اجداد کا

مری اب جو تھی ابن سلطان <sup>تو</sup>

خدا انکو بخشی او نہیں دی جنان

او نہیں کال پر یہ سراپا قصور

زمانہ مصنف ہی خرم رہی

جو واجد علی شاہ ہی میرا نام

غلام حسین و حسن و لسی ہون

یہ دنیا ہی مشہور نخواست

وہ پیر مغان مست دروان سخن

ہمیشہ خدا کو ہی پاستدگی

اس آغاز کانیک انجام ہی

عماد السعاد تین ہی ہی لکھا

خدا کی قسم اہل ایمان تھی وہ

او وہ مین مین مشہور جنت مکان

سلطان ہی مشہور نزدیک و دور

لقب اسکا سلطان عالم رہی

تو اختر تخلص ہی ای خوش کلام

نثار رہ چہ بن و لسی ہون

نہیں بلکہ کہنی مصیبت سدا



نہ کچھ ملک کی فکر نہ مال کی

شب روز پہوش گرد شمین تھا

نہ کہا تا تھا کہا نہ پتیا تھا آب

مری یاد روتی تھی اوس حال پر

کوئی نخلخہ کی سنگھا تا تھا بو

کوئی ہاتھ سی پاؤں سہلا تا تھا

پلا تا تھا کیوڑا کوئی گلبدن

کوئی کہوتا تھا کلام مجید

نجومی و رمال بی انتہا

کوئی کہتا تھا میری شکل کشا

مر شاہ عادل سلامت ہی

نہ تھی کچھ خیر اپنی احوال کی

فلک مثل سر پوش گرد شمین تھا

حرارت سی و لکی جگر تھا کباب

جوانی پہ میری سن و سال پر

دعا مانگتا تھا کوئی با وضو

کہا نیسی قصی سی بہلا تا تھا

طلا کی جوارش کوئی سیم تن

تفاریسی لیتا تھا نام مجید

ہوئی صاحب ملک و مال عطا

گرہ غم کی کہو لو ملی مدعا

سلامت رہی با کرامت ہی

مقتدر سی اسد رجبہ ناچار ہوں  
 مگر شکریہ شکر ہی ای خدا  
 ہونی جب یہ تالیف ای نکتہ سنج  
 طبیعت مری تھی نہایت علیل  
 بہت دل لگتا تھا اور رنج تھا  
 نہ لگتا تھا دل بوستانیں کہی  
 طبیعت کا بیزنگ سامان تھا  
 عناصر میں تھا اس قدر اختلاف  
 نہ کچھ لطف باقی ترانچین تھا  
 کہا نہیں قصی سی میں بچ مزاج  
 نہ محسن نہ ہا یا ر جانی کوئی

کہ زنجیر غم میں گرفتار ہوں  
 ابھی تک ہی حاصل ہی مرتبا  
 تو ہجر تھی تھی بارہ سو شصت پنج  
 نکلتی تھی بسط کی کچھ سبیل  
 کہ کانٹا سا نظر و غم ہر گنج تھا  
 نہ گلچین رہا گلستانیں کہی  
 کہ آنکھوں میں صحرا گلستان تھا  
 نہ آتا تھا گلشن نظر مجھ کو صاف  
 نہ نغمہ سراؤں کی گانچیں تھا  
 مقرر اوامر سی اور اختلاف  
 نہ کہتا تھا شب کو کہانی کوئی

<p>یقین ہی خدا ہی سرور ہو جو یہ نظم دنیا میں مشہور ہو</p>	<p>غلط گر کہیں ہو چہا تا اسی کسی سی نہ کہنا بنا تا اسی</p>
<p>آغاز داستان مبعوث ہونا سرور کا ثنا کا ہدایت خلقیوا</p>	
<p>نگارندہ داستان کہن جو لکھتی ہیں مین ہی اویس کو لکھن وہ قصہ سناؤں کہ ہو حسین وہ قصہ کہ دل جستی سرور ہو وہ قصہ چنکی دکھائی ہزار یہ عادت شہ دین دنیا کی، پہاڑ ایک تھا اوسکا حراتہا نام سروہ مثل مہ آسمان</p>	<p>خوش انداز و خوش خلق شیرین دین نبی کلک فوارہ سرنگون طبیعت میں ہو دستوں کی انگ وہ قصہ سراسر جو پُر نور ہو وہ قصہ جہا نہیں رہی یادگار نہ رہتی تھی دولت سر میں کہی وہاں جاتی تھی شاہ گردون مقام نگاہ کرم آفتاب جہان</p>

ایطرح جب کٹ گئی ہفت ماہ

لگاتار تہا میں نظم میں اپنا دل

اوسی فکر میں اور بجانِ طیار

کہ وہ کر جو ہو بعد نام آوری

زبس فارسی نظم ہی بشمار

مری دلیں تجو زیر یہ آگئی

مضامین خوش چنکی بہر لہجی

خلاصہ ہوا اور نیک تمہید ہو

مَرُوجِ زمانہ میں ہو یہ کلام

فراموش ہوں داستانِ روع

مجھی نامِ مکتوب کرب آگئی

طبیعت ہی کچھ موچلی رو براہ

کہ یہ ہو بجا ہی کہیں مضحک

خیال آگیا دلیں یہ ناگہان

لگا دیکھنی حیدر

و کہا تاتہا باغِ امامت بہار

الم سی طبیعت جو گہرا گئی

اسی نظم اُردو میں کر لہجی

خدائی حقیقی کی تائید ہو

مرا جب ہی اسکو پڑھیں خاص دعا

نہ ہو جھوٹ باتو نہی دلو فروغ

کہا دلی کہہ ہیست حیدری

بروئی زمین وسعت پیدا

وہ نور و خضباتی رخ مہر و ماہ

سیرج و بطی سیر سیارگان

دورنگی کہین صبح اور شام کے

کہین کوہ و دریا کا پست بلند

عناصر کی اجزا کا باہم ملاپ

کہین بارش ابر تر لطف خیر

کہی بہتہ نطق حیوان کی تہی

کہی خیر و شر سی زما نیکی و تنگ

کوئی نرم و یکہا تو کوئی کرخت

کہا دل سی شہنی کہ رب عظیم

و دو کر گس و کر گدن ہو و مار

زمین و زمان ابر تار یک راہ

فلک نصف ظاہر شکل کمان

بلندی و پستی درو با م کے

کہین تندرستی کوئی در و مند

کہین اقم حیوان کہین انوکا باب

نباتات اکث کہین پنج بیز

کہی فکر تن کی کہی جان کی تہی

کہی جمع اضداد سی ملین تنگ

کہین نازنین اور کہین دیو سخت

ضرور انکا ہو گانہ کر خوف و بیم



نہج متصل سی وہ شریا مکان

ستاروں کی ضوئی تخی مطلب

درخت اور پہاڑ اور رخ سبزہ زار

وہ منہمہ کار بنا کر کنی کی دہوم

خرامان خرامان کہیں جانور

کسی جایہ تالاب چھو کہیں

سمان شام کا گاہ اور گاہ دن

درختوں پہ کہہ بلبون کی صدا

فلک کی صفائی وہ شان و شکوہ

نئی قسم کی ہر حکمہ جانور

شب روزاک گردش آسمان

منکر نبوی نہ وہ صبر جان

نہالونکی جانبسی حیرت کا ڈب

وہ چشمی وہ چیلین وہ ابر ہار

چمک برق کی ہوشونکا جوم

گل اور بوٹی اوپر نی بیشتر

زراعت میں آب و ان کہیں

کہیں شکل حیوان کہیں ترس جن

چمن میں نمایان گلوں کی ہوا

بیابا کہیں گاہ دامان کوہ

پہاڑوں پہ ہر جاشجر پر ثمر

وہانکی یہاں اور یہاں کی وہاں

سنو وقت بعثت جب آیا قریب

کہ جسجا پہ چلتی تھی وہ شاہ دین

شجر اور حجر اور درخت و ثمر

سلام علیک ای رسول خدا

وہین منکر کرتا تھا وہ شاہ دین

کبھی اتفاق اس طرح کا ہوا

توجہ جو فرمائی پایا نہ کچھ

نپاتی تھی جب کچھ شہ انبیاء

یہہ کہتی تھی سجا گزاری ہیں جن

پہراتی تھی جب سوئی دولت سرا

وہاں ہم بانوی نامور

تو انا رطاہر ہوئی یہ عجیب

اک آواز سنتی تھی مہربان

صداوتی سنتا تھا یہ واوگر

سلام علیک ای شہ رہنما

نہو قوم جن ہی صداوتی زمین

کہ اسم مبارک کسینی لیا

سوائی عجب ہاتھ آیا نہ کچھ

تو دلیں تحیر کو دیتی تھی جا

نہ انسان ہی بیان کوئی ہی

حرمی یہ کہتی تھی سب ماجرا

خدیجہ مہرج رخ رشک فر

بنی ویکہتی تھی تاتل کی ساتھ

نہ خالق کو دیکھا شہنشاہ فی

مفکر ہوئی اپنی ولین رسول

کہ ہی صانع پاک اس گلکا کون

بنایا ہی کسی نہ و مہر کو

مقام فلک کسی برتر کیا

شبستان چرخ خوش اسلوب

کہی کون کیفیت حسا و ثما

اسی منکرین وہ شہ پر شکوہ

وہ مہر عرب منکر سی و شب

تو پہر و سری روز وقت سحر

گلونکی نمائش تھی بلبل کی ساتھ

نہ تار کی پانی رخ ماہ فی

تجسسی چپ مثل غچہ ملول

نگہبان ہی جان بلبل کا کون

حسین کرو یا ہر پرچہ کو

ریخ مہر کو کسی فکرب

کیا کسی روشن چراغ سحر

پتا کسی پوچھون میں اس حال کا

سر صبح جاتی تھی بالائی گواہ

پہر آتا تھا گھر میں رنج و تعب

اوسی منکرین تھی شہ بحر و بر

<p>جواگلی نوشتی ہین دھوئیکا وہ  بڑا رتبہ ہوگا حسد کی قرین  بہت دور سی نامہ لائیگا وہ  شب غم ہی اوس ماہ کی بعد ختم  یہ دین گذشتہ دکھانیکا ہے  کروگی تمہیں سبکی دینو کو سست  علامت یہ بالکل رستگی ہی  فرشتی یہ کرتی ہین تمپر سلام</p>	<p>سب اویان ملت کو کہوئیکا وہ  بنائیکا سبکو وہ اسلام و دین  بڑی دیر کی بعد آئیگا وہ  نبوت ہی اوس شاہ کی بعد ختم  وہ پیغمبر آخر زمانیکا ہے  نظر آیا وہ امر مجھکو درست  خبر یہ تمہاری نبوت کی ہی  نہ جن اور نہ دیو و پریکا ہی کام</p>
<p>لیفیت نزول روح الامین فرمان حضرت ابی العباس  اور مبعوث ہونا سید الانبیاء علیہ افضل التحیۃ والثناء کا</p>	
<p>کہ ہومرغ روح معاند کباب</p>	<p>لگا آتشی ایسا تیر شہاب</p>

وہ تہین زوجہ پاک و شاہ کی  
 جنب خدا کی وہ محبوبہ تہین  
 وہ یہہ عرض کرتی تہین اس شاہ  
 نہ آپ اسکو جن کی صدا جانی  
 شہا عہد آدم سی اس دم تک  
 زمانہ سی عیسیٰ کی سنتی ہیں ہم  
 کہ ہو گا اک آخر میں پیغام بر  
 زمانہ میں ہی یہہ جو بطحاز میں  
 اسی سرزمین میں پہنچے ہو لگا گل  
 وہ خلاق اور قاور و و الجلال  
 کہ وہ ناسخ دین شاہ جہان

وہ تہین بندہ نیک اللہ کی  
 پیسہ کی وہ خاص مطلوبہ تہین  
 یہہ آوازین آتی جو ہیں راہ  
 نہ دیو و پری نہ ہوا جانی  
 پہنچتی ہیں اخبار یون ہم تک  
 تو اتر یہہ اخبار صحت ہم  
 خدا کا نبی قاصد نامور  
 حقیقت میں ہی خوب بیار میں  
 کہیں گی ہم اس گلکو ختم الرسل  
 کریگا پہر اس مہ کو بدر کمال  
 نیا دین جاری کریگا یہاں



نظر باز تہی کا حِلاَق پر  
 کہ ناگاہ اک مرد روشن جمال  
 محمد کی آگی نسا یان ہوا  
 جو گدرا پیٹیر پہ پہ حاد و ثا  
 کہا دلین اسی مالک نیک و بد  
 عجب ہی یہ ہی کون صا جما  
 وہ اتنی مین آیا قریب رسول  
 تبسم کنان بادل مہربان  
 کہا ای نبی زمان و زمین  
 اٹھو میری ہمراہ آؤ چلو  
 لکھا ہی کہ یہ مرتباجب ہوا

تعجب کنان خلق و آفاق پر  
 ستارہ جبین و خجستہ نصال  
 دل پاک شہ او تنی حیران ہوا  
 وہین نام نردوان زبان پر لیا  
 فناسب مین باقی ہی تو تا ابد  
 مجھی و ہم ہی یا یہ ہی کچھ خیال  
 سفیر و کلیم و حبیب رسول  
 کشادہ جبین او خندہ دہان  
 مری شہر مارا و رخدا کی امین  
 کھڑی ہو مری شاہ آؤ چلو  
 تو تھا شاہ دیشان چل ساکھا

مئی پاک ایسی پلا ساقیا  
 بس اک جرعه حوض کوثر پلا  
 بهشتی ہیں ہم ایسی مینوش مین  
 مکرّم ہیں خجستانہ دہرین  
 نہیں بھوکو دم بہر ہی غفلت پسند  
 تو وصل ہی عشق شہ پاکسی  
 نہ مشغول عیش و طرب وری  
 طیش قلب میں لب پہ نام خدا  
 اوہرا اوہر اول درومند  
 یہ لکھتا ہی راوی خوش نہا  
 شرف بخش کو نہیں خیر البشر

دکھائی رخ دین شاہ مہدا  
 ملی آبر و رشک گوہر پلا  
 غم دین و دنیا فراموش ہیں  
 بہنسا تو نہ پیر معن ان قہرین  
 نہ غم بی زریکانہ ثروت پسند  
 نہیں کام انکوری تا کسی  
 نہ کچھ عیش باقی ہی اب وری  
 منقش حکم پر کلام خدا  
 سخنگوئی گوشت سامع ہو قند  
 تو میری زبانی رکھ اب اسکو یا  
 روا یر مکین فستکہ کوہ پر

ہر اک عضو میں قدرت حق نمود	جو دیکھی پڑی او سپہ شیک رود
شریاجبین تہا وہ نجسم فلک	جسی روز و شب دیکھتی تھی ملک
عجیب صاف ماتہا تہا اوس ماہ کا	و یا عکس خوش تہا رخ شاہ کا
کہدا تہا جبین پر بخطِ بعلے	اک اللہ اور ایک نام نبی
ہوئی چپ جناب رسالتاب	کہ میں جاگتا ہوں یا ہی یہ خواب
ہوئی دنگ شکل و شمائل کو دیکھ	بچاک رنگتی ہاتھ سی دلو دیکھ
تعجب سی اور منکر غمی غمی	خیال آیا پونچھوں کسی طوری
کہ نایاب گوہری کس درج کا	ستارہ ہی تو کونسی برج کا
نہ یہ قد و قامت نہ یہ شکل و بال	نہ ایسی حسین اور نہ ایسا جمال
نہ یہ عارض صاف مثل قمر	نہ یہ رخ نہ یہ لب نہ یہ بال و پر
نہ یہ چشم و ابرو سنی کانسی	اگر اسکو دیکھا ہی اس شانسی

یہ ظاہر ہوا آخر اوسکا کمال	کئی خیر سی بہ کو چالیس سال
چلا چھپی چھپی یہ رشک مفر	روان آگی آگی تو وہ خوش بہر
قرین کوہ مرو کچھ نہی بنے	نمایان ہوا خانہ کعبہ ہے
کہ احمد سا ہمراہ تھا پر شکوہ	نتہا وہ جوان ایک ذرہ ستوہ
قد و قامت اپنا نمایان کیا	اگر اوسنی اک طرفہ سامان کیا
کہ دنیا کا دیکھا شیب فراز	کیا استقدر اپنی فتد کو دراز
پڑا اوسکا سایہ شہ پاک پر	زمین پر کف پاسر افلاک پر
کہ و طعنہ زن باغ خوشبو یہ تھی	زمرد کی پرو و نون بازو یہ تھی
زمانی یہ پڑتی تھی اونکی چمک	دراز زمین تھی شرق ہی غرب تک
وہ تھا کان یاقوت کی آبرو	اور اک پرچہ لعل زیب گلو
وہ سینہ نہ تھا سینہ طور تھا	گلی پر عجب عالم نور تھا

تمہیں حق تعالیٰ فی پیدا کیا  
 تمہیں خلق کا رہنما کر دیا  
 یہی حکم پہنچا ہی اسی نامور  
 ہر اک شے کی پہنچاؤن تکوین  
 تمامی پہ آیا یہ ہم کلام  
 جواب و نکو حضرت فی ایسا دیا  
 کسی حرف سے آشنا میں نہیں  
 یہ سنتی ہی روح الامین کلام  
 یہاں تک دبوچا ملی و دونوں  
 نہوتا یہاں گرنہوت کا زور  
 نہیں بلکہ پانی سا ہوتا بدن

نیا دین تمسی ہو یداکب  
 میں کیا کیا بتاؤن کہ کیا کر دیا  
 کہوں تمسی احکام و نیکی خبر  
 کروں روز آگاہ اسی خوش سیر  
 کہا یا محمد پڑھو سب تمام  
 کہ میں کیا پڑھوں میں نہیں جانتا  
 لڑکپن میں ہی کلمہ پڑھا میں نہیں  
 نبی کو دبوچا بزور تمام  
 جو پر شرق اور غرب کی تھی سیر  
 تو سرسہ سی نہ جاتی ہر ایک پور  
 نہوتا نہوت کا گر پیر میں



کہا شہ فی نام اپنا بت لائی	مجھی لائی کیون اتنا فرمائی
کہان مین کہان صورتِ لڑبا	کہان مصرِ عالم کہان مہ لہتا
سرِ کوہِ مروہ پہ ای با صفا	کوئی آدمی اس طرح کا نہ تھا
جہان دیدہ احبابِ دیکھی بہت	مُرخ شیخ اور شابِ دیکھی بہت
یہ صورت تو دیکھی نہیں خواجہ بین	نہ آتش مین نہ خاک نہ آب مین
یہ شہ کو دیا اوں ملک فی جواب	مر نام جبریل ہی ایجناب
مری معرفت آیا حق کا پیام	رسو لو نکو مینی کیا نیک نام
وہ مین ہون کہ آدم کو سکھلائی <sup>کام</sup>	سیحاک کی تاعہد لایا پیام
خدائی تمہیں برگزیدہ کیا	ہر اک شخص کا نور دیدہ کیا
نبوت کی تمہر تمامی ہوئے	مری واسطی نیک نامی ہوئے
رسالت کا ہی خاتمہ تمہہ ہی	نبوت کا ہی خاتمہ تمہہ ہی

وہین چشمہ آب پیدا ہوا	وضو کا قرینہ ہویدا ہوا
وضو پہلی روح الامین فی کیا	بہ آئین نیک اور باقا عدا
ہوا انسی جبطرح صادر وضو	اوسی وضع سی پرستہ نیکو
بہ ترتیب کر کی وضو سی فراغ	سوی قبلہ استادہ ہی باغ باغ
بتایا وہ جس سی جلی سب حُود	قیام و قعود و رکوع و سجود
کہون کیا کہ آگی توروح الامین	پس پشت ختم الرسل شاہ دین
دور کعت جو جبریل فی کی ادا	ہوئی مقتدی اونکی خیرالورا
ادا کر چکی جب شہ دین نماز	کہا شکر ای خالق بی نیاز
امامت سکھائی ہی جبریل فی	رسالت بتائی ہی جبریل فی
بگریہ بجالائی سب شاہ دین	توروح الامین چپ گئی ہر دین
اظہار کرنا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ کا صورت حال کو حاضر	

<p> غرض ویکچی جب پروشی فشا  کہا پر پڑ موای شہر شج و شکار  اوسے طرح پر زور بازو کیا  الک پر ہوئی دوسری باز  ہو اتین کرۂ جوا یہ سبب  ہوئی چوتھی باری تو روح الامین  سکھایا سب سے کو بلطف تمام  بتایا او نہیں آئے او لین  یہ لکھتا ہی راوی شیریں مقال  او تھاپاؤن جبریل فی ناگہان  زمین پر لگا پائی روح الامین </p>	<p> ہوئی پہر نبی سی الک ایکبار  نبی نی ویا وہ ہی پہلا جواب  بہم شہ سی اپنا ہراک مویا  کہا پر پڑ موای شہ خوش لقب  شہنشاہ عالم تھی چپ بی تعب  نبی سی الک تھی مگر تھی مین  وہین سورۃ استر ای نیک نام  نہ او ترا تھا وہ پیش ازین زمین  کہ جب کھل چکا شاہ دین پریمہ حال  زمین پر لگایا بتاب تو ان  لگی گاپی جس سی گا وزمین </p>
--	--

<p> بڑا اونکو مرثوہ دیا شاہ فی  وہ سب سانحہ تھا لطیف عجیب  مبارک تمہیں ای شہ انبیا  مری عزت اب آسمان پر گئے  شگفتہ ہوا چہرہ مانند گل  کہڑی ہو گئی جسم پر ساری بال  وہ نجم فلک ماہ تابان ہوا  وہ نام محمد پہ دلدادہ تھا  وہ تھا علم انجیل میں نیک نام  وہ سب علم رکھتا تھا انجیل کا  خدیجہ وہیں رونق افرا ہوئیں </p>	<p> رخ مہر کو لاسرماہ فی  کہا جو کہ گذراتے امر غریب  یہ مرثوہ خدیجہ فی سنکر کہا  کلاہ تفاخر کہاں پر گئے  سنا حال حیریل جب فوکل  ہوا اونکا فرط خوشی سہی حال  وہ نورانی چہرہ و رخشان ہوا  خدیجہ کا بیانی چپا زادہ تھا  اوسی ورقہ کہتی تھی دنیا تمام  وہ ماہر تھا احوال حیریل کا  اوسکی مکائیں روانا ہوئیں </p>
---	--

خدیجہ کبریٰ سی اور خاطر کرنا بانوی محترم کا ورقہ  
 اپنی چچا کی بیٹی سی اور پانا خوشخبری رسالت و حقیقت  
 جبرئیل کی اوس عالم علم انجیل یعنی ورقہ سی

کدہری تو ای ساقی مہروش	چہ داری برون آرن پیشکش
کری آج دوزخ شرار و نکونبند	کری روی مہراب ستار و نکونبند
زلال مصفا پلا دی بھی	رو خانہ دین بتا دی بھی
جو بہکون ہو جائی وہ رہنما	علی سفیر ابن عم مصطفیٰ
ملا مجہسی معشوق وہ رشک خور	جو بہرہر کی دیوی شراب طہور
یہاں راویان صداقت شعاً	رقم کرنی ہین یہ انجام کار
چہی جبکہ نظروسی روح الامین	چلی شاہ دولت سرا کو دین
خدیجہ جو تہین بانوی محترم	نی کی وہ زوجہ بہت نوی کم



خدیجہ کئین بادل شاو کام	خوشہنشاہ گردون مقام
وزا ورقہ کی پاس عالیجناب	یہ کیرض چلی شہ خوشخطاب
فرخاک شاو یگانہ ہوئی	قرین ورقہ کی حب وانہ ہوئی
پہرا گردشہ ورقہ خوش قیاس	جوائی شہنشاہ گردون اساس
لگاتاہا آنکھوں سی وہ دبدم	بتظیم اوٹھا کر غبار قدم
بہایا وہان شاو لولاک کو	بچہا یا پیراک مسند پاک کو
بیان کجی ای شہ نیک نام	یہ کیرض بعد از ورود و سلام
بیان پیش ورقہ کیا سرسبر	جو تھا حادثہ گذرا اوس شاہ پر
ورود او نہ پہچا کیا لاتعد	تو اوس وقت ورقہ اوٹھا نیم قدم
حقیقت میں ہیں آپ حکی نبی	لیا قدم نکا بوسہ اور عرض کی
یہ دین آپکا اور امین آپ ہیں	حبیب خدا بالیقین آپ ہیں

خبر ورقه سی موبووه سکه

تبسم کیا اوسنی بولا که واه

خوشاوه زمین حبیه جبریل هو

خوشاوه زمین اور خوشا او سکا قدر

وہ ناموس اکبر ہی اللہ کا

فرشتہ مقرب ہی درگاہ کا

نبیون کو پینام اوسنی دیا

خدیجہ تم اسکا کرو افتخار

یہہ تہی فخر آدم نبی ہو گئی

محمد ہوئی راز دار حسد

محمد کو لی آؤ تم میری پاس

جو کذری تہی را کھی موبووه کھی

خوشا سر زمین حبیه جبریل ہیہ شہ

خوشاوه زمین حبیه تنزل هو

کہ جبریل صاحبہ طالع ہو بدر

برادر ہی وہ شاہ دیجہاہ کا

بڑا راز دان ہی وہ اللہ کا

وہی کہد یا حکم حق جو ہوا

محمد ہوئی حق کی مختار کار

یہہ اب باعث خرمی ہو گئی

محمد ہوئی خاتم الانبیا

کھی خود ز بانسی شہ حق شناس

<p>             وطن میں بہت رنج و نیکی تھیں              اگر نیکی ستم تمہارے شاہ پاک              صدا فسوس و رقبہ ہی جیتا کر              ستم حد ہی زائد یہ ہو جائیں گے              اندھیر میں سلطان و شاہ بن              اوہر قصد شرب کرنیکی حضور              تعجب نہیں جان نشاری کریں              خدا دیگا پرشہ کو حکم جہاد              یقین ہی پہنچ جائی نوبت جنگ              یقین ہی کہ شمشیر حیدر پہنچی              یقین ہی کہ رہ کفر سی پاک ہو           </p>	<p>             بہت زرقہ غم میں لین کی تھیں              یہ مجھ نہ ہو یوگیا روحی فداک              فدا کر تا جانِ حزمین شاہ پر              کہ ترک وطن آپ فرمائیں گے              کرنیکی صدا فسوس ترک وطن              اوہراہل شرب ملنکی ضرور              کہ سرسہ وہ گرد سواری کریں              سراپا نیکی قوم اہل عناد              کریں قتل اعدا گوشہ بد رنگ              یقین ہی کہ نوبت بہ خیر پہنچی              عدوتی خار و خاشاک ہو           </p>
--	---

خدا کی قسم ای شہ نیکذا

تمہیں کو خدا فی یہہ ر بتاؤ یا

بنائی زمین آسمان تسی ہی

یہہ دین گذشتہ مٹاؤ گی تم

یہہ گذری جو ہیں انبیاء کی شرف

جو ہی دین عیسائی انکار و اج

وہ موسائیوں کا جو آئین ہی

مٹاؤ گی سب دین آئین کو

قیامت تلک اب ہی دین ہی

مگر و گی جب سب کو تکلیف دین

منافق عداوتسی اور بغض سی

ہو تم علت غائی ممکنات

ہو می تم بس اب خاتم الانبیاء

سردشت و آب روان تسی ہی

نیا دین اپنا بتاؤ گے تم

مئی دین ہی اونکی سب لا تحف

پرستش تو نکلی جو کرتی ہیں آج

وہ باطل ہی سب بس یہی دین

مرفج کرو گی نئی دین کو

یہی رسم و رہ یہہ ہی آئین ہی

تو ہو ننگی در پی تمہاری لعین

لعین سب شقاوتسی اور بغض سی

چراغِ ہدایت ہو ماہِ منیر	شبِ قدر ہو مثلِ خورجیِ نظیر
یہ لکھتی ہیں اربابِ اخبارِ گل	ہوئی جبکہ معبوثِ ختمِ الرسل
ہو ساتھ فرمانِ ربِّ حبیل	نبی سی کہو جا کی ای جبریل
کہ پوشیدہ دعوتِ کرو خلق کو	چھپوا اور ہدایتِ کرو خلق کو
زمانہ میں ہیں اہلِ جور و جفا	نہوں در پی طغیتِ باوفا
روادار ہوں وہ نہ آزاری	نہ گل پر تعب ہوں رخِ خارجی
خدیجہ جو تہین بانویِ ارجمند	وہ فرمانِ شہ سی ہو بینِ ستمند
خدیجہ کو دی شہنی تکلیفِ دین	وہ خود منتظر اسکی مدتی تہین
بصدقِ دل ایمانِ حاصل کیا	رخِ کبک کو مہ پہ مائل کیا
ید اللہ خیر شکن نامور	نبی سی شبِ روزِ شہر و شکر
وہ پروانہ شمعِ ہدایت کی پال	گشادہ جبینِ حیدرِ حقِ شہا



مُزَج ہو دنیا میں دین آپکا	جہان میں ہو تاج و نگین آپکا
بتدریج جاری ہوں احکامِ شریع	رہیں تا قیامت یہ آیاتِ شریع
محیطِ زمانہ ہو دین آپ کا	بجالاتی فرمان زمین آپ کا
یہ احکام جو جو بیان کر دئی	مطابق ہیں سب قولِ انجیل کی
سنا اپنی ہی یہ حبِ بے ریل	بیان جو کیا مینی انجیل سی
و ہانسی جو رخصت ہو شاہِ دین	ضیاء بخش خانہ بنامہ صہبن

مامور ہو ناسپد عالم کا بند و نکی رہنمائی کیو ہا طلی چہکراہل  
 عناوسی اور کیفیت اسلام لانی حضرت خدیجہ کبریٰ  
 اور علی مرتضیٰ اور کتنی اور اصحاب یوفا و با وفا

مستی پاک و اطہر پلاساقیا	کف آب کوثر پلاساقیا
ولا فکرِ محنتانہ و ویر کے	بہت لاؤ بالی پیرا سیر کے

قرین شہکی میری یہ حالت ہے

ابو طالب نامور مہ لہا

وہ تہی والد شیر حق بالیقین

اونہیں مانتی تہی سب اہل عرب

لکھا ہی کہ اگر وزیر البشہ

پیارو نہیں مشہور تھا ایک غا

علی پچھی پڑتی تہی اونکی نماز

ابی طالب نامور نی یہ حال

علی کی بڑی بہائی جعفر جوتہی

تمہیں ہی اجازت یہی ہی مر

کرو پیروی مصطفیٰ کی ضرور

نماز و دعا و عبادت کے

وہ عم محنت تہی مھر سما

وہ عالی نسب تہی وہ وزیرین

جری تہی بہادر تہی عالی نسب

عبادت میں مصروف تہی خیر

نماز او سچکہ پڑتی تہی شہیار

خدا سی تہی مشغول راز و نیاز

جو دیکھا تو حرم ہوئی خوشحال

ابی طالب اونسی یہ کہنی لگی

اطاعت کرو ابن عم کی یون

ملین تاکہ جنت میں غلمان ہو

وہ تہا مثلِ فرزندِ خیرِ الانام

امیرِ عرب پر بھی احکامِ دین

علیٰ فی بدل وہ کئی سب قبول

یہہ دو کیون نہوں ایک مشہور ہے

یہہ فرماتی ہیں شاہ شیرِ خدا

مگر پہلی طاعت پہ حسنی کسی

وہ ہم ہیں کہ اوسد نسی تا ہفت سال

جو سچاوی پر ہوئی تھی شک میں

قرین جب کہ ہوتا تھا وقتِ نماز

عبادت جو کرتا تھا وہ مقتدا

اوسے جاپہ ہوتا تھا میں مقتدا

اتھن جبری حیدر نیک نام

کئی جاری شہنی بصدق و یقین

ہوئی دولتِ دین و دنیا حصول

علیٰ اور محمد کا اک نور ہے

ہوئی جب کہ مبعوثِ خیرِ الو را

ہمیں ہیں ہمیں ابنِ عجم نبی

چھپی کبک ہم تھی وہ بدرِ کمال

میں پروانہ سان گردِ شمعِ جبین

پس پشتِ شہ میں سوئی بی نیاز

نبی کو سمجھتا تھا میں پیشوا

سوائے کی کی تھی نہ دل میں بد

دعای نبی ہو گئی جو قبول  
 ہوئی جن دنوں کہ جعفر شہید  
 بہشت برین میں ملی او نکو پر  
 اسی ہی لقب اس کا طیار  
 ہوا زید پر تاج شاہ دین  
 مگر مثل فرزند ہسا وہ پلا  
 اب بکرتا جو گدھوں کا پدر  
 سنا تباہیہ کا بن سچ بوم  
 اوسى تہا جو زور کہانت سی علم  
 کہ بطحائین ہو گا بنی نامور  
 وہ مبعوث ہو گا نبوت کی ساتھ

تو بعد شہادت ہوا یہ حصول  
 گئی سوئی خلد برین وہ سعید  
 وہ پریوں نہوں اونکی تحمیل  
 وہی طائر خلد سردار ہی  
 غلام نبی تھا عبادت قرین  
 پر خواندہ شاہ تہا ملقا  
 قحافہ کا بیٹا ملامت کا گھر  
 نبی کا دیاسا تہا اوس شوم  
 پیغمبر کی رکھتا تھا بعثت سی علم  
 محمد کہین گی اوسى سب شہر  
 حکم کر گیا وہ حکمت کی ساتھ

نبی کی کرو پیروی بی خطر	شالِ برادر تم ای خوش سیر
گلی کرنے احکام دین دلیلیں	بحکم پر جہتِ خوش نہاد
رہ و رسم و آئین ہی مام ہوئے	برادر کی خدمت میں حاضر ہوئی
تو راضی ہوا خالقِ بی نیاز	وضو بھی کیا اور ادا کی نماز
نبی فی دعا و نکی حق میں ہم کی	قراعت عبادتِ قسی جہتِ چکی
عبادت سی جہت کی ہی تو علم	کہ پروردگارِ خدائی کریم
برادر سی صادر اطاعت ہوئی	مری بازو کو جیسی قوت ہوئی
رخِ خنجر مہرِ الوفت کو تیر	کیا اسی سیرِ طاعت کو تیر
بہشتِ برین میں ملی اسکو جا	اسی طرح اسکو صلہ وی خدا
کری سیرِ خلدِ برین نامور	اسی بازو و نہرِ عنایت ہوئے
یہ فرد و سمین ہی رہی نیک نام	پروسی اڑی خلد میں یہ ملام



پلا ساقیا بادۂ مشک نام	کہ خالی دین بی پرستونکی جام
مئی خُت حیدر پلا ساقیا	شرابِ سحر پلا ساقیا
پلا سحر عشق شیر خدا	مئی الفتِ پاک خیر الود
سردستِ پیر معانی مسم	پنجوٹین جوانو نہ ہو گر کرم
صبوحی پلا دین کی دہم	ہو آنت پہ شاہِ بدی کا کرم
بہت چہکی دُنیا کی سب سیر کھے	شبِ بہت نمایان ہو اب خیر کھے
اکنی سال مخفی رہا شہر یار	کہ ناگہ ہوا حکم پروردگار
کہ احکام ظاہر کرو مصطفیٰ	نماز و عبادت کرو بی یا
مناسب ہی بند و نہ افشائی	محافظ ہی خود خالق بی نیاز
رہن فائدہ مند سب خاص و عام	زمانہ میں مشہور ہو سکنا نام
سب ایمانِ ظاہر ہی ہوں گامیاب	بہلوسی ہو نیکی بد و پیر عذاب

<p>قلم گنگ ہی اوسکی وصا میں  وہ ہی رحمت کبریا خلق پر  ابا بکر ہمراہ ہوگا خضر  جو دنیا سی رحلت وہ فرما گا  کہانت پہ نازاں ہوں و بخیر  جو حاضر ہوا خدمت پاک میں  پڑ پا اکی کلہ حضور بنے  بہ تدبیر چہر چہرہ اشخاص  ہدایت کئی سال مخفی رہی  پہ پہنچنا حکم خداوند عالم کا  اظہار دعوت کی اسطی اہل ضلالت کی و مکر ہائے  سید انبیاء کا ارشاد اہل جور و جفا اور صاحبان غلامی اسطی</p>	<p>درو دین پڑھیں پری قائم  وہ ہی نور مہر حسنہ خلق پر  اور احکام حق میں کریگا قصو  حکومت ابا بکر ہے پاگا  ہر اکدم پہ شیطانی تہی مدد  نہی شرم کچھ چشم سفاک میں  ہوارج سی کم سرور بنے  مشرف ہوئی دین سی بفکر و غور  نہ ظاہر کیا دین نہ تاکید کی</p>
<p>پہ پہنچنا حکم خداوند عالم کا  اظہار دعوت کی اسطی اہل ضلالت کی و مکر ہائے  سید انبیاء کا ارشاد اہل جور و جفا اور صاحبان غلامی اسطی</p>	<p>پہ پہنچنا حکم خداوند عالم کا  اظہار دعوت کی اسطی اہل ضلالت کی و مکر ہائے  سید انبیاء کا ارشاد اہل جور و جفا اور صاحبان غلامی اسطی</p>

وہی رحمت کبریا

یہی تھا کلامِ شہِ تاجدار  
 جو آتا تھا گہرین کوئی اونکی پاس  
 کہ چوڑ و ضخم خانہ دہر کو  
 کرو ترک اب بت پستی کا رنگ  
 جہنمِ نتیجہ جہالت کا ہی  
 بتونس تیرا کرو مارولات  
 صواع و ٹہل حملہ بد رنگ ہیں  
 پرستش سی انکی نہیں کچھ حصول  
 بناتی ہو پتھر کو اپنا خدا  
 اوٹھالاکے گاندھی یہ پتھر کی سل  
 لب و دست ابرو و پا چشم و گوش

کرو تم مرا دین اب اختیار  
 تو فرماتی تھی شاہِ گردون اس  
 ملاؤ نہ تم شہد میں زہر کو  
 نہ پوجو زما نہیں تم چوٹ سنگ  
 سفرِ مژدہ ایسی عبادت کا ہی  
 نکام آئینگی ایسی لات و منات  
 یہ سب سنگ ہیں سنگ ہیں سنگ  
 نہ حق اسکو ذرہ کریگا قبول  
 کرو جسکی تم دست و پا خود جدا  
 دلون کو کیا اوسطِ بضمحل  
 بنا کر کیا قلب میں اپنی جوش

شہنشاہ جناب رسالت مآب | رسول خدا پر تو افتاب

بویخوف جو رو جناسی معنی | قرین مردم با و فاسی معنی

بطاہر تباری لگی حکم حق | گلگون کو دیا بلبلون کا سبق

عبادت کی آئین سکھانی لگی | موحد تہون کو بنانی لگے

نکرتا تھا کوئی اطاعت قبول | ملول اس گھٹتا تھا وہ با اصول

سنود و ستود شمن جان تھی وہ | کہ سب بت پرست اور نادان تھے

غرض کافرو مشرک بت پرست | خصومت سی کرنی لگی بندوبست

چچا اک محمد کا تھا بولہب | ہوا دشمن جان شہ بی سبب

وہ سب سی زیادہ عُدو ہو گیا | مخالف کیا ٹنڈو ہو گیا

عداوت پہ باندھی شقی نی کر | ہوا اوسکو مطلق نہ خوف و خطر

بدل ستعد تھی شر انبیا | خدا پر تھی شا کر رسول خدا

وہی خالقِ یار و اغیار ہی

وجود عناصرِ رگ و پی زبان

عنایت سی حیوان ہوا آدمی

کیا سب رون برون اوسنی <sup>خلقی</sup>

ہونی بڑ بون مین کرختی عیان

ملا گریہ و خند آہ و بکا

کوئی مہر صورت کوئی مہر چین

وہی محسوس بان خالقِ دل ہوا

ادا ہونہ محنتِ تلک جنگا دین

کہ دم بہر نہیں ہوتا بی اوسنی <sup>چین</sup>

کہ ناز نیست اولاد سب پالے

پرستش اوسکو سراوار ہی

کہ اک قطرہ آب سی جسم و جان

کئی اوسنی ظاہر بنا آدمی

کیا جسم مین نگِ خون اوسنی <sup>خلقی</sup>

مسلسل ہو مین جسم مین استخوان

عنایت ہوئی ہوش و عقل و ذکا

کوئی بد نما کوئی شکل حسین

وہ بانی شکل و شمائل ہوا

عنایت سی اوسکی ملی والدین

ولد پر بڑ ہی الفتِ الدین

ولو نہیں یہ مان باپ کی مہر دے



یہہ پتھر کب آسان کریں مشکلیں

ان اشکالوں سی کیا ملی ہوتا

نباتات قدرت نمائی کریں

صد افسوس پتھر خدائی کریں

وہ پاؤں کہاں جو کہ ہوں بہنما

ان آنکھوں کی بینائی ثابت کرو

تمہاری سنیں گی یہ کس طرح را

نہ سنی کی لائق نہ ہی جسم و جان

یہہ ممکن نہیں آہ و زاری سنیں

مناسب یہہ ہی زمین آب کی غور

پرستش کی لائق وہی ہی ہی

سلیں کس طرح اپنی جاسی ملیں

یہاں نیست کیونکر ہو حوصلہ

جمادات عفت دہ کشائی کریں

یہہ اشکال حاجت روائی کریں

کہاں جائیں کیونکر ہو حاجت روا

جو کثرت ہو یکتائی ثابت کرو

بت سنگس نہجی ہوں گزار

یہہ پتھر سماعت کی قابل کہاں

کوئی بات میری تمہاری سنیں

یہہ سمجھو کہ خلاق ہی کوئی اور

زمانیکا خالق وہی ہی وہی

بناتی ہوتی سی اک سنگ کو

نہ کچھ فکر پر سر کو دہنتا ہی وہ

خدا سی تمہیں شرم آتی نہیں

بتوئی نہ حل ہوگی شکل کوئی

یہ تہرہلا کیا کریگا تمہیں

نہ پچانے گا یہ کہی خوب ہشت

یہ اعمال میں کیا کریگا تمہیں

عوض اس سی نیکی کا ہرگز نہو

بدی سزا اس سی ہرگز نہیں

کر چشم انصاف سی گر نظر

کہ جس شیکلی تم آپ خالق بنو

الگاتی ہو پہراو میں ہر رنگ کو

نہ کہتا ہی کچھ اور نہ سنتا ہی وہ

یہ ہووگی دلی جاتی نہیں

یہ تہرہلا ہر پہرے گا دل کوئی

نہ بیگانہ سمجھی نہ اپنا عزیز

نہ جوتی نہ بوی نہو کار کشت

یہ تہرہلا کس کو دیگا تمہیں

اسی توڑ ڈالو تو اچھی رہو

یہ تہرہلا میں ہی عمارت کہیں

یہی حرف ہی مانع خشک تر

اک دلی سی تہرہلا کی عاشق بنو

تمہیں پنی میں لیاقت نہ تھی  
 کیسے حکلی تم میں طاقت نہ تھی  
 کیا شیرستانِ ماورین خلق  
 سبب شیر نشوونما کا ہوا  
 ضرور اب تمہیں شکر حق چاہئے  
 اوسے ایک پچا پوسو چاکرو  
 کرو ترک اب پارۂ سنگ کو  
 کہ رکھتی ہیں ناپاک سپر قدم  
 زمین کی جواک خاک ناپاک ہو  
 اوسے اپنا معبود سمجھو غضب  
 چو ہاتھوں سی اپنا بنائی خدا

غذا مخزنِ شیر میں تلو دی  
 نوالہ بنانیکی عادت نہ تھی  
 غذا قبل خلقت ہوئی گہر میں خلق  
 وہ باعث تمہاری غذا کا ہوا  
 اطاعت کا تلو سبق چاہئے  
 تمہیں چاہئے روزِ سجد اکرو  
 کرو پاش پاش ایسی بدرنگ کو  
 اور اسکا ہی یکساں وجود و عدم  
 تم اوسے پروان روزِ بیابان ہو  
 سمجھ کر و دل میں رنج و تعب  
 تو خود اوس سے کیونکر بنی واہ

کبھی ہوتی تھی ایک دو کو خبر	جب بات پڑھتی تھی دوسرے پر
یہ مصروف اندرِ زشام و پگام	سمجھ لیتی تھی ایک دو گاہ گام
تنہا و نہین دین کی نام سی	خبر ہی نہی راہِ اسلام
بہلی کو سمجھتی تھی بالکل بُرا	بہر اتہاد و لوغین جو کینہ سوا
پریشان ہوتی تھی سب سیاہ	مذمت تو نکلی جو کرتی تھی شاہ
خفا ہوتی تھی کینہ جو بھر لعن	جو کرتی تھی شہت پرست و نہ طعن
مسلمان ہوتی تھی بعضی کبھی	دلوغین تھی جنگی محبت بسی
مسلمان ہوئی بزم میں آنکر	محبت سی دنیا کی بعضی بھر
کہی از رہِ طعن ہوئے مدعی	کری گروئی اعتراض قوی
جولای سی بعضی ہوئی جانگیر	محمد نہ تھی کچھ ایسے کیر
سراسر تو ہم غلط ہی ولا	تو یہ شبہ سی باہی اوشخص کا

بنو آپ مخلوق مخلوق کے

تراشوجو ہاتھوں سی اپنا خدا

کر و لعنت اسپر یہی حکم رب

ایس طرح و عطا و نصلیح کی بعد

یہ فرماتی تھی شاہ خیرالانام

جو خانہ احکام فرماتی تھی

سیہ تھی از لسی دل مشرکان

و لون مین نہوتا تھا کچھ کارگر

سمجھتے تھی بد بیان سعید

زبان مبارک خبر دیتی تھی

اثر کچھ نہ اون سخت قلوب نہ تھا

بدن سینی پٹری ہون صندوق کے

اوسی سجدہ کرنا نہیں ہی روا

نہوتا گرفتار لعن و غضب

بصد حسن کشف قبایح کی بعد

بت سنگ ہین انسی کہونہ کام

جواب ایکسی ہی نہ کچھ پاتی تھی

نتہا مہر راز اونہ ذرہ عیان

وہ بیدین تھی دین سی خیر

نفاق اون و لون مین نہوتا مزید

نصلیح کو کانو مین بہر دیتی تھی

نبی کو سمجھتی تھی دل مین برا



وہ دینداروں کی زمرہ میں دلیسی تھی	وہ اس دُشمن جان مائل سی تھی
بدل شہکی کرتی تھی طاعت قبول	اونہیں دو جہان کی تھی نعمت حصول
گروہ ضلالت کا یہ حال تھا	کہ دین نبیؐ اونکو خجبال تھا
زبان مبارک سی احمد کی وہ	وہاں مبارک سی احمد کی وہ
سنا کرتی تھی بت پرستوں پہ طعن	ہمیشہ نبیؐ اونپہ کرتی تھی لعن
جلا کرتی تھی اپنی آتش میں خود	وہ بیہوش تھی رنج کی غش میں خود
حقیقت میں غول سیا بان تھو	وہ شیطان تھی ابن شیطان تھو
کئی واسپہوں فی نصیبت سی لب	بچھوڑین گی ہم دین آبا کو اب
بچھوڑی کا اب جدو آبا کا دین	نہ آئین گی ہم دین شہ کی قرین
کہا شاہ فی تم کو کیا یاد ہی	جو احوال آبا واجبِ بزاوی
نہیں تمکو معلوم انجہام کار	کہ مان باپ دادا کی لپٹی ہن مار

نمبر کا ہنوفسی یہ سنتی تھی لوگ

یہ ثابت تھا دینچہی جو آج

زمین ہوگی دنیا کی زیر نگین

اسی وجہ سی دین کیا اختیار

اسی وجہ سی قرب حاصل کیا

نبا کوئی واما دوسرا کوئی

کیا اختیار اس سی اسلام کو

خلاف انکی تھی اور یہی نیکذات

وہ لذات عقبی سی مسرور تھے

سمجھتی تھی دنیا کو نقش سراب

اونہیں اس قدر تھا عبادت کا شوق

بہت دل ہی میں اپنی بہتی تھی لوگ

یہہ پائیگا روی زمین پر رواج

نہ باقی رہی گی جہان میں کہن

نبی یا راغیا رتھی تین یا ر

زبردستی سی دلکو مائل کیا

کوئی یا ر غار اور خلیفا کوئی

کہ سنتی تھی احمد کی وہ نام کو

سمجھتی تھی دنیا کو جوبی ثبات

خدا کی قسم وہ بہت دور تھی

نمایان تھا اونپر عذاب ثواب

کہ دین کو سمجھتی تھی دنیا پہ فوق

وہ نعماتِ خلد برین سی ہیں سیر	نہ ترس گزندہ نہ کچھ خوفِ شیر
سنی جب کلامِ شہنشاہِ دین	ہوئی تشنہ خون وہ سب شکرین
ابو طالب و سجاتی سردار قوم	اسی وجہ سی کٹ گئی چند یوم
کہ وہ حافظِ شاہِ لولاک تھی	تہمتن جبری مردِ چالاک تھی
اونہیں کی سبب سی نہ پہنچی گزند	ہوئی بندشہ کی نہ اندر زو پند
ندی تھی تھی تکلیف احمد کو پر	براجاتی تھی وہ اونکو مگر

شکایت کے ناقرین کا ابو طالب سی حال جنابِ سالما بسی و جواب  
سنایا بشری خلا مدعا اور مستعد ہونا ایدا ہی حضرت وغیرہ

گلابی وہ دی جو دلیں امنگ	دکھاؤن بہارِ نبوت کا رنگ
کرون سیرِ خمانہ خلد کی	تمنا ہی پیمانہ خلد کی
پلاس انگریز پاکِ حبِ علی	شرابِ ولایتی وصی و نبی

ہر اک باپ دادا جو بیدم ہوا	مقام اونکا قفسِ جہنم ہوا
عذابِ شاخین تہو ہر کی کہاں ہی ہوں	بہت آبِ گرم اوسپہ پانی ہوں
علا ہی لباسِ بدنِ رال کا	بناسانپ ہر رونگٹہ کہاں کا
وہ سب نار و زخمی جلتی ہوں روز	تن و عضو و روانگی گلٹی ہوں روز
مصاحب ہوں ونکی جوار و ربدن	وہ آتشکی پہنی ہوں سب پیر ہوں
عقارب سید سانپ و رازدہی	وہ دریائی آتش من ہوں بہری
وہ آتشِ جہنم کی بحرِ بلا	وہن اپنا کہولی ہوئی اژدہا
محیط اونکی آتش ہی وہیچ من	ملا کرتی ہی سپا و نہیں پچ من
مطوق ہوں اور پاؤ نہیں بٹریاں	پڑا کرتی ہوں اونپہ گرزگران
یہہ انجام اس بت پرستی کا،	یہہ بعد فنا حالِ سستے کا،
نتیجہ ہی اسلام والو نکا خوب	منترہ ہوں اونچن نہیں ہوں عیوب

محمدنی ارشاد اونیسی کیا

بدی انسی کیا کی جو آرزو دین

وہ انداز و آئین سو نچا ہوں آج

گروہ عرب اور اہل عجم

رسول اور خدا کی ہو فرمان بر

ابو جہل بولا کہ کیا امر ہے

کہو ہمسایہ او کو بجالائیں ہم

کہا شہنی کلمہ پڑھو پاک ہو

وہ معبود ہی خالق انس و جان

یہہ کبیر ضاون سببی بالاتفاق

بچھو ٹیگا ہمسایہ تو دین قدیم

کہ ای عم عجب عذری یہہ نیا

مثال گل خشک پڑ مرد دین

بڑی جسکایو مافیو مارواج

بجالائیں احکام دین مہم

اور ادنی و اعلیٰ کی ہو جانبر

بتاؤ کہ وہ کونسا امر ہی

جو کچھ ہو سکی ہمسایہ دیکھ لائیں ہم

ملی تلو جنت جو تم خاک ہو

کریم و جیم و عزیز چہان

یہہ کلمہ بڑھائیگا شتر و نفاق

نہو ٹیگا مشرک امر عظیم



وہیں ہمیں اب دست بردار ہو	نہ ہم اونکی پابند رفتار ہوں
جو مذہب وہ چاہیں کہیں اختیار	کہ موسیٰ بفرعون و عیسیٰ بدار
ہمیں کیا غرض اونکی آئین سی	نہ مطلب کہیں اور اونکی بین سی
اگر یوہن ہلو ستائنگی وہ	اور اویان میں قننی اوٹھائنگی وہ
عجب کیا کہ ہوا آتش فتنہ تیز	پیک جس کے تاج ہونا ریز
ہوئیگا پھر آتش خاموش	یہ امواج قلم میں ڈالیکا جوش
یہ ہی مذہبی امر کیجی نظر	بہت طول ہوئیگا ای نامور
ابطال خوش لقب فی کہا	بہت بہتر اچھا ہے خوش مرجبا
میں اظہار کرتا ہوں پیش رسول	جو چہ حکم ہوگا کرونگا قبول
بلا یا وہیں شاہ لولاک کو	درجہ عرفان و حناک کو
بیان سب کیا حال قوم سب	وہ آزر و گی اور وہ رنج و تعب

بہنئی سینی اور ول برشتہ چلی

چلی جب وہ اوس مجلس پاک سی

رخ صوت خوش سی ہوئی کان بند

لگی مشوری کرنی آپس میں وہ

یہ تدبیر سوچی لعین ہوتا

وہ بیدین جو تھا بولہ بولہ عم شاہ

مقدربو بد بخت کا سو گیا

کہیں جاتی تھی جب رسالتاب

کہیں خار رہی ستا تا تھا وہ

سر رہے جس خیرین کہتا تھا وہ

جو کہتا تھا کاہن تو ساحر کہی

بد اطوار تھی بی سرشتہ چلی

تپاک و نکو حاصل ہوا خاک سی

کہلا باب شیطان تھا ایمان بند

ذلیل و نگون ہو گئی دس میں وہ

ستاؤ کہ ناراض ہو مصطفیٰ

وہ سبھی زیادہ ہوا تھا تباہ

وہ پر خاش پرست ہو گیا

یہ کہتا تھا افھی سانچوچ و تاب

کہیں تن پہ تھر لگاتا تھا وہ

رخ شہیدی زہر حکمتا تھا وہ

بد اطوار و مجنون و شاعر کہی

سوا اسکی ارشاد عالی جو ہو  
 سناجب شہنشاہ فی یہ سخن  
 یہ غم طبع اقدس پہ طاری ہوا  
 کہا نذر لاؤ اگر قرص مہر  
 روار کہون ہرگز نہ ایسا طریق  
 پہرونگانہ میں حکم شدی  
 زیادہ کرونگا میں اب لعن و طعن  
 علیم و حکیم واحد ایک ہے  
 وہی خالق ارض و آفاق ہی  
 یہ کلمی سنی جبکہ کفار فی  
 اوٹھی اپنی اپنی جگہ سی وہ سب

سر و چشم پر ہی بجالی جو ہو  
 ہوئی ترش و شاہ شیرین دہن  
 کہ پیک تنفس کشاری ہوا  
 مہیا کر و سیم و در سپر  
 کہ پہر بحر عصیان میں تم ہو غریق  
 کہی ہو نگا کج و نہ اس راوی  
 شنو گی مری ہونہ سی وقت لعن  
 بشیر و حلیم و صمد ایک ہے  
 صفت او سکی تیر بہت شاق ہی  
 تو پیکار خس ہر مار فی  
 ملول و مہکڑ بنج و تعب

پناہا تہا کوئی رخ شاہ کو

مگر با خداؤ نکو کرتی تھی تنگ

جہان پاتی تھی رات کو و نکو وہ

کوئی شخص گراہل و بیسی ہاں

ہجوم او سپہ کرتی تھی وہ بیدار

کبھی سہنگتی تھی سرو پڑوہ خاک

مسلمان کو کرتی تھی بی پیر

بہاتی تھی کہہ آگ کی ریت پر

گچلتی تھی او سکویس و پیشے

کبھی او نکو کرتی تھی زندان میں

کبھی بند کرتی تھی آب و طعام

حفاظت سی رکھتی تھی او س ماہ کو

ستاتی تھی گاہی لگاتی تھی سنگ

بہت تنگ کرتی تھی مومن کو وہ

گذرتا تھا بازار میں ناگہان

لگاتی تھی بخوف و غم ضرب سنگ

کہ مومن کی ایذا میں ہو جان پا

کہ ہوتا تھا او سکا برہنہ بدن

لگاتی تھی کوڑی بھی بہر ضرر

عداوت تھی او نکو اسی پیشے

ستم کرتی تھی گاہ با مکر و کید

ستاتی تھی ہر روز صبح و شام

ملاقات کرتی تھی جب خاص و عام

سوائی بدی کچھ نہ تھا اور کام

سیہ خائنین اوسکی زوجہ جو تھے

خس و خار جا روٹہ جیفہ خوا

وہ مرغی کریدا جو کرتی تھی روز

گذرتی تھی جب سرور کائنات

وہ جاہل او وہ ہرینک تیا تھا خاک

اسی طرح سب دشمنان و لعین

روادار ایذائی احمد مدد

ابطال بوزی ہم باکریم

بہت وہ حفاظت میں مشغول تھے

وہ شاکی تھا سبسی ہی تھا کلام

رقیبانہ دیتا تھا سب کو پیام

عداوت سی کرنی لگی سرشی

ہیاتی رہتی پتی شہر یار

نجاست سی پچو نکو بہرتی تھی روز

رسول خدا اشرف المملکات

کہ ہو جائی آلودہ سب جسم پاک

عدو پنی اور اعدائی میں

حفاظت میں لاکن محمد مدد

نگہبان سرور رہی و مہدم

بتی کی محبت میں مشغول تھی



دوام پلاس انگرش کناب	پری شیشی مین مورخ آفتاب
قدح جام می رشک بحر کلاب	شراب حلال اور سنج کباب
یہ لکھتی ہیں راوی شیرین ہن	بڑی صدی جب شکل ظلم و محن
ہوئی جو رجب فرقہ دین پہ خوب	جو ایام گذری اس آئین پہ خوب
ہوا چپ دل سرور کائنات	کر ہی بہر اصحاب وہ نیک ذات
ہی اک شہر مشہور جو زنگب	وہ اک ملک ہی مثل چین و تبت
ہوا چند اصحاب کو حکم شاہ	کہ اس ملک مین جا کی لو تم پنا
رہو جا کی چندی تم اس شہر مین	یہہ جو رو جفا کم ہو اس دہر مین
یہہ احکام والا تھا مخفی مگر	زروی تخت بس کہلا شہر پر
اگرچہ بانغا ہوا تھا یہہ کام	مگر کہل گیا مشرکون پر تمام
نظام موافق جو تھی شاہ سی	بہ باطن منافق تھی گمراہ تھی

<p>وہ کرتی تھی ہو جس سی لکھو ملال  دل خامہ شوق ہو بجائی کہین  کئی اونکی مان باپ پر ظلم سخت  وہ خوابِ عداوت میں سو گئی  خوش اقبالوں کو اہل کمین <sup>شہید</sup> فی</p>	<p>ستہائے پر غم ہلاکتِ نال  بیان کرنی سی او سکی ہو منین  تھی عمارِ یاسر جو اک نیک بخت  شہید اونکی مان باپ ہی ہو گئی  کیا اونکو اعدائی دین فی شہید</p>
<p>بہچنا سید ابرار کا شدت ایذا اشراری ایک جماعت  اصحابِ اختیار کو طرفِ حبشہ اور زنگبار کی اور  کوشش فرمانا آپکا بیچ دعوت کفار کی ورہرانا مہاجر و نکا</p>	
<p>کدہری تو ایہ ہوش مہ بدن  کدہری تو ای جابدیت شکست  نہ در محتسب سی تو بیباک دی</p>	<p>کدہری تو ای زاہد خم شکن  کدہری تو ای ساقی می پرست  سر زخم خوش ساغر پاک دی</p>

بتائی تھی لکھنؤ راہنہ کورہ  
 لکھا ہی یہ کہن ہوا اتفاق  
 ادھر شاہ دین رہنما سچین تھی  
 کہ ابلیس مرد و دنی ناگہان  
 کہ کرتی ہیں تعریف بت شاہ دین  
 کلام ایسا سنکی وہ شیطان کا  
 محمد تبون کی صفت کرتی ہیں  
 ہوئی شاد و شکر و حدسی یاد  
 کیا شہ فی سجدہ جو بہر خدا  
 جہاں جو سر شاہ و سر دار  
 جہاں بہر سجدہ سب اہل نفاق

وہ غول بیابان خضر حکم شاہ  
 کہ تھا مجمع عام اہل نفاق  
 جماعت کی وہ پیشوا سچین تھی  
 کیا کانوین کا فسر و نی بیان  
 دلوین نہ تم لوگ ہو کچھ حزن  
 یہ سمجھی کہ ہی وصف ایمان کا  
 ہماری ہی مذہب کا دم بہر حق  
 بنیکی وہ کرنی لگی شہ کو یاد  
 نزول شریا زمین پر ہوا  
 تو تقلید کی جملہ گفت ازنی  
 ہوا ایک ذرہ دلو پیر نہ شاق

کیا اون سبھوں کی یہ افشار از  
 کہا ملکی اور ونسی سب مابرا  
 سر رازی سبکو آگہ کیا  
 ہوئی مطلع جب شہ انس و جان  
 جو بد باطن ونسی کہلی شکل کین  
 جمال مبارک رہا غمسی ہو  
 بطون معلے رہا غم پسند  
 وہین شاہ فی ایسی تدبیری  
 اویسجا بنا کرا وہین راز دار  
 موافق منافق چلی ساتھ ساتھ  
 ہدایت نصایح بیان صبح و شام

نہ خوفِ بنی نہ غمِ بی نیاز  
 بنی کا جو اصحاب کو حکم تھا  
 وہ بیدین تو تھی اور مرہ کیا  
 غم کشفِ سر کی کیا نیچان  
 ملول اپنی دلیں ہوئی شاہ دین  
 وہ شمس ہدایت ہو اچرخ نور  
 نظام ہر مفتح رنج ارجبند  
 کہ چیدہ کیا اک گروہ شقی  
 روانہ کیا جانبِ زنگبار  
 رنج انکی منور سیہ انکی ہاتھ  
 سوال عن تنگی تھا اور کام

وہین جانب حق سی روح الایمان	یہ پڑھنی لگی آیہ شہ کی قرین
معانی کروں التماس اب سنو	ذرا گوش دلسی اسی سب سنو
بطاہر معانی محبت کی ہین	سراسر اشاری یہ آیت کی ہین
کہ فرماتا ہی یوں خدائی جلیل	کہو جا کی احمد سی ای جبریل
جسی تمسی ہی آگی پید کیا	جو مرسل جہانین ہو ید اکیا
جو بہر ہدایت روانہ ہوا	وہ تیر قریح کا نشانہ ہوا
عداوت عزازیل فی اونہی کے	عجب کہللی قوم میں ڈال دے
ولاکن محمد تمہاری لئے	نہیں تاب و طاقت یہ کچھ کر سکے
نہو گا کہی پیش یہ مکرو فن	کہ آگاہ تر ویر ہی ذوالمنن
بنی فی پڑ ہاجب بصوت بلند	یہ آیہ سب مثال پسند
جو اوس قوم بدنی یہ آیت سننا	بہت اوچلی کو دی بہت سر

قول اللہ عزوجل  
نہو گا کہی پیش یہ مکرو فن



جو مسجد سی او ٹھکر گہرو نہیں گئی

وہاں جاکے کی مشورت بالیقین

بصحت ملی ہمواسکی خبر

جو مسجد سی او ٹھکر روانہ ہوئی

کہا اب ہمیں کھل گیا راز دور

ہماری توفسی موافق ہیں شاہ

جو داخل ہوئی گہر میں شاہ جلیل

انہوں نے کہا حال ایمان کا

کہا ای شہ ذی نحر و حق شناس

منافق یہ سب یوں موافق ہوئے

سنا جب محمدؐ نے اونکا یہ حال

وہ سب مکر پیر گہرو نہیں گئی

ہماری ہی مذہب میں ہی شامین

کہ مشکوریت ہیں شہر بحر و بر

وہ شہ سی و لو نہیں یگانہ ہوئی

نہ طاعت میں ہرگز کرنیکی قصو

عزیز اب ہوئی اور مطابق ہیں شاہ

اوسے وقت دیکھا رخ جبریل

وہ سب مکر و فن جمل شیطان کا

مہ چرخِ حشمت شریا اساس

وہ اس زعم سی شہکی شایق ہوئے

دل پاک سرور میں آیا ملال

بھی پرو کہا نچہ و گل کی سیر  
 کروں چھپی کھل کی اس باغ میں  
 دکھاؤں وہ رنگین گلون کی بہار  
 ہوا گوش زد شاہ کی یہ کلام  
 بنی کو نہ خوش آیا یہ اضطراب  
 پہراوس بعد مشکین میں شانہ کیا  
 کیا ساتھ پہر فرقہ دین اک ور  
 یہی فرقہ جعفر ہوئی سرگروہ  
 کری تانکونی کہی خود سے  
 نجاشی جو تھا بادشاہ حبش  
 یہ معلوم تھا اوسکی کردار سی

میسر ہو گلشن میں بل کی سیر  
 جلیں زاغ غم آتش داغ میں  
 کہ ہوں دامن دشت سی و درخا  
 مہاجر پہر آئی حبش سی تمام  
 کہا ہو گیا کام بالکل خراب  
 حبش کو اونہیں پہر روانہ کیا  
 کہ سرزد ہوو و نونسی اک نیک طور  
 بن عم احمد تہی وہ پیش کوہ  
 نہو حکم جعفر سی پھر سرکش  
 جسی لوگ کہتی تہی ماہ حبش  
 خوشی ہو گا جعفر کی گفتار سی

<p>وہ مشرک تو تھی تہذیب ہو گئی فریقین آگہ ہوئی سرسبز ہوا گوش زد لفظ جب صلح کا کیا قصد بطحا و مین بی ملال جلی آئی بطحا اسی لہر مین تو جلی سلی شیطانی شرما گئی ہر اک ل نہامت سی ماہر ہوا بہت دشمنوں سی وہ بیدل ہوئے</p>	<p>وہ سابق سی زائد عدد ہو گئی جو ملک حبش تک گئی یہ خبر نہ ویندار ونسی ضبط اسکا ہوا ہوا اونکا فرط خوشی سی یہ حال نہ اونسی ہوا صبر اوس شہر مین وہ زد یک بطحا کی حب آگئی جو یہ مکر ابلیس ظاہر ہوا نجات سی پوشیدہ داخل ہوئے</p>
<p>بہیچنا و بارہ جماعت تویش کا اک گروہ کو تعاقب اہل اسلام میں شباہ رنگبار کی</p>	<p>کے ساتھ رنگبار کی طر اور روانہ کر</p>
<p>کدہری نگارندہ داستان</p>	<p>کہان ہی توای راوی خوش بیان</p>

<p>             اوہین لاکے بطحائین زک و بختی              چہٹی اوہین عمار اور عمر عاص              وہی دین احمد سی بزار تہی              ہوئی اور ہی اسپہ غرور              روانہ وہ لیکر تحائف ہوئے              نہ ٹہری کہین وہ اسی لہرین              ہوئی بوم جوق ہما کی رفیق              تو بیچی سی اہل شقاوت گئی              نہ لوگ انسی آگاہ تہی شہر کی              کہ داخل ہوئی شہرین سب لہم              وہ شہر جس میں بلا ہو گئی           </p>	<p>             گروہ مسلمان کو لی بختی              انکی شخص آخر کی اختصاص              عربین وہی و نو اشرا تہی              ہوئی اپنی عہد سپہ مامور وہ              وہ بیدین نہ کچھ دین خائف ہوئے              بتعجیل پہنچی وہ اوس شہرین              یہاں تک کہ پہنچی وہ و نو فوق              جو دریاسی اصحاب ہجرت گئے              غریب الوطن ناشناسا یہ تہی              موافق کناری ہی پر تہی مقیم              وہ شب پاش یا تحفہ ہا ہو گئی           </p>
--	--

یقین تھا شرف ہوا سلام سی

خبر عام جسد مہوئی شہرین

حبش کو روانہ ہوا اک گروہ

کیا مشرکوں نے یہی بلہم یہ طو

کہ ہم ہی کچھ ایسا بہانہ کریں

وہیں سب جلیسوئی چرچا کیا

پہر آپس میں یہ مشوری ہی کئی

حبش کو یہاں سی چلی جانی

تخائف عجائب اسی دیکھی

مٹی روغن قاز کچھ یہ گروہ

کچھ اس طرح کا مکر اب کیجئے

وہ محفوظ ہوا شاہ کی نام سی

ہوا تذکرہ جا بجا دھرمین

اور فرموی جعفر پر شکوہ

نہ آئی جو کچھ ہاتھ تدبیر اور

مناقصہ او دہر کو روانہ کریں

گروہ شقی ایک سپدا کیا

ہمارا ہی فروت وہاں پر رہی

نجا شکیو ہر طرح سمجھائی

بظاہر اطاعت بہت کیجی

نہ کنجشک ہو پیش نبل ستوہ

کہ شاہ حبش کو ملا لیجئے



زمانه شهنشہ کا محکوم ہو	جہانگیر تری عدل کی موم ہو
رہی تابع حکم سارا جہان	بخواہش رہی گردش آسمان
فلک سی ہی اونچا ترا تاج ہو	جو بدخواہ ہو سرمہ سان آج ہو
کہ ہی تو دوائی دل درومند	سرچر ہو مہر و مہ سی بلند
فریدون ہی محسود و ہونجت سی	قوی پشت و نیای رخ تخت سی
چمن میں عیان ہی جمال بہار	ہی جبتک کہ ارض و سما برقرار
رہی تجھسی آباد ای مہ حسین	یہہ افسر یہ تاج او ریختہ نگین
یہہ لطف حکومت نہ بہا جسی	ترا عہد و ولت نہ بہا ہی جسی
عدو او سکی ہون چو ہین و سکی	دل شاد او سکونہوی نصیب
نہ چرخ خوشی ہو کہہی اس پائس	مہی خاک دشمن کا تیری لباس
تمنا میں تیری ہین لیل و نہا	سن ای شاہ بطحا کی سب نادر

عیان صبح کو شاہِ خاور ہوا

کہا جب کہ دروازہ قصر شاہ

ہوئی عرض حاضر میں وادخوا

بہت تحفہ ہائی فراوان میں سنا

طلب و نکو شاہِ حبش نی کیا

کہ لی آؤ دو نو نکو با عز و جاہ

یہی رسم جاری تھا اوس ملک کا

جو کرتا تھا وہاں قصدِ ربارِ شاہ

جو آیا وہاں فرقہ بد جمال

و عادی کی کی مدح تاج و نگین

نگین ناسی تیری خالی نہو

نمایان رخِ مہرِ انور ہوا

ہوئی پہلی در پر یہی وادخوا

بزرگانِ بطحاسی میں خوش کلا

بہت پیشکشے ہی سامان میں سنا

یہی حکم اوس ماہِ وش نی کیا

ستاری نمایان ہوئی پیش

جو آتا تھا پیشِ نظرِ مہ لقا

وہ کرتا تھا سجدہ پی عز و جاہ

جہکابھر سجدہ وہ مثلِ ہلال

کہا ای شہنشاہِ روی زمین

کبھی رنج میں طبعِ عالی نہو

<p> ہوئی ہم سب آما وہ حرب و جنگ  نہ لائی لڑائی کی وہ ہمسی تاب  جو بطلما کی ہیں نامور اور رئیس  نظارہ پر کچھ ایسا بہانہ کیا  یہ بہ بھیجی ہیں نذرین ملک کی <sup>حضور</sup>  یہ تھکی یہ نذرین تو مقبول ہو  وہ جاہل جو ہمکو ہماری ملین  نجاتی فی جسد سنایہ کلام  اوٹھایا جو سر فکر سی شاہ فی  کہ اب اہل ایمان ہی تشریف لائیں  دیا حکم انجیل و انون کو بھی  نیکہا گیا یا وہ گوئی کا رنگ  یہاں آچھی ہیں وہ بی برگ آب  وہ شہ کی تصدق سی ہیں او پیش  ہمیں چھپی سببی روانہ کیا  کہا ہی کہ ہم ہیں بہت مقصود  عواطف فقط ہمہ مندول ہوں  مطالب لی جو ہیں ساری ملین  کھڑی بہر وہ سو نچا بغور تمام  دیا حکم یہ شاہ و یحانی  جو کچھ ہیں ان ہوز بانسی سنائیں  حکیمون کو بھی اور سیانوں کو بھی </p>	<p> ہوئی ہم سب آما وہ حرب و جنگ  نہ لائی لڑائی کی وہ ہمسی تاب  جو بطلما کی ہیں نامور اور رئیس  نظارہ پر کچھ ایسا بہانہ کیا  یہ بہ بھیجی ہیں نذرین ملک کی <sup>حضور</sup>  یہ تھکی یہ نذرین تو مقبول ہو  وہ جاہل جو ہمکو ہماری ملین  نجاتی فی جسد سنایہ کلام  اوٹھایا جو سر فکر سی شاہ فی  کہ اب اہل ایمان ہی تشریف لائیں  دیا حکم انجیل و انون کو بھی  نیکہا گیا یا وہ گوئی کا رنگ  یہاں آچھی ہیں وہ بی برگ آب  وہ شہ کی تصدق سی ہیں او پیش  ہمیں چھپی سببی روانہ کیا  کہا ہی کہ ہم ہیں بہت مقصود  عواطف فقط ہمہ مندول ہوں  مطالب لی جو ہیں ساری ملین  کھڑی بہر وہ سو نچا بغور تمام  دیا حکم یہ شاہ و یحانی  جو کچھ ہیں ان ہوز بانسی سنائیں  حکیمون کو بھی اور سیانوں کو بھی </p>
---	---

بہر و ساقط اس حکومت کا ہی

وہ ہیں تابعِ حکم اور خیر خواہ

اونہوں نے کیا ہی یہی التماس

کئی شخص ہیں جاہلانِ عرب

پہری ہیں وہ آبا کی سب منی

پیسہ بنایا ہی اک شخص کو

نیا دین جاری کیا ہی وہاں

خدا و نہ کرتی ہیں تشنیعِ طعن

ہمیں روزِ شرک بناتی ہیں وہ

تری ذات کو یہی سن اے بادشاہ

سناہمنی جسمِ پیہ اونسے کلام

اونہیں آسرا تیری شروت کا ہی

اطاعت کی رکھتی ہیں سر پر گاہ

رعایا کو ایشاہ ہی تیری آس

ہماری یگانہ فریشتی نسب

نہیں باز آتی وہ توہین سی

وہ کہتا ہی جو ہم کہیں وہ کرو

بتوں کو بُرا کہتی ہیں ہر زمان

زبانوں پہ رہتی ہی ہر اک کی لعن

بنی اپنی کو اب بتاتی ہیں وہ

وہ دشنام دیتی ہیں شام و پگاہ

تری واسطی اے شہِ نیک نام

<p>اگر یہ گلی ہی ہین زیر تیغ تکلف کی پوشاک عمدہ گلاہ</p>	<p>بیانم کرنیکی اوسى بيد ريغ پنکر روانہ ہونى سوي شام</p>
<p>حکم کرنا جاشیکا اہل سلام کی حاضر کرنیکی واسطی اور سب جعفر طیار کا فرستہ ہائی لشکر سلاہ اور غائب ہونا اہل ضلال و پیر اور مطر و دھونا لکھا</p>	<p>پلا ساقی سیم تن وہ شراب وہ دی ساغر پاک طاهر بھی</p>
<p>گلی جسی و نکوز را آفتاب کہ کیفیت دین ہو ظاہر بھی مزا دین خوشکا چکھا دی ذرا آرا وون بطمی کو مین اکلم تمام اہل دین کا مددگار ہون بد نکو توان پہلو مین جو روی و کہاوی وہ دین محمد کا رنگ</p>	<p>شراب طہور پلاوی ذرا تفنگ مضامین سی ای فیکرم وہ ساغر عطا کر کہ سرشار ہون وہ ساغر پلا جو بخ نوروی وہ ساغر پلا جو دل مین اینک</p>



<p>         کہ حاضر ہوں اور ساتھ انجیل          جو عالم سر علم میں طاق تھی          سنا رہا ہے دیر حاضر ہوئی          بغل میں نہان و نکل انجیل          وہ صف بستہ سب بیٹھی دربار میں          طلب جبکہ اصحاب ہجرت ہوئے          حواس اونکی جاتی رہی خوشی          اس آغاز کا سوچتی تھی مال          کہا سبھی جعفری ملت مار ہو          دلوغین نہ تو تم ذرا ہی ملو          رسول خدائی جو فرمایا ہی       </p>	<p>         بس اس حکم کی جلد تعمیل ہو          وہ سب حکم حاکم کی مشاق تھی          معلوم جو تھی متن انجیل کی          عدو کی لٹی شکل تذلیل تھی          کہ جس طرح ڈورا ہوا کان میں          یہہ بخود ہوئی آپسی کہو گئی          صدا ہی نہ نکلی ذرا جو فسی          کہ کیا کرتا ہی دیکھتی وہ سوا          اوٹھو بس خبردار ہشیار ہو          ہمیں یاد میں رہے فوج عدو          خدا کی طرفی جو کچھ آیا ہی       </p>
--	---

تو دی جعفر پاک فی یہ صدا

یہ کیا رسم ہی کیسا آئین ہی

نجاشی فی جسد منہ کلام

بچک رہ گیا انکی اطواری

بہت دین سہا جو تھا دہا کسی

کہا آئی ہیں وا و خواہ عرب

عنایت طلب ہیں وہ نبی و اشعور

و یا جعفر پاک فی یہ جواب

نہ بہاگی نہ ڈر کر ہوئی ہیں مقیم

نہ مفروض ہیں اور نہ مغش ہیں ہم

نہ چور کی ڈر سی جہا پایا ہی رُو

کہ غیر از حق اسجدہ کب ہی

بہلا کچھ نہیں یہ بُرا دین ہی

تو ہیست سی و لکھ لیا اپنی تہام

اوڑا طائر رنگ رخساری

مخاطب ہوا جعفر پاک سی

کہ وہ ہسی کرتی ہیں تمکو طلب

بہت تضحی لائیں ہیں میری حضور

خطا کیا ہی امی خسرو کامیاب

نہ ہو کہی نہ ہم ہیں بحال سقیم

نہ وز و اور نہ رہن ہیں ہمسی ہم

نہ خوفی نہ ظالم نہ ہیں تند خو

وہ ساغرِ پلا جستی ہو آبرو

وہ ساغرِ پلا جو رستہ کی

وہ ساغرِ پلا جستی مین پاک ہون

جو خمارِ مینوش مین بی وضو

اونہین کی ہو کفش اور اونہین کا ہو

بفضلِ خدا و بطفِ نبی

روانہ ہوئی جعفرِ پاک دین

بجالاتی آئین سی وہ سلام

کہی ایک خادم نی بڑہ کر یہ بات

یہ بی موقع آنا نہ ہوگا روا

نہ کبھی خلافت آپ اس دین کے

وہ دی شیشہ جستی کروین وضو

فقط گرمی دین و ایمان کری

وہ دی جام جستی فرحناک ہون

کرون اونسی کھل کھلکی مین گفتگو

اونہین کا ہو سراونکی حق مین سپر

بہ مین ولایتی علی ولی

خدیو جیش سی ہوئی جب قرین

جو ہی دین احمد مین پہلا کلام

کہ کس طرح آتی ہو ای نیکذات

کرو سجدہ تم چاہی مرتبا

رہین ہاتھ پابند آئین کے

<p>او اگر تیری ہین وہ شہ خوش صفت</p>	<p>نماز و عبادات و حج و زکوٰۃ</p>
<p>نماز و عبادت سی خرسند ہین</p>	<p>عدالت کی ہر لحظہ پابند ہین</p>
<p>شراب و قمار و زنا و غرور</p>	<p>بڑی ہین یہ نزدیک کی ضرور</p>
<p>حسیم و کریم و سخی خوش بیان</p>	<p>نہین کی کوئی بات سچا عیان</p>
<p>جنہین و ہم اون کی رسالتیں ہی</p>	<p>جنہین شک کچھ اون کی نبوتیں ہی</p>
<p>نہین یہ عرب میں کسی پر نہاں</p>	<p>کئی معجزی اون کی آگی عیان</p>
<p>زبان او سکی کوئی نہین پاتا،</p>	<p>کلام خدا جوا و نہین آتا ہے</p>
<p>کلام خدا میں ہین سب معجزی</p>	<p>نبوت کی اثبات کی واسطی</p>
<p>مطابق وہ اہل ہنر کی نہین</p>	<p>زبان وہ مشابہ بشر کی نہین</p>
<p>کہ اوس طرح ہم ہی کہیں موبو</p>	<p>عربی فصیحون فی کی جستجو</p>
<p>نہ اک لفظ ویسا ادا ہو سکا</p>	<p>زبان دانوں فی قصد اسکا کیا</p>

کبھی نور میں جسم دیکھا نہیں

نہ سیم و اموال تاکا نہیں

نہیں مال کچھ جمع اپنا کیا

نہیں مونہسی کہتی کبھی کچھ دروغ

زبان پر کبھی سحر آیا نہیں

وہ واقف نہیں ایسی آئین سی

چہل سال کی سنیں یہ ہیں کمال

شریعت کی حکمنوسی کہتی ہیں کلام

وہ مصروف دعوت ہیں بہر جہان

بتائی ہیں وہ دین و اسلام سب

وہ تلقین کرتی ہیں دینِ حسین

خدا کی کیا ہی اونہیں مہ جبین

جہلی آنکھ کیا دخل اون کی کہیں

رہ حق میں جو پاس تھا دیدیا

نہیں جھوٹ کو اون کی آگ کی فروغ

خطاب کہانت ہی پایا نہیں

مگر خوب آگاہ ہیں دین سی

کسی سی نہیں اون کی دلمیں طلال

سوا اس کی کرتی نہیں کچھ کلام

وہ بہر اطاعت ہیں بہر جہان

خدا کی لئی کرتی ہیں کام سب

سکھاتی ہیں اقوام کو اپنا دین



شکم میں جو مریم انی وہ زوج  
 اسی سی ہی روح خدا و نکانام  
 نجاشی فی یہ ماجرا جب سنا  
 کہ جسکی خبر سیکو عیسیٰ فی و  
 ایسی تو بخت کی وی ہی خبر  
 سنائی یہ محو میں ہو گیا  
 مطابق ہی توریت کی سب کلام  
 جو سب راہب یرتھی رتبہ دان  
 ہوا بادشاہ جس دشمن  
 بقیہ و غضب و رہ طیش تمام  
 اگر کوہ پانی طلا لاؤ گی

خدائی خود او کی بنائی روح  
 کہ بالکل نمایان تھا خالق کا کام  
 کہا ہی وہ بیشک سول خدا  
 بتی ہی بتی ہی بتی ہی بتی  
 کتابو نین لکھی جو ہی سب  
 یہ بی شبہ ہی سب کلام خدا  
 محمد کا لکھا ہی پہلی سی نام  
 وہ تصدیق شہ پر تھی طب اللسان  
 چڑھی تا فلک اسکی چین چین  
 ہوا کافرون سی وہ یون ہکلام  
 ویا گوہری بہا لاؤ گی

نہ انشا ہوئی اور نہ اظہار ہوا

نجاتی فی شکر و یا یہ جواب

ہو گیا ہوئی جعفر بن ربیع

ہو امعجزہ صاف او سدم عیان

ہوئی تھی یہ محو سخن خاص و عام

کلی و اشرفی کا جواب مقام

عرب راہب و یررونی لگی

کہا سنی جعفری انجوش نہاد

دیا او نکو جعفر بن یسا جواب

کہ عیسیٰ ہی تھی روح حق بنی

ہوئی بطن مریم سہ آشکار

کہین کیا عداوتی کیا کیا ہوا

کلام خدا ہی پڑ ہو کچھ شتاب

پڑ ہا سامنی سورہ کاف و ہا

فصاحت سی حیران تھی سخن بیان

کہ گو یاد لو نہیں تھا لطف کلام

نجاتی فی رو کر لیا حق کا نام

سما پر فلک سیررونی لگی

کہ عیسیٰ کی حق میں ہی کیا اعتقاد

بنایا سخن رشک قند و گلاب

پیمبر ہی تھی اور خیر البشر

رسول خدا تاج فرق دیار

کر و یاد حق بی ہوا و ہوس

تمہارا زہن کہیں پاؤنگا

جو دیکھی تمہیں گنج نگہ سی اگر

سنا حکم جب اہل اسلام نے

ہوا پادشاہ حبش شاہ شام

سب اپنی عبادت سر امین گئے

منافق ہی ناچار و محروم و تنگ

وہ نجات سر امین گئی شرمسار

سیکا نہیں تمہیں اب دست پر

سزا خوب او سکومین دلو اونگا

وہ دیدہ نکالوں میں بخطر

تو مجھرا کیا جہک کی خدام نے

مسرت بڑی حرمی تھی زیاد

منافق مکانِ بلا میں گئے

اور اتنا ندامت سی چہرہ نکار

شکستہ دل و شرمگین سو گوار

کوشش کرنا حضرت خیر البشر کا دعوت میں اور بیان ایذا و دشمنی

اہلِ نخوت کی نسبت سید عالم اشرفِ اولاد آدم علیہ السلام

پلا سا قیام شیریں مجھے

اگر تلخی غم نہ غمگین مجھے

نہ انکا سر مو بہی پاؤں گئے تم  
 عبت مکرسی مہکود ہو کہا دیا  
 کہلا مومنون پر جو با طرب  
 وہ راندی گئی اکیسی مثل سگ  
 مخاطب ہوا بادشاہ اور کہا  
 بستم کنان اور حمیت کچھ ساتھ  
 کہا ای جوانان صافی نہاد  
 زہی نخت طالع مری خوش نصیب  
 رہ راست پر تم ہو کفار گم  
 مریبان ہو میر ہمان ہو  
 پسندائی اسجا تمہیں جو مقام

مگر قید خانہ میں جاؤں گئے تم  
 نہیں اپنی اثبات جرم و خطا  
 وہ شرک لرزنی لگی ڈر کی  
 خدا جانی کسجا ہوئی پیر الگ  
 خوشا تم خوشا دین صل علی  
 بصدق و صفا اور مروا کی ساتھ  
 خدا و جہان میں رکھی تلو شاہ  
 محمد خدا کی ہیں بیشک حبیب  
 خوشا وہ زمین حبیب چلتی ہو تم  
 رہو گر بھان اچھا سامان ہو  
 بصدق عیش او سپر کرو تم قیام

<p>مکراتی تھی جب کہ ایام حج          اور آپس میں ہوتی تھی پیغام          رسول خدا کا یہی تھا کلام          بتوں پر کرو لعن اک ہی خدا          کہ مجنون ہوا اور ساحر ہوا تم</p>	<p>مکراتی تھی جب کہ ایام حج          جو بہر جاتا تھا اوفسی بیت الحرام          کہ باز آؤ اب بھی نہیں کچھ گیا          جواب اونکو دیتی تھی شاعر ہوا تم</p>
<p>حضرت سید الشہداء حمزہ عظم رسول خدا کی ایک بی بی تھیں          رسول خدا اشرف الانبیاء          قرین کعبہ کی پڑھ رہی تھی نماز          وہاں وہ بھی وارو ہوا اول ملعون          شقاوتی وہ بندہ حرص و اتر          خمیر شقاوت گلِ نخس میں          غم خاری گل ہو پڑ مردہ یہاں</p>	<p>روایت ہی اک روز شاہ ہند          شہ دین پی طاعت بی نیاز          ابو جہل ملعون تھا عظم رسول          زبان یادہ گوئی یہ کر کی وارز          جو کینہ بہر تھا اول نخس میں          یہ سوچا کہ بھر مٹی ہو عیان</p>



سرموج کو تر رہی دل اسیر

لب غنچہ دل کہلا باغبان

اری ساقی مہرتن دی وہ آب

و کہایا ہی کیا لطف تار سچ

لکھایا ہی یہ احوال خیر البشر

او ہر روز جاری تھی احکام <sup>دن</sup>

نہ غافل تھی شہ پند و ارشاد ہی

جو پڑمتی تھی آیات قہر و عذاب

جو نازل وہ آیات ہونی لگی

جہان تک چلی اونکی دست و زبان

اونہیں سم و یاس اور نہ امید تھی

مُخ حور میں جان مائل اسیر

نظر آئی رومی بہا بہ بین

زلال مصفا ہو جب کما شراب

مزا بزم می مین دیا سچ

روانہ ہوئی جب صحابہ اوڑھ

بیان کرتی تھی طرز دین مبین

مگر تنگ تھی کسب کیا دی

تو ہوتی تھی دل مشرکوں کی کباب

یہ بی موت جان اپنی کہن لگی

نہ باز آئی وہ مشرک بد گمان

انہیں حشکی ادا دو مایید تھی

تو غیر تسی خون آگیا جو شمن  
نبی کی طرف اشجج خوشخصال

کہا جان عسّم اب غمگین ہو  
کہ ہر جائینگی دشمن خستہ جان  
سزا و ننگا میں دشمنوں کو ضرور

کہا شاہ فی حمزہ نیک سی

کہا ای چاکوئی یاور نہیں

مدد کون سختی میں میری کی سی

حد تھا حد تھا حد تھا <sup>بجا</sup>

سنا جب یہ حمزہ فی طرز مقابل

ہوئی آتش غمسی وہ سرخ رو

گل رنگ مر جا گیا جو شمن

ہو اتیزرو حمزہ نیک فال

تمہاری عدو و نہ پھرین ہو

تمہارا چچا آن پہنچا بیان

تمہاری لئی اور تمہاری حضو

ابو جہل فی جو کہ صدی دئی

مرا باپ دادا براور نہیں

سوائی خدا کون حامی ہی

ابو جہل نے مجھ پہ جو جو کیا

ہوا اونکا غصی نہی نہی لال

بہت سی سی اس طرح کی گفتگو

بریدہ دہن میں زبان اوسکی ہو

حسد تھا حسد تھا حسد تھا حسد

پیمبرنی دیکھا یہ انداز و حال

نہ اوسکو ویا شاہ فی کچھ جواب

کسی گوشمین شاہ گردون مقام

اسی فکری شاہ فی لی نیاہ

وہاں دیکھتی تھی بصد کرب و طیش

بچا اک محمد کی تھی حمزہ نام

گئی تھی وہ صحرائین بہر شکار

ستم ہائی بو جہل باخستہ جان

سنا بپو جہل کا ماجرا

ہلاکت میں تاحشر جان اوسکی ہو

وہ دشنام دینی لگانی خرو

دل خسرو دین میں آیا ملال

حرم میں گئی رہ سب کامیاب

امان گیر کعبہ ہوئی خوشنام

کری تانہ وہ خانہ دین تباہ

پریر و حسین اک کینر ویش

بہت نیک سیرت بڑی شکار

پہری جسک پڑی حمزہ نامدار

کینرک فی اونس کی سب بہ

وہ صبر و تحمل شہ پاک کا

جو دشمن کی سر پر روانہ ہوئی  
 بقصدِ عوضِ حمزہ پاک <sup>دون</sup>  
 بہانِ جمع تھی وہ عداوتِ شعاً  
 و شتر لعین ایک دل تھی با <sup>ن</sup>  
 سی لوگ کہتی ہیں بیتِ احرام  
 بہ سر و گلستانِ روانہ ہوئے  
 پکاری کہ میں بھی مسلمان ہوا  
 سنا جب یہ حمزہ کا سببی کلام  
 مسلمان جو شیرِ زیبا ہو گئی  
 حرارتِ غم کی ہوئی روسیاء  
 کہا حمزہ فی یون ابو جہل سی

عدو تیرِ عزم کا نشانہ ہوئی  
 چلی جانبِ دشمن شہرِ مگن  
 کیا راویوں فی جواؤن کا شمار  
 سب اک قول تھی و رب اک <sup>ن</sup> زیبا  
 وہاں جمع تھی اہلِ بدعت تمام  
 خرامانِ خرامانِ روانہ ہوئے  
 مری حیش امان کا سامان ہوا  
 ہوا غلغلہ بیدلی کا تمام  
 تو سب زور و زعفران ہو گئی  
 تیرِ نج سی جانِ دل تھی تباہ  
 شقی باز آ یا نہ تو جہل سی

کہ ایجانِ عم اب نہ غم کہاؤ تم  
 بتون کی قسم آج آبِ طعم  
 کہا شد فی ای عم عالی نہاؤ  
 لہو و شمنو نکا بہا یا تو کیا  
 نہ اسلام کھی گا جب تک قبول  
 نہ کوشش سی حاصل نہ غم کا مزا  
 کہا حمزہ پاک فی مرحبا  
 مسلمان وہ شیرِ بیشہ ہوا  
 مشرف باسلام جب ہو گئی  
 بہت غیظِ مین حمزہ پاک تھی  
 لرزتا تھا تن شدتِ قہری

نہ شرماؤ تم اب نہ شرماؤ تم  
 بغیر از عوض مجھ ہی سبب ام  
 مجھی ایک بات آئی اس وقت یا  
 جو تلوار تک خون آیا تو کیا  
 لہو کا بہانا ہی ہی بحصول  
 مسلمان ہو بس تم اب ای چچا  
 فدا ہو چچا تجھ ہی با وفا  
 بتون پر تیرا کیا خوب سا  
 عدو عین بیدار عین سو گئی  
 کہ چین بر چین بہرِ سفاک تھی  
 ہوا شہد آئینِ خستہ زہری



پشاسات جاسی سر سقرین	ہوا شق مثال خیار زمین
مکدر ہوا اور شخصوں کا دل	ہوئی لہری لہریں عدو و مصل
جو تھا خوف شیر شجاع و دلیر	وہ تھی سبکی سب اپنی جینی سحر
گنتی سب وہ با چہرہ ہانی سیا	اگر وہ نہیں حزن و بحال تباہ
حضور شہنشاہ عالی نسب	مشرّف ہوئی حمزہ خوش لقب
زیر خالص حکم اوسدن بٹیا	اکسوئی یہ دین محمد چڑیا

کیفیت اسلام عمر ابن الخطاب علیہ اللعن والعذاب

نہ محمود کی ہو مقابل آواز	نہ کنجشک بی پر ہو ہزار باز
نہ شہنائی عیش و طرب ہو بیل	نہ بد کی برابر خجستہ عمل
نہ میمون بیدم ہو رومی اسد	نہ خنزیر بد کو اسد پر حسد
نہ فیل گران جسم کو رشک بز	نہ بڑسی نمایان پلنگو نکا جگر

سید قلب بدو لعین شوم نخت

تو بیا گا اہل تیری چچی پری

عجب حوصلہ تو فی پیدا کیا

رسول خدا کو سمجھتا ہی کیا

برزشتی بخواری لیا اونکا نام

کئی یہ زبان تیری ایر و سیاہ

یقین تھا وہ ملعون و تاجواب

اگر حمزہ پاک و سفاک

اوسی بات کر نیکی مہلت نہ دے

اکمان ایک ست مبارکین

ابو جہل کی سر پہ ماری کمان

لیم و شقی بدگمان بوم نخت

وہ تجھ پر پگی جو ہو گی کڑی

شقا و شکا آئین ہو ید اکیا

دل رہنما کو سمجھتا ہی کیا

نجاست بہری کر چکا تو کلام

تو نکا تو ہی ایک ہی خیر خواہ

وہ کچھ بولتا بھیسابی حجاب

ولا و رہا ورنی بیباک

وہ راجا سی ملنی کی طاقت نہ دے

اوٹھائی وہ حمزہ فی بہر شقی

سر مد کی ٹکڑی اری الامان

نہو ہر سی طوبی کا آئی مزا	نہو ہر مین شہد کا ذائقا
نہ شارک مین ٹیکل کی آواز ہو	نہ کشاف سی ہمزبان راز ہو
نہ فرعون اُمت سی موسیٰ خوش	نہ اوسکی محبت سی موسیٰ خوش
نہ پیدا سر زراغ سی باغ ہو	نہ بی عشق لطف رُخ داغ ہو
یہہ لکھتا ہی اب راوی خوش	جو ہوئی لگا دین احمد عیان
ابو جہل ملعون نی کے ندا	کرمی قتل احمد کو جو بی خطا
سرپاک احمد جو لائی کوئی	فلک گرز مین پر گرائی کوئی
لدی اونٹ کیڑونکی وین	ہو دیبائی مصری ہی خبر نشا
شترودہ دو گویاں بچشم سیا	پری صورت و سرخ موتیرا
کئی مہن اوسی بخشہ دن سہم	جولائی سرپاک خیر البشر
عمر ابن خطاب نی یہہ سنا	طمع سی سر پر ریا کو دہنا

نه سگ کوئخ شیر نرسی اثر

نه باز و نکو هو بلبون سی نیان

نه مهتاب کور وئی خورسی گزند

نه پروین کور وئی زحل سی اثر

نه سنبله سی جان بُرج حوت

محب سی نهو دشمنی آشکا

نه مینائی مینوش سی هو خرو

نهو گرگ سی شیر ز آشکا

نه یوسف سی هوئی ز لیلخا عزیز

نه زراع سیه سی هما هو عیان

نه رنگی سی هرگز صباحت ملی

نه محتاج آینه جسم مستر

نه طنبور کو چنگ و قانون سی ساز

نه کافی رُخ کهکشان کی کند

زحل کور وئی پروین سی خوف و خطر

عطار و سی پای شریانه قوت

نه دشمن سی موشکل لطف و بها

نه حاسد سی جهت جانی بغض

نهو بطن و باه سی تخم مار

نه نیکی بتائی بدی کی تمیز

نه کنج شک سی طوطی خوش بیان

نه اید اسی کچه لطف راحت

کیا اوسنی حکم محسوس قبول

عمر اس سخن سی غضب میں ہوا

ہوا لال آشفستہ رو ہو گیا

وہ ہمیشہ کی گہر چلا طیش میں

درخانہ پر جب وہ ساکن ہوا

سنا اوسنی دروازی پر ناگہان

بصد رغبت و بازبانِ صلح

بہن اور بہنوی سن تی پہی چپ

زن و شو جو لیتی تھی نام مجید

عمرنی جو غصی سی می اک صد

غضب سی آیا عمر گہر میں جب

دروین و قصر زبرد قبول

دلِ نحس رنج و تعب میں ہوا

وہ بد خو تو تھا شد خو ہو گیا

گرا آگی پھر در عیش میں

الم سنگی ہو میں شب و دن ہوا

کہ پڑتا ہی قرآن کوئی جوان

بصد شوقِ دل وہ کلامِ فصیح

سرِ عینِ ادب و دین بہنٹی پہی چپ

یہ سناتا تھا باہر کلامِ مجید

تو خواہی دروازی کو و آ

تو لپٹا وہ بہنوی سی بی ادب



طمع کی جو رگ آگنی جوش میں

ابو جہل سی بد سیر فی کہا

کہ وعدہ سی ہرگز نہ ہو گناہ میں

سر پاک احمد اگر لاؤں گا

کیا اوس لعین فی یہ وعدہ قبول

ہو جب یہ مژدہ عمر عیان

سہراہ اوسکو ملا ایہ شخص

وہ بولا تبھی علم ہی می عمر

یہ بولا کہ کیا ہی مگر خیر ہی

کہا اوسنی پہوٹی ہی تقدیر ہی

جوشوہر تھا اوسکا مسلمان ہوا

عقل آئی پہر جان پہوش میں

قسم کہا کی تو قول دی بر ملا

کیا ہی جویمان وہی دو گناہ میں

تو سب حسب وعدہ وہ بہر پلا

قسم کہا فی ہوگا تبھی سب حصول

چلا خانہ پاک کو بد گمان

عمر سی ملاقی ہوا ایک شخص

بہت اپنی گہری ہی تو بخیر

کوئی شر ہوا یا کوئی بر ہی

مسلمان ہوئی تیری ہمشیر ہی

منا ہی وہ اہل ایمان ہوا

پچھاڑا دبا یا گلزار وری  
یقین تھا کہ تنسی اوڑی مرغ  
بہن او بھگہ سنی چلی ستنی  
کہا ای عمر تیرا مطلب ہی کیا  
تجھی قتل کرنا جو منظور ہی  
ولاکن یہ ممکن نہیں ای عمر  
عمرنی جو دیکھا دل مستقیم  
کہا تونی احمدین دیکھا ہی کیا  
عبث بتلا دین پر ہو گئی  
بہن نی دیا یہ جواب ای عمر  
وہاں آتی ہیں جبرئیل خدا

رگوں کو بخوبی ملا زور سی  
یہ ایک بدنسی اوڑی مرغ  
قریب عمر وہ گئی پیٹتے  
عبث مارتا ہی بتا اب ہی کیا  
یہ مضر و ب حاضر ہی کو رہے  
پہرین بن احمد سی ہم بال ہر  
ہواری بحسی حال سن کر سقیم  
جو تو سن ہی تھی کلام خدا  
تو اب سو گئی سو گئی گئے  
عبث دین احمد سی ہی خبر  
ظہور نبی ہی دلیل خدا

نہ غل سی ڈرا اور نہ کچھ شور سی  
 نفس اسکا تنگی جو کرنی لگا  
 لڑائی پہ وہ ہی ہوا استعداد  
 لکدشت چلنی لگی زور سی  
 عمر ہی ز بس تھا جوان شہت  
 بڑی دیر تک لات ٹکی رہی  
 چھلا پست تن کا تو مجروح گال  
 ہر اک جاسی پٹ پٹ گیا تن  
 کبھی سالہ بہنوئی پر اور وہ زیر  
 عمر اسکی نسبت قوی تھا زیا  
 ہوا سالہ سینی پہ آخر سوار

وہ بایا گلا اسکا بسن وری  
 توبی موت بہنوئی مرنی لگا  
 جوارح بدن کو کیا استعداد  
 عیان ضرب وز دہی ہر اک پور سی  
 تو چہل چہل گئی دونو کی روپوشیت  
 عداوت بڑھی لپٹاؤ کی سی  
 بچی بال ڈاڑھی کی سر لال  
 بنی جامی دونو کی شکل کفن  
 کبھی سالہ نیچی وہ اوپر دیہ  
 کہ تھنگ ول اور شقی تھا زیا  
 خٹا کرتا تھا اسکا دم بار بار

قسم کہاندی اوسکو ایذا اگر

عمرنی قسم کہانی اور یہ کہا

تو اک شخص آیا بنامِ حباب

پڑا اوس نی اگر کلامِ خدا

عمر مطلع تہانہ انجام سی

بہن اور بہنوئی اور وہ حباب

وہ پہنچا جو دولہ سرا کی قرین

تو دیکھانہ یار اور نہ فرزند

صدا دی پکارا عرا و حباب

نظر کی کسینی پس پشت در

نبی سہی کی عرض می با صفا

بلالوں اوسی امی سگ نامور

نہ بولونگا اوستی بہلاری بہلا

وہ تہا اہل سلام عالیجناب

اثر اوسکا دل پر عمر کی ہوا

مُشرف ہوا دین اسلام سی

چلا لکی پیش رسالتاب

معہ خواہر و شوہر خواہر حنین

درخانہ احمدی بند ہی

ہم آئی جناب رسالتاب

عمر خود مسلح پہ آیا نظر

مسلح مکمل عمر ہی کہ شد

سنا ایسا کسنی کلام فصیح  
 بشری یہ تصنیف کتب کی  
 شامنی دلکو یقین ہو گیا  
 عمرنی کہا ہاں تجھی یاد ہی  
 کلام خدا سکا اوستا و تھا  
 زبان خدا سی یہ حیران ہوا  
 حرارت سی اوسکا ہوا گرم دل  
 بہن سی عمرنی کہا ای بوا  
 کہا اوسنی اتنا ہی بس یاد ہی  
 ہمارا جو استاد آزاد ہی  
 وہ روپوش ڈری ہوا اپنی

لطیف و عجیب و غریب و طبع  
 یہ شاعر سی تالیف کتب کی  
 جو سواس اور شبہ تھا کہو گیا  
 پڑہا اوسکو سنون کیا وہ ارشاد ہی  
 پڑا جو کچھ اوس ماہ کو یاد تھا  
 عمر سخت و لمین پشیمان ہوا  
 کلام خدا سی بنا نرم دل  
 سنا تو مجھی اور بہر خدا  
 یہ ادا ادا ادا ادا ہی  
 وہ سرو چمن شک شمشاد ہی  
 چمن مین تھی وہ تہا رخ باغبان



اوسیدنی دین محبت در با	بس اوس و زسی زور احمد
یه کیرض سنی نبی سنی	هوئی خوش عاشر سی سب اصحا
حرم دین نجا ز جماعت کبرین	یه دل چاہتا ہی عبادت کبرین
اجازت ہی دی راهبرنی	دیا حکم خیر البشرنی او

تشریف بجانا سید عالم کا اشکار اطاعت خد اکو واسطی ست کرام ملین بیدینا  
کامرون کا

کدہر ہی تو ای گریہ با وضو	کدہر ہی تو ای خندہ رو
کدہر ہی تو ای گز و دماہتا	کدہر ہی تو ای غیرت آفتاب
کدہر ہی تو ای قمری خوش سخن	کدہر ہی تو ای سرو ناز کبد
کدہر ہی جمال شہر خاوری	کدہر ہی مہ برج نام آوری
کدہر ہی یخ مہر روشن جمال	کدہر ہی مہ آسمان کمال
کدہر ہی سر مہر گردون کلاہ	کدہر ہی یخ مہ چین شک مامہ

تفکر میں صاحب اس سی ہوئے

تہمتن جبری و فادیر

یہ فرمان او نہون فی دیا

جو بد خواہ یہ ہو سزا اسکو

بصدق دل آیا ہی گر حبا

و غاہی اگر جسم ناپاک مین

کرونگا خدا سر ہی تلوار سی

کہ ناگہ در پاک سرور گہلا

عمر دست بستہ ہوا خدراوہ

بیان کر چکا جب شنائی رسول

بغل گیر اوس سی سی شاہ دین

اہل دین احباب اس سی ہوئے

جو حمزہ تہی پیش نبی مثل شیر

در پاک گہو لو نہو مصیبت

اگر خیر خواہ مین ہی چپ رہو

جو ہو وہ نبی کی سپر مر حبا

ملاؤنگا اوسکو ابھی خاک مین

جلاؤنگا برق شرر بار سی

رخ چرخ مہر انور کہلا

لگا کہنی تلمو مبارک ہوشا

کہا ایک ہی ہی خدائی رسول

بوقع بیہا یا بجائی مسترین

روان اور اصحاب گرد و پود

بہی دوش بادوش پروانہ وار

جو پہلو پہ پہلو روانہ ہوئی

نمایان ہوا جبکہ بیت احرام

یہ دیکھی لعینوں نے شان شکوہ

حرم کا جو رتبہ کیا عرش تنک

یہ شوکت رسول خدا کی ہوئی

ہوا بغض سی سب و لوگوں کو ملا

بڑا اونہیں سی اک یہ پیشِ عمر

او وہر ملگیا جاکی امی بدنہا

ار اوہ کیا کیا اری بد نصیب

وہ ہشیار و چالاک کار خوش

رخ دل سی وس شمع دین پر <sup>نشار</sup>

فرخاک شاہِ یگانہ ہوئی

مقاصد دل سب برائی تمام

ملا پانسی صبر کا اونکی کوہ

عدو دیکھ کر رہ گئی سب بھک

کہ بربادی اہلِ جنا کی ہوئی

وہ آپس میں کرنی لگی قیل و قائل

کہا تجھ پہ لعنت ہی امی بخیر

اری سرکشی اپنی رکھنا تو

رقیب نبی و شمنوں کا حبیب

کہلی حال کچھ رتبہ شاہ کا

بفضل خدا و بتائید رب

بشان و شکوہ وہ لطف خدا

ملک پیش و پس اونچا پائی

پر و نکو ملک سر پر کہولی ہوئی

فرشتی چپ و راست ہمراہ شاہ

ملائک جوہن مہتمم ہو گئے

فرشتی جو کہتی تھی ہیشا رباش

قرین نبی حمسہ نامدا

وصتی نبی شہسوار و دلیر

عمر ابن خطاب پیش علی

موقع نبی شکل فیجاہ کا

چلی کعبہ کو شاہ عالی نسب

سرمایک پر سایہ جبریل کا

سرشہ پہ جبریل سایہ کنی

چپ و راست گند و نکو علی ہوئے

ستار و نکی ہمراہ نبی شکل ماہ

دل اہل دین سیلم و بگوئی

دل اہل کین ہوئی پاش پاش

اوراگی روان شاہ و لدلسوا

علی ولی ابن عم مثل شیر

حائل کنی تیغ کین سنجے

غضینا ک شیر و زندہ کی شکل

بغضہ رکھا ہاتھ شمشیر

غضب سی بہ سہمی ل مشرکا

نہ باقی رہا جب کسی کا نشان

وہ سب مٹھی تھی مسجد پاک میں

صد احب ہوئی شہ کی تکبیر سی

جہکی بہر سجدہ زمین پر وہ ت

غار جماعت ادا ہو گئی

محمد پری خانہ پاک میں

بنی مثل نرود و دہر و سیاہ

وہ سو زندہ تھی شمع سان بغض

تہمتن جرمی لیت زندہ کی شکل

کمانکی نظر جا پڑی تیر پر

پریشان ہوئی مثل گرد و ا

ہوئی داخل کعبہ دین جوان

تہا خوف کچھ جان میاں میں

زمین پر گری تبت ہی تقدیر

ہوئی خاک خوردہ وہین پر وہ ت

صحابہ شہی کل و فا ہو گئی

لعین جا چھپی منزل خاک میں

کیا آتش غمنی او نکو تباہ

سلگتی تھی سب ہر زمان بغض



پڑین بچہ پسر بتا کیا کیا

مئی کینہ خواہی گیا تہا کھر

بتونکی محبت سی تہا سرفراز

عمرنی کہا اب مسلمان ہون

اگر اور ارادی سی تم آؤ گے

تصویر جو وہی کوئی لائیگا

جو دیکھا یہ کفار فی ماجرا

ادھر تہا سہونکو جماعت کا قصد

دل اہل کین مستعد جنگ

کہا اہل اسلام فی سخت

نہ باز آئی اسپر ہی جب بت پرست

اری سنگدل تونی رسوا کیا

رخ بوم ہو کر کھپا نامو

مگر تو شرارت سی آیانہ باز

خدا کی قسم اہل ایمان ہون

سزا پاؤ گی سب سزا پاؤ گے

سراپنا نہ ہر جسم پر پائی گا

ہوا تنگ ہر ایک کا حوصلہ

رکوع و سجود و عبادت کا قصد

رگڑتا تہا خنجر کوئی سنگ پر

کیا اہل شرکوزبان ہی درست

مسلمانوں نی یہ کیا بندوبست

جولی لیوین احمد سی ہم انتقام  
 فقط آپکی پاس واداب سی  
 عمل میں مکافات آئی نہیں  
 نہیں تین باتیں ہیں وہ مانی  
 یہ ہی عرض اول شکایت ہو  
 یہ عرض دویم ہی نہ سنتی اگر  
 جو یہ دو نوعین پذیرا ہوں  
 لڑائی بلا خوف ہم آپسی  
 ہمیں آپسی جنگ منظوری  
 اگر آپ میں طاقت جنگ ہی  
 پیاب نہ جائیگا خون جگر

تو پھر آپسی کچھ نہ کہیں گی کام  
 لحاظ و مروت سی اور واداب سی  
 بُری عقل میں بات آئی نہیں  
 تو پھر سکو محکوم ہی جانتی  
 کیسے بیان ہمہ بدعت ہو  
 محمد کو دید بھی جائی شر  
 تو ہم چاہتی ہیں کہ رسوا ہوں  
 ندیکہیں گی اب یہ ستم پس  
 کہان صلح کا لفظ مذکور ہی  
 بلا شک یہاں ہی یہ آئنگی  
 گلی اپنی کٹواؤنگی بی خطر

جو یہ تقویت دیکھی اس دشمن

رہا کچھ دنوں اور چند ہی طوف

کیا شور کہ اور باغضب <sup>سے</sup> آئے

کبھی کہتی تھی کیا غضب ہو گیا

نبی فی ہمن سب میں سو کیا

محمد کی نزدیکی محبوب ہیں

اودہر سی ہی سب بدعتوں کا <sup>روح</sup> کالج

بس اس زندگی میں تو مر جائیں ہم

بقدر ذکر کی اک غور و فکر

قرین ابی طالب نامور

کہا اب محمد کو وید الہی

تو مستی ہوئی اونکی آئین میں

کبھی خلوت میں اور کبھی جلی او

کہا بیشک گاہ سب اوشہ گنتی

و وبال لال و تعب ہو گیا

کہا شک بتائیں کیا کیا کیا

وہ غالب ہوئی ہم تو مغلوب ہیں

بتو کا ہوا دیکھا کیا حال آج

کہا ہاگ جائیں ہر جائیں ہم

چلی تا کرین ان جفاؤں کا ذکر

ہوئی جمع وہ سب کی سب آنکر

کئی بار مثالاً اب مثالیں

جدا ہوا کرتی میرا یہ سر

میری ساتھ فضل الہی رہی

وہ حافظ ہی ناصر اور یار

میری پاس عوان انصار ہیں

کریں وہ اگر میری میرا جدا

نہ پیر و نگاہ حکم اللہ سے

اگر ہو سکی آپسی بند و بست

ہمیں حکم حق میں اطاعت کرو

ابو طالب نامور فی سنا

طبیعت میری تونی کیا شاوی

شگفتہ ہوا حشا طر نامور

مجھی کچھ نہیں ڈرہ خوف و خطر

نصیبِ عدو و سیاہی رہی

خدا میرا ہر دم مددگار رہی

شجاع و جری با وفا رہیں

اگر ہو گی تعمیل حکم خدا

ہشتمین کی قدم اب اس راہی

کریں یا وہ گوئی نہ یہ بہت پرست

جو پوشیدہ سب سے عبادت کرو

بہت خوش ہوئی اور کہا مر جبا

و حاکم احمد پذیر شاوی

محمد کی دلی ہوئی وہ سپر

یہ کہہ رو ہاں سی وہ رخصت ہوئے

ابطال نامورنی وہیں

کہا جان عم اب حفاظت کرو

حقیقت سی سب مطلع کرو یا

کہ ہر سب کے قتل مستعد

تراکی بال فعل صورت نہیں

مناسب ہی موقوف و عوت

مہیا ہون احوان انصار جب

تو پر جنگ میں کچھ نہ تاویل ہو

کہا سرور پاک فی ای چچا

انتہا حکم افشا عباد تکا جب

بچشم خرد حقیقت ہوئے

بلا یا محمد کو اپنی مترین

تقیہ کرو جب عبادت کرو

نصیحت سی ہی گوش دل ہو یا

او نہیں ہو گئی ہی بہت ہسی ضد

کسی سی امید حمایت نہیں

بتوں کی نہ تم اب شکایت کرو

مسلم مکمل ملین یا ر جب

نہ سستی نہ نرمی نہ کچھ دہیل ہو

مجھی حکم افشا ہی اس راز کا

بجلا یا اخا وہ سب حکم رب

۲  
دو کی صورت



کہا سبھی آپس میں ہوا کہ زبان

نہ قاصر میں ہم آپ کی حکم سی

نثار محمد کرین کی یہ سر

مخالف کی کثرت اور دہریہ

مگر اسکی تدبیر ہی اب ضرور

ابو طالب نامور فی کہا

بہت خوش ہوئی فکر احباب

کہا قبضی میں اک ہماری کونہ

عجب کونہ ہی وہ نہایت فصیح

حصات متانت میں ہی بی نظر

فقط ایک زن ہی اور سکون

نہ دیکھی ہم اور کونہ میں بدگمان

نہ باہر قدم آپ کی حکم سی

تن و جان و دل میں سب کچھ

اور ہر خیر اور مسرت شریہ

کرینگی نہ ہم اس میں ہرگز قصور

کہ صد آفرین مرحبا مہربا

وہ راضی ہوئی اور کئی آداب

حقیقت میں وہ کونہ ہی پر شکوہ

بڑا غاری اور سکی اندر وسیع

ہی سوراخ ہی اور میں بدبیر

جہان پر کاواسن ہی اور سکون

<p>             کہا مجھ کو اسمین نہیں کچھ دینے              اشاریسی اونکی ہوی جمع سب              قبیلی ہی اونکی ہوی ایک جا              بڑی فخری اور عزت کی ساتھ              بٹھایا اونہیں اور کہولی زبان              کیا اونسی ارشاد ای ہمدو              وہ آمادہ جنگ بالکل ہیں سب              ہوا اونکا دوا مر پر اب قرار              صلاح قبائل اب اسمین ہی کیا              محمد تو مجھ کو بدل ہیں عزیز              ہستی کیو کیو نکر حوالی کروں           </p>	<p>             رکھو گا گلوئی عدو زیر تیغ              نبی ہاشم اور وہ نبی مطلب              نبی تہی عجب محفل عیش زار              محبت مودت مرو تکی ساتھ              عیان سب کئی راز ہائی نہاں              خصوصیت محمدی ہی خلق کو              چراغ قرابت ہی بگل ہیں سب              محمد کو دویا کرو کارزار              بھی کرنا کیا چاہی بر ملا              گراہل کین ہیں بہت بدتمیز              میں اس غمسی کیو نکر نہ مالی کروا           </p>
---	--

یہی مشورہ سب نے باہم کیا  
 جہل کو رخِ طور و ایمن کیا  
 مسلح مکمل بھلا و جوان  
 پیغمبر کی سب سے اعانت ہوئی  
 حفاظت میں نوبت بہ نوبت رہے  
 زہتی تھی اک جا رسولِ خدا  
 یہہ اس واسطی سامع خوشِ اصول  
 عدو جان جائین نہ مسکن کہین  
 نہ جائی محمد کہین پائین وہ  
 سنا جبکہ گفتارنی انتظام  
 ہی ہم سب کا یہ مشورہ لا کلام

سب سباب او سجا فراہم کیا  
 نہ آنی کوئی خوب قدغن کیا  
 بنی کو ہر پیکر ہوئی پہلوان  
 رسولِ خدا کی حفاظت ہوئی  
 وہ ہشیار سب باشجاعت رہے  
 تہرتی تھی دو پہر سی سوا  
 رہی اونسے چکر خدا کا رسول  
 بکھینچین او دہریہ آہن کہین  
 اگر آئین محسوسم پہر جائین وہ  
 تو آپس میں کرنی لگی یہ کلام  
 کہ ترک اب انسی رسم سلام

بس اوس کوہ کی ایک ہی راہی

مناسب ہی احمد وین پرین

پنچ جائیگی جبکہ نوبت جنگ

کہ تاجنگ بس ایک جانب ہی

ٹرائی بس اک سمت کی خوب

پسند آگیا یہ سخن بولی واہ

مگر بولہب شدت کفر سی

ایطالب نامور فی کہا

نہ کچھ دیر جواب کرو اہتمام

وہ واقف نہوں کوہ کی رازی

کیا آخرش سب فی یہ اہتمام

ہیں چھوٹی اچھی بڑی راہی

معاند جوین سب ہاہرین

کریگی وہ رہ بند ہم سید رنگ

مناسب ہی ہی ہی تم کرو

وہاں ایک جانب خوش اسلوب

ہزار آفرین کیا نکالی ہی راہ

نہ آیا نہ پہنچا قرین شاہ کی

سرا انجام جلدی ہو اس امر کا

منافق نہ سمجھیں ہمارا یہ کام

وہ آگہ نہوں اوسکی انداز سی

ہنیا کیا غلہ اوس میں تمام

نرالی نکالی ستم اور کچھ

جو کچھ بچتا تھا کوئی اہل دین

کبھی قیمت خرید کر دے چند

صعوبت یہ جب اہل دین پر ہوئے

فقیر و غنی ایک سان ہو گئی

زیادہ ہوئی حدی از احب

کیا رحم پھر بعض گفتارنی

مناسب نہیں ظلم اب اس قدر

بس اب نقص عہد ستم ہی ضرور

چلو عہد نامہ کرین چاک چاک

ابو جہل فی جب سنائیہ کلام

نظر آگئے طور بی طور کچھ

اوی چین لیتی تھی ملکر لعین

رخ غلہ کرتی تھی ہر اک پہ بند

نہ غلہ ملا اور نہ جنس اونکو دے

جو بھوکے ہوئی نیم جان ہو گئی

فزون ہو گئی ظلم اشرا جب

کیا مشورہ قوم عیسائی

محمدی اتنی نہو بی خبر

بہت کر چکی ہم جہانین غرور

بڑی رنج میں ہی شہنشاہ پاک

حمایت کا احمد کی آیا جو نام



نہ خالی ہوں و شناسی و نکی نام

ترازو اوٹھائی نہ پلہ کوئی

نہ بیچی کوئی شئی محمد کی ہاتھ

نہ اصحاب کی مود و اک و را

اسی بات پر ہو گئی کار بند

ہوئی جب بہت اپنی آپس میں

قسم کہا کی سبھی کیا ایک عہد

لکھا عہد نامہ پہراوس باتکا

کہ اصحاب احمد کوزک دیکھی

جو مہراوس پہ چالیس کی ہوئے

اوسی جا کی کعبی میں لٹکا دیا

بغیر از عداوت نہو کچھ کلام

نہ بیچی وہاں جا کی غلہ کوئی

نہ آئی کوئی چیز احمد کی ہاتھ

کہ تانگ اونکا ہو سب صلا

پڑی پرتی تھی سب ہتھیار

تو چالیس کا فرہوئی مشفق

کیا سم ہی نفس خود روی شہد

سیاہی پہ جسکی گمان راتکا

جو بیہودگی ہو وہ سب کھین

گو اسی ہی دس بیس کی ہوئے

اور اصحاب احمد کو لٹکا دیا

چلو عہد نامی کو اب کریں  
 کلامِ محنت نہین ہی روح  
 اگر چہ وہ ہوئی محنت کو دون  
 کلامِ نبی راست ہوئی اگر  
 بڑی ہمد گر خوب سا اتفاق  
 سہون فی بدل کر لیا یہ قبول  
 جو شرفِ حسی وہ کاغذ کہلا  
 ہوئی محویہ و یکہ کر ماجرا  
 ہوا شاد و خرم و لیکن زہر  
 مگر اک ابو جہل و جاہل  
 وہ ثابت قدم تھی بدلی طرف

اگر راست ہو تھی ہر کیا کریں  
 نہ جو ٹونکا ہو گا وہاں فروغ  
 جو یہ سچ ہوئی تو احمد کو دون  
 عداوتی باز آوازی اہل شر  
 کرو ترک آپس کا شر و نفاق  
 جو سمجھایا تفصیل سی با اصول  
 سوا نام حق کی نہ کچھ اودھتا  
 سر و نگو خبالت سی نیچا  
 معاند سی کر نیل گا دل میں سر  
 کئی بخر و اور عن اقل  
 نہ آتی تھی ہر گز نبی کی طرف

<p> بشایاد بسی رهی بند لب  فقیری سی بیم هو کی اب سقار  بیت فاندو هی ملائع  کرنکی کبی پیر نه سم انسی جنگ  تکلم کنان یون هوئی بهر صف  جو کرتی هو تم همسی بکین طیش  مناسب نهین سکی تذلیل هو  تمهین علم هی گل و خار  کها هی محمد سی ای شریکین  جو اقرار کا غذیه وه ثبت تھا  و واقار سب کرم خور وه هوا </p>	<p> او ہی بہر تعظیم ہر سبک سب  ولون مین بیم تجوز کی ایکبار  اگر آئی مین بھر صلح و صفا  نہی کو اگر سکو دین بید رنگ  ابو طالب نامور اس طرف  کها او نسی ای سر کشان قریش  نہین کچھ ضرور او سکی تفصیل هو  کہ واقف هو خود اپنی کردار  پیام اب بیم لائی مین روح الا  جو نامہ تھا کعبی مین لشکا و یا  فقط او مین باقی ہی نام خدا </p>
--	---

<p>             ہیں سب نامدارانِ عالی تبار              گہر و نمین پیراب اپنی آباد ہون              ہوئی اہل اسلام خوش اور کہا              خطا بخشوا کر روانہ ہوئی              محمد ہر اک سی جو مالوف تھی              اگر جاہلانِ سیہ قلب رو              جو کرتی تھی حیلہ شبہ پاک              بدیکا جو کرتا تھا دل میں گمان              کسی کی کہی شل ہوئی دست و پا              ہلاکت کی سامان ہوئی لگی              و حائی محمد نہ خالی گئی           </p>	<p>             بس اب رحم کجی کہ میں سقرار              مزایا یہ قضی نہ پیر یا د ہون              خوشامر حبا مہربا مہربا              وہ محکوم شاہ زمانہ ہوئی              بدستور دعوت میں مصروف تھی              نہ باز آتی تھی زشت روتن خو              بلا اونہ آتی تھی افلاک سی              سزا و سکو ملتی تھی فوراً وہاں              کسی کو تب آنی کوئی مرگ              نصیبوں کو اپنی وہ روئی لگے              زمین سی وہ تا چرخِ عالی گئی           </p>
--	--

غضب سی ابوطالب نامور  
 رہی اور سب دستوں فی وہاں  
 یہ ہیں یوسف ہمتوہین با وفا  
 کیا سامنی اونکی نامیکو چاک  
 امان خواہ پیش نبی ہ چلی  
 ابو جہل تو زرد و ہو گیا  
 مطیع ابو جہل شرمندہ تھی  
 رہ کوہ جسوقت پانی قریب  
 ابوطالب نامور ساتھ تھی  
 بیان سب کیا ہو جو حرف حرف  
 نئی سی ہوئی سبکی سب عذر خواہ

لگی کرنی نفرن جفا کار و پیر  
 کہا جانی دیجی یہ ہیں بد گمان  
 گنہگار ہیں ہم کرین گڑھ  
 مسلمان ہوئی شادی فرحان  
 رخ عہد تلوون تلی سبلی  
 سہ کار وہ ہو ہو ہو گیا  
 باطن مری گو وہ سب نندہ تھی  
 ہوئی او سمن داخل قریب  
 وہ سکو حضور سب نے لیکن  
 ہوا تھا جو کچھ ماجرا می شگرف  
 کہا بخش دیجی ہماری گناہ



کرین سرو پر قمریان آه آه	نمایان ہو کو کو فغان آه آه
ملی خاک میں سرو باغ ہمار	تعب میں رہی سنبھل سجدار
خزان دیدہ ہوں و شمشاد و گل	سر شمع لالہ ہوش میں گل
رہی غم سی سرو صنوبر کرخت	مصیبت ہو چھین گلشن کو سخت
جہکی غمسی سرو سہی گلبدن	خزان خشک کرتی ہی روی چمن
رہی بی شمشاد نخل باغ مرا	نہ گلزار و بلبل میں ہوا شجاد
ہو تصویر غم شیر بیشہ دلیر	دو دو دام ہوں اپنی چینی سی سیر
رہی کچھ نہ تیار ی و فرہی	بدی پہر نہ دکھلائی روز بہی
کمان کیانی کہلو نہ بنی	جو خم آئی ترکش میں دونہ بنی
نشانہ ہوا موت کا ہر جری	نہ رستم رہا نہ رخ سامری
طبیون کی آنیسی حاصل نہ تھا	ہوا مضحکہ برین وہ دل نہ تھا

وہ سب کہتی تھی رنج و آلام میں	خدا کی محمدؐ کی یہ کام میں
رحلت کرنا حضرت ابوطالبؓ کا عالم فانیسی جہاں جاودانی طر	

میں غم پلا ساقی نعرہ زن	دریدہ رہی نشہ میں پیرن
گریبان کروں تابدامان میں چاک	کروں شانہ آسادل جانیں چاک
شب تیرہ ہجرتی اس ہو	دل صبح رنجش میں وسواس ہو
زمانہ میں ہو روز روشن سیاہ	شب ماہ بھی مثل آہن سیاہ
شگفتہ ہو غنچہ دل کہیں	فزون روی حنظل سہی انگبین
اُڑائی صبا خاک گلزار میں	چہدا ہو گل سترن خار میں
خلش باغبان چین کو یہ ہو	کہی چشم زر گس کو تا عمر شو
جلی شمع پروانہ کی یاد سی	تو پروانہ ہوا و سکو بیداوی
مٹی صورت باغبان خاک میں	رہیں خوشہ چین باغلی تاک میں

چو ثابت هوا او نگو هنگام فوت

کیا سب عزیز و نگو هشتیاز

کها بسی ای نامداران صاف

مچی موت کا آچکا ہی پیام

ہمیشہ کوئی شخص رہتا نہیں

فنا سب ہیں باقی ہی ذاتِ خدا

مری بعد نیکی رہی میری یاد

نصلح سونو تم مری کانسی

یہ پہلی وصیت ہی اینخاص عالم

جو تم خادم خانہ پاک ہو

نصیحت یہ اب دوسری ہی سنو

جو آنی لگا دل کو پیغام موت

بلائی قبائل کی سردار سب

خطا جو ہوئی ہو وہ کرنا معاف

یہ ہی رسم دنیا ہوا میں تمام

رخ رنج دانستہ سہتا نہیں

فنا سی تو بہتری دار بقا

مری روح جستی رہی باعرا

نہ غافل رہا و سکی سامانسی

ہمیشہ رہی پاس بیت الحرام

مناسب نہیں ہی کہ بیباک ہو

رہی اٹھا دلی دوستو

وہ تاب و توان طاقت و صبر و استقامت

شجاعت سخاوت و عقل و ہنر

وہ زہت ملاحت و زحمت و خار

وہ شوخی و گرمی و دنا و حیا

بہی چل چلی اب وہ حالت کہا

لکھا ہی ابوطالب نامور

مرض و قوی و گیس آہ آہ

دوا ہی ہوئی اور اکثر علاج

کوئی شئی اثر اونکو کرتی نہی

وہ ناخن جو تہی رشک و بی لال

پس پشت بستی مل مل گئے

وہ صورت و سیرت و ہوش و خروش

وہ شوکت و ہمت و تیغ و سپر

صفا و رنگت و ہر خسار کی

وہ انداز و آئین شجاعت نما

جلالت کہاں ہی وہ ہیبت کہاں

علالت میں رہی لگی بیشتر

نہ وہ رنگ روغن رہا آہ آہ

نہ ٹھہرا کسی طرح اونکا مزاج

غذا ہی تھی سی اترتی نہی

مرض سی ہوئی بڑی بد رکھا

کمر تارِ سطرسی مل مل گئی

بصد صدق دل لائی ایمان دے

ہوا عالم جاودانی نصیب

رسول خدا ہی ہوئی اشکبار

اوڑانی لگی حاضرین سر پہ خا

علی سی محبت دنی فرما دیا

جولایق تھا تجھیز و تکھین ہوئی

دیا غسل تابوت میں ہی رکھا

رسول خدا پیش تابوت پا

مع اہل اسلام و خویش و رفیق

روان گرو تابوت سب اشکبار

غرض و فن کر کی پہری شاہد

خوشی سی ہوئی پہر مسلمان دے

بدرج حق سی راہ نہانی نصیب

اکہا بخش دی انکو پروردگار

گریبان و دامن کئی رو کی چا

اونہیں باپکا اونکی پر سا دیا

تو شرع محبت خوش آمد ہوئی

بہت حُزن و غم مرتضیٰ فی کیا

اقارب تہی ساری گریبان چا

مع مونس و یاوران شفیق

نبی و علی و عزیزان و یار

بصد حسرت و یاس اندوہ



نہ ہرگز کہی ایسا ہوا اتفاق  
 وصیت یہ ہی تیرے لاکلام  
 ستانا نہ لوگوں کو ہونید جھوٹ  
 تلف کیجو مال مردم نہ تم  
 محمدؐ کی طاعت میں رسنا دوام  
 یہہ دین پہلی گاہفت اقلیم میں  
 اجل فی مجہی آہ فرصت ندی  
 نصلح یہ سیری عمل کیجو  
 کیا سمت حق اپنا رویٰ تراو  
 تجاوز ہوا ضعف میں استقدر  
 وہاں پر تھی موجود خیر الانام

بڑی جسی آپس میں شتر و نفاق  
 حمایت ضعیفوں کی کرنا دام  
 دل سبکسان تاکہ جائیں ٹوٹ  
 عیان کیجو حال مردم نہ تم  
 انہیں کی حمایت میں کرنا قیام  
 جلیں گی عدو آتش بیم میں  
 تاشف رہا اتنی مہلت ندی  
 جو کچھ آج سنٹی ہو کل کیجو  
 مرض بڑہ گیا اونکا حدیٰ یاد  
 تھی پہر سرد پاکی مطلق خبر  
 پڑ پایا اونہیں کلمہ دین تمام

عجب حیلہ پروا نہی کینہ جو

کوئی انہی ہی رنج میں مبتلا

کوئی ہنس رہا ہی کوئی نعرہ زن

نیون سی یہ باز آیا نہیں

لکھا ہی یہ راوی ناشاد

نہ گزری تھی اس حال کو جس روز

فلک فی ویا آہ تازہ ملال

صیبِ حشر اکا کیا دل ملول

مرضی و شدت و احوال بد

مرض و نکاہت ہا شام و سحر

یہ ثابت ہوا و روی لا علاج

کوئی زرد و دھویہ ہو نہ خرو

کسی پر یہ لاتا ہی تازہ بلا

کوئی گہر میں ہی اور کوئی بیٹن

بتاؤ تو کس کو رلایا نہیں

پڑہا یا کتابوں میں اوشاد

ہوا حادثہ اور اک سینہ سوز

خدیجہ کا ہونی لگا اور حال

و یا داغ بالائی داغ رسول

او دہر کا فروں کا ہی بغض و حسد

و واپسی نہ کرتی تھی بالکل اثر

سنبھلتا نہ تھا ذرہ ہر گز مزاج

علی ولی صاحبِ دُوالفقار	ملول و خزینِ پرتعب اشکبار
محمد کو عنم بیوانی کا تھا	بڑا رنج او نکی جدائی کا تھا
زبانِ مبارک سی بولی یہ شا	مری وہ دل و جانسی تھی خیرا
رفیقِ ولی مونس و غمگسار	مری نور پر تھی وہ دلی نثار
وہ یون او ٹھی جس طرح ای کبریا	سرِ شہ سی ہو دُورِ ظلِ ہما
قوی ہو نگی اب دشمنِ دین بہت	نکالینگی ایذا کی آئین بہت

رحلت کرنا جنابِ خدیجہ کبریٰ بانوی محترم رسول خداؐ انبیاء کا

فلک کی ہی گردش کی ہر طرف طور	بدلتا ہی یہ رنگ پل پل میں اور
دکھاتا ہی تازہ ملاںِ جگر	دو بالا ہی انہی کلالِ جگر
کبھی وصلِ ہجرت دکھائی کبھی	ہنسائی کبھی اور رولائی کبھی
کبھی شمع کو سوز دیتا ہی یہ	کبھی جان پروا نہ لیتا ہی یہ

پس از دین اسلام رحلت ہوئے

طریقہ یہ اسلام اور دین کے

اوتارا محمدؐ فی خود قبر میں

محمدؐ تو ہی اک جہان کی شفیع

کیا دفن غمی ہوئی اشکبار

کہ افسوس وہ بھی گئیں ہاتھ سے

مہینہ ہی گزرا تھا اک داغ کو

لکھا ہی کہ بعثت کا دسواں تھا سال

نیا واقعہ حادثہ یہ ہوا

تب رنج و غم سی ہوا تھا یہ حال

نکلتی نہ تھی گہری باہرین

مصدیت پہ اور اک مصدیت ہوئے

اونہیں بعد تجھ پر نہ کھنکھن کے

کیا بیشتر صبر اوس حبس میں

ہوئی قبر فیض قدم سی وسیع

بہت دل ہی دل میں ہی سو گوا

خدیجہ ہی اب چھٹ گئیں ساتھ سے

لگی بادِ غم پر رخِ باغ کو

جو پہنچی سب سے کو ملال و کلال

خدیجہ کا ہی ساتھ شہ سی چھٹا

شبِ روز رہتا تھا خزن و ملال

نہ دم بہر تہرتی تھی اندر کہین

رسول خدا ہی حَرینِ بشرِ

بہت ناگوارا تھا دل کو فوق

اونہیں ہی جو اید اجدائیکے ہی

مگر بعد اس غم کی پروردگار

وہ تا درجہ نیک پہنچائیکا

کہا شہنی ای بانوی محترم

کلامِ حسد اسی ہی ظاہر ہوا

تمہیں ہوگی اب صحبتِ دائمی

ہمیشہ ملاقات ہوگی وہاں

ہوئی رو نکو فرحت سی ایسی خوش

رسولِ خدا فی بتایا جو دین

کہ جبریل سی سن چکی تھی خبر

جدائی تھی واللہ حضرت یہ شاق

مشیت یہ سب کبریا کی تھی

و کہائیکا جنت کی اونکو بہار

وہ حورانِ فردوس لوائیکا

سنگی اب اک جا یہ ہم تم ہم

کہ خلدِ برینِ مین رہیں ایک جا

رہیگی وہاں جلوتِ دائمی

شبِ عید ہر رات ہوگی وہاں

کہ وہ ترغیب ہی دل کو شادی ہوا

مسلمان صادق وہ ہو کر انہیں



نہ طفل حسین زاہد و نمن رہی

نہ مینائی وحدت میں ہوئی دو

نہ نچھانے و ہر مسجد بنی

نہ پیر مغانسی چہٹی سے کشتی

نہ غمگین کی دلی ہٹی شور و

یہ لکھتا ہی اب اوی خوشکلام

کیا قصد ترک وطن شاہ فی

یہ غمناک شاہ زمانہ ہوا

بنی بکرا و رسا کنان حجاز

وہ ملعون و لونین نہ ہی اپنی صاف

کیا ظلم اون سب فی یہ بر ملا

نہ نیکی بد و نیکی و لون میں رہی

نہ مالک سی و زبان کری سر

نہ روی سر شہر مسجد بنی

نہ زاہدی تسبیح و تر جلی

نہ عابدی تسبیح خاک حسین

تو میری قلم سی سن ای نیک نام

لیا زید کو ساتھ ذیجاہ فی

قبائل کی جانب روانہ ہوا

بتایا او نہیں دین کا جاگی را

سراسر محمدی تہی برخلاف

تن پاک پتھر سی زخمی کیا

<p>بڑا ظلم گفتار از حد زیاد شہنشاہی و شوارتہا انتظام</p>	<p>کہ در پی ہوئی شہ کی اہل عناد کیا ترک آخر کو بیت الحرام</p>
<p>سید ابراہار کاروانہ ہونا فرط غم اور کثرت ظلم کفارسی قبایل کی طرف اور دعوت کرنا خلق کو آئین اسلام کی جانب و رد و لکھنا و گروہ سیاہ و لکا اور ایمان لانافرقہ جئات کا سماعت کلام مجیدی</p>	
<p>نہ ٹیکل سی چوٹی رخ لالہ زار نہ بیروانہ کو دھدی شمع ہو نہ موسیٰ سی ہو طور کا افراق نہ بی اسپ میدا نین ہو نیزہ باز نہ بی عطر و گل ہو کوئی نازنین نہ مخمور ہو شرب می سی الگ</p>	<p>نہ ہو پشت زین سی جدا شہسوا نہ قرص نہ و محسبہ بی کعب ہو جدائی ہی لیلی کی مجنون کو شاق نہ ہو عمر ظالم جہان میں دراز نہ بی ضو نظر آئی روی حسین نہ جنت میں نظرانی دی روی سگ</p>

پئی دین وہ کرنی لگی گفتگو

سوالا کی ٹھیک پائی جواب

یقین لائی سب رکھا دین قبول

چلی او سطرف شاہ عالم پناہ

او ہر داخل کعبہ حضرت ہوئے

بدستور دعوت میں مشغول تھی

جناب سرور کائنات کا ذکر معراج اور خالق ساء ملاقا کرنا

کہ ہو گا ذخیرہ ہر زمان

کری فخر عیسیٰ گردون نشین

بروج ستارہ زمین و زمان

بغل میں دبا لون کوئی ٹھیک

بنا جسم ظاہر ہوئی روبرو

وہ سمجھی کہ میں یہ رسالتا

سمجھ میں جو آئی فروع و اصول

وہاں سی جو کعبہ تھا اکہ نکی راہ

اجنبہ ہی مولاسی رخصت ہوئے

شہنشاہ کی جو کہ معمول تھی

جناب سرور کائنات کا ذکر معراج اور خالق ساء ملاقا کرنا

نبی پر ضیاء اختر آسمان

و چند آج ہو نور چرخ برین

ہوں الماس کی بحر نفث آسمان

پلا ساقی مجھ کو شراب طہور

لگائی وہاں ظالمون فی جونگ

بجبوری احمد و ہانسی پیری

بیابانکی جاگی یکایک جوخت

بزیر شجر شہ فی وہو یا ہو

خدا سی کہا پیر مجب بند تمام

شجر کی تلی پیر او کی ساز

تلاوت کلام حسد کی جی کی

فصاحت بہر خوش مزہ تھا کلام

سنائی نیایہ کلام ملیج

خدائی حقیقی کی تائیدی

اثر جب کیا او نہیں ایمان فی

ہوا زید مجروح اور شاہ تنگ

گر زید ہمراہ تھا شاہ کی

نظر آ یا شہ کو وہاں کدخت

رگ برگ کو عنہم ہوا موہو

مین بندہ تو ہی خالق نیکنام

ہوئی حق سی مصروف راہ نیاز

گروہ اجستہ فی وہ سب سنی

کہا بعد موسیٰ یہ مین نیکنام

معانی صاف اور عبارت فصیح

رسول حسد قابل دیدی

کیا شہ کو مجرا بنی جان فی

سب اپنی جگہ پر ضیا بار تھی  
 تھی برجیس و کیوان نہا ہین خوش  
 لئی سنبہ خوشہ انگور کا  
 رُخ حوت بحرِ فلک سی نکل  
 کیا آہو برج اسدنی شکار  
 بنا فوراً ابلیس سرطان کی شکل  
 عدالت کی میزان نمایان ہوئی  
 شبِ لطیف تھی رشکِ مہِ نیر  
 وہ شب تھی کہ مشکِ یہ رنگ تھا  
 شبِ نسیمِ اوی شبی بہا کی تھی  
 سفید اوس سیاہی ہی تھی تاجدار

ملک آسمانوں پہ ہشیار تھی  
 بنا برجِ ثورِ فلک گاؤش  
 وی پچ زلفون مین رُخ حور کا  
 گرا پانی صیّا و پر سر کی ہل  
 شجاع و ذنب ننگی شکل مار  
 ہوا جو زاتِ اوم بنی جانکی شکل  
 شبِ صافِ راحت وہ جان بھوئی  
 وحید زمانہ عجب بی نظیر  
 رُخِ شب سی آئینہ پر رنگ تھا  
 سیاہی تھی اوس شبکی صبح بلور  
 گمانِ زراغ پر تھا کہ ہی بوتیار



غرو جوانی سی ہون مین بری  
 شب قدر ہو میری لیل مراد  
 ضیاء بر تہی خوش شگون ابرار  
 سوادِ دل محرومہ رات تہی  
 سوادِ عیون رخ خور تہی  
 سیاہی تہی کاکل کی یاد و دل  
 شب تیرہ مثل شبِ ماہ تہی  
 تہی شبِ باشا و شبِ شانِ کرم  
 خجالت تہی حاصل شیطین کو  
 اثر شب مین تھا صبح کا آشکار  
 ثنیا سہاؤ رُحل مشتری

ضعیفی سہاوی بغل مین بری  
 سوامی خوشی کچھ نہو دل کو یاد  
 تہی رات تہی بلکہ لیلِ برات  
 عجب نیک ساعت کرامات تہی  
 شبِ عیش باوہ سی محمور تہی  
 شیطا طین اوس رات تہی مضمحل  
 کہ وہ زرد بانِ فلک جاہ تہی  
 ملک تہانی تہی زرد بانِ کرم  
 ندامت تہی کامل شیطین کو  
 ستاروں کی ہر سونامیاں قطار  
 عطار و قمر شمس زہرہ سہی

و یابست ابروی خیرالانام

و یاروی مرگان خیرالبشر

و یاپوشش کعب کعب بریا

و یاتهی مدا و کلام خدا

شب ایسی که جس شب بین قدی نهال

شب حسن تھی یا شب عیش تھی

ستار و نکا لشکر پر یکی پری

صراط تعیش تھی وہ نیکیات

پسند دلبس وہی رات تھی

سنبھل کلک روئی مضامین کی

بیان احادیث ہی اب ضرور

و یاریش پاک شہ خوشخرام

سوا و عیون شہ داد گر

و یا خال جسم شہ مد لقا

نقاب رخ و چہرہ مدعا

شب ایسی کہ جسمین جوان پیرال

شب فرح تھی ایسی پریش تھی

تھی ساٹون فلک کروڑی ہر

کروڑوں شہو غمین وہ تھی ایمرات

اکرامات تھی وہ کرامات تھی

نکر رخ تو اپنا سخن چین کی سمیت

ہی معراج کا حال ای فی شعور

نہ تھی شب سی تھی لہجہ کی	نہ تھی شب سی تھی لہجہ کی
نہ تھی شب تھی ریشِ سحران	نہ تھی شب تھی ریشِ سحران
نہ کس طرح وہ شب ہو شکستار	نہ کس طرح وہ شب ہو شکستار
شبِ عنبر آمیز رشکِ گلاب	شبِ عنبر آمیز رشکِ گلاب
عروسی کی شب شبِ ملاقات کے	عروسی کی شب شبِ ملاقات کے
شبِ نیک منظر شبِ خوش اُصول	شبِ نیک منظر شبِ خوش اُصول
خوش انداز شب تھی مناجات کے	خوش انداز شب تھی مناجات کے
عجب رات تھی جو سحر خیز تھی	عجب رات تھی جو سحر خیز تھی
شبِ راحت افزا ستاروں کی چٹاؤ	شبِ راحت افزا ستاروں کی چٹاؤ
تسلی وہ جانِ بیدار تھی	تسلی وہ جانِ بیدار تھی
شبِ آراگروہ ملکِ چرخ پر	شبِ آراگروہ ملکِ چرخ پر
نہ تھی شب تھی روشنی طور کی	نہ تھی شب تھی روشنی طور کی
شبِ افروز تہا روی احمد و ہا	شبِ افروز تہا روی احمد و ہا
فرشتوں کی جسمیں روانِ موقطی	فرشتوں کی جسمیں روانِ موقطی
شبِ عطر افشان شبِ لاجواب	شبِ عطر افشان شبِ لاجواب
شبِ بی بہا شبِ کرامات کے	شبِ بی بہا شبِ کرامات کے
شبِ نازک لہسی کہ جو ہیکہ پو	شبِ نازک لہسی کہ جو ہیکہ پو
کہانی نبی صبح کو رات کی	کہانی نبی صبح کو رات کی
نشیلے رنگیلی ضیاءِ نیر تھی	نشیلے رنگیلی ضیاءِ نیر تھی
جو مشرق میں سر تھا تو مغرب میں پاؤ	جو مشرق میں سر تھا تو مغرب میں پاؤ
وہ شب تھی مرصع گہر بار تھی	وہ شب تھی مرصع گہر بار تھی
نہ تھی شب زنجِ ماہ کی تھی سپر	نہ تھی شب زنجِ ماہ کی تھی سپر

بہت چین سی اور اطاعت کی تھی

شہنشاہ ہوئی داخل ملک شام

پہری وہاں سی بیت المقدس شاہ

ملاقی ہوئیں روح پیغمبران

وہ سب روحیں تھیں منتظر شاہ کی

بجالاتین رسم اطاعت تمام

وہ سب صفت بصف ایستادہ ہوئیں

دور کعت شہنشاہ فی کی ادا

سُنو سنگ صخر جو ہی اوسکانا

ویا تھا وہ موسیٰ کو اللہ فی

گئی سنگ صخر کی جانب رسول

اوڑا لیکیا شاہ کو ہاتھوں ہاتھ

رخ سیر کی بعد خیر الا نام

رسولوں سی افضل ہوا اوج جا

زیارت سی پائی شرف بیکران

تینا میں رو و رخ ماہ کی

پیغمبر پہنچی و رو و سلام

محمد سی ہی خوش زیادہ ہوئیں

امامت سہ ماہ فی کی ادا

بہت نیک انجام ہی لا کلام

اوسی جا کی دیکھا شہنشاہ فی

بہت جلد پہنچی ہوا کچھ نہ طول

اَقْلَم تیرا پہنچا رُخِ عرشِ تنک

الکھای یوہنِ حالِ معراج کا

اگرچہ تعینِ نہیں ماہ کا

جو بعثت کا دسواں ہوا نیک سال

اوسے شیکو فرحت سی آرام سی

کہ جبریل نازل ہوئی اور کہا

سنواری گئی آج ہفت آسمان

فلک پرین آراستہ قصرِ وطاق

سناستہ المرسلین فی جوہن

براقِ فلک سیر پر ہو سوار

روان ہو گیا مثلِ نورِ نظر

ہوئی حاسد و نکی نہایت ہتک

کہ ثابت نہیں سالِ معراج کا

مگر حال ہی سب شہنشاہ کا

اوسیمین ہی معراج کا سارا حال

بنی خانہ اُمّ ہانی میں تھی

چلو میری ہمراہ رسولِ خدا

خدا کی ہوئی ہیں نبیؐ مہمان

سواری کو حاضر ہوا ہی براق

فرحناک و شادان ہوئی شاہین

چلا آسمان کو شہِ نار

کسی کو نہ مطلق ہوئی کچھ خبر



تو بولا پیرا و سدم نبی خدا  
 کیا شکر آدم نبی اور یہ کہا  
 مری نسل ہی تم جو پیدا ہوئی  
 مری انکھیں روشن ہیں دیداری  
 وہاں سی چلی پیر رسول خدا  
 فرشتی ہی حضرت کی ہمراہ  
 جو ساتون فلک شاہ طلی کر چکی  
 پراس راہ میں تہک گیا جب قاف  
 ہوئی شاہ رفوف کی اوپر سوار  
 حجاب اتنی اکدم میں طلی ہو گئی  
 وہ گری تلک شاہ کو لیک گیا

میں شتاق تھا اس ملاقات کا  
 نکرم ہوا میں معزز ہوا  
 تو بخشش کی آئین ہو یاد ہوئی  
 شگفتہ دل اب ہو گیا پیاری  
 ہر اک آسمان طلی بخوبی کیا  
 فلک پر ہماری شہنشاہ تھے  
 تو پھر سدرۃ المنتہی تک گئی  
 قدم ہی اٹھانا ہوا اوکو شتاق  
 یہ اوشی زیادہ ہوا راہوار  
 صبا کی قدم صاف پئی ہو گئی  
 وہاں تک ہی ماہ کو لیک گیا

جو پنہی و بان شاہ عالی وقار  
ایکایک نظر جاڑ چپ و بان

لگی ہی وہ صحر اسی تا آسمان  
محمّد کو تا آسمان لیکیا

جو پہلی فلک پر روانہ ہوئی

و را اولین بند پایا و بان

مسرت ہی مژدہ عجب لائی

کہلا ورتو داخل ہوئی شاہ

فلک و سکی عارض ہی روشن

کہی شہی روح الامین نی بیہ

محمد بغل گیر اونی ہوئی

کچھ اوسجا کی وہ دیکھتی تھی بہار

تو دیکھا کہ ہی تقریٰ زرو بان

چڑھا وہ براق و سپہ ای مہربان

کہوں کیا کہان سی کہان لیکیا

بہت شاد شاہ زمانہ ہوئی

تو بولی یہ جبریل ای واربان

یہ دروازہ کہو لو تھی آئین

ملا مروٹو رانی اک مہ جبین

قرا و سکی سری کی تھی ادنی کلاہ

یہ ہیں حضرت آدم نیک فات

سخن پر بتوقیر اونی ہوئی

بہت اختلاف و عین ہی دوست  
 تواریخ و انون کو شان نزول  
 بیان کرتا میں شرح اوسکی اگر  
 نبی خوب واقف ہیں اوس رازی  
 اگر تھیک ثابت ہی اید و ستان  
 کیا عرش و کرسی کو طی بی خطر  
 کیا عرض مطلب ہی ذیجاہ فی  
 حکایت نمایان ہوئی خیر کی  
 یہ لکھتا ہی راوی معجزان  
 علی کو نظر آیا گھر میں وہ حال  
 جو کچھ دیکھتی تھی شہنشاہ دین

کیا ترک اس واسطی وہ بیان  
 ہر اک طرح سی ہی ہر اک کو حصول  
 تو بندگی حق میں تہا خوف و خطر  
 وہ شان نزول اور انداز ہی  
 محمدنی کی سیرت آسمان  
 مقال خدا سی ہوئی با خبر  
 جواب و نصلیح بخشنی شاہ فی  
 بہشت اور روز خلی سب سیر کی  
 رسول خدا پر جو گدرا وہان  
 اوٹھا پردہ چشم فرخندہ حال  
 علی ہی نظر کرتی تھی بالیقین

وہ رفوف ہی پر محکم تہنبا

بجالاتی میکان رسم سلام

وہ ہمراہ شاہ زمانہ ہوئی

جو تاعرش پہنچی شہ نیک پاک

وہ ان اذن مئی خدائی کہا

لکھا ہی کہ پہر شاہ کون و مکان

سخن تک کہی شہ فی اللہ سی

بتائی حدود اور احکام دین

زکوٰۃ اور خمس و صیام و نماز

سب رکان حج بھی سکھائی انہیں

کلام خدا جو ہوئی بالیقین

وہ تہرا وہین پہر نہ اگی بڑ

نئی سی کہا اب ہمارا ہی کام

وہ تاعرش لیکر روانہ ہوئی

نئی سی ہوا اور خدا سی تپاک

کہ میری قریب امری پاس آ

گئی قاب قوسین تک وستان

سنی گفتگو بھی لب شاہ سی

محمد فی سیکھی وہ سب بالیقین

بتایا کیا حسن الق بی نیاز

طریق سراسر بتائی انہیں

کہیں بس وہ لکھی ہر دو کہیں

دلِ مومنین کو تو اقرار تھا	زبان پر بد و نیکی پس انکار تھا
تسبیح جانتی تھی وہ اوپر کا حال	یہ کہتی تھی بیشک ہی امرِ محال
جو دیکھا نہیں کون سچ جانیکا	جو فرمایا دل کس طرح مانیکا
مگر حالِ بیت المقدس اگر	بتائیں ہمیں خسرو و دادگر
و یا حالِ واحوالِ املاکِ شام	کہیں ڈرہ ڈرہ شہرِ نیک نام
سنا احمد پاک فی جب یہ قول	کیا ایک لحظہ تو کچھ دل میں بول
سراہ شہنشی پڑی پیرِ نسا	وہاں کہ اسی خالقِ بی نیاز
مدد کر یہ بندہ ترا ہی رسول	وہیں جبریل آئی با صد اصول
جو نقشہ کہ بیت المقدس کا تھا	وہ جبریل فی شہ کی آگے دہرا
وہی شہ فی کفار کو سب نشان	وہ نقشہ رکھا پیش بد اختران
نبی سی کیا دوسرا ہر سوال	کہو شام کی قافلہ کا ہی حال



جو کی ہر امت محمدی عرض	سین مستحبات اور جملہ فرض
------------------------	--------------------------

خدائی جو وعدہ کیا عفو کا	وصی نبی فی یہ بالکل سنا
--------------------------	-------------------------

مراجعت کرنانی کا افلاک سی اور بیان کرنا حقیقت ساکنان سی	
---	--

نہ ہوش ساقی توی یچ ہی	نہ ہوش شہی تو وہی یچ ہی
-----------------------	-------------------------

نہ ہو موج گر بادہ بیکار ہی	نہ قمری ہو تو سرو ہی داری
----------------------------	---------------------------

نہ اعلان ضو ہو تو مہتاب ہی	ترپ گر نہوی تو سیما ہی
----------------------------	------------------------

نہ دکھلائی چہرہ تو اندیہ کیا	نہ راز و نکور ہی تو وہ سینہ کیا
------------------------------	---------------------------------

ندی گر خستہ تورست کجا	جو پیچہ رہی تو امامت کجا
-----------------------	--------------------------

لکھای پری جت سول خدا	زمین پر جواو تری شہ رہنما
----------------------	---------------------------

چلی اس قدر جلد شاہ ہدا	رخ تو شک خواب تک گرم تھا
------------------------	--------------------------

جو گذر اتنا شب کو بنا تھا جو کام	کہا صبح کو ہر بشری تمام
----------------------------------	-------------------------

اگر گوش ہون سامعہ ہو ضرور

جو مینی ہو تو قوتِ شائے

اگلا گر ہو صوتِ خوشی ہو نمود

اگر رنگِ خوش ہو چمک ہی ضرور

بہوین ہون تو او سمین کجی چاہئے

نیکیلی ہون پلکین تو نشتر بنیں

و مانعِ مصفا کو لایق ہی غور

صفادہن کی چاہی ہی عقل

وہی ہاتھ ہین جو سخاوت کریں

وہی سینی ہین جو رکھیں راز کو

وہ پاؤں ہین جو راہِ خوشمین حلین

زبان گر ہو تو ذائقہ ہو ضرور

لبو نسی سخن کا ہو حاصلِ فرا

جو آتش ہو صاف آتش کی نہ دود

جو پہوڑا ہو او سمین ٹپک ہی ضرور

کامین ذرا بیرخی چاہئے

مناسب ہی تیغون پہ جو ہرین

نہ لطنِ خیالی میں آئی کچھ اور

نتیجہ ہو نیک ایسی کجی سبیل

وہی قلب ہین جو محبت کریں

جگہ تک نہ دین حرص و راز کو

نہ روئین و لون کو نہ گاہی ملین

کہ کب آئینگی وہ رہ شام سی

اوسی ہی بتا یا شہنشاہ فی

بشرط شفا صبح کو اک گروہ

بلا شبہ ہو گیا داخل یہاں

سرِ راہ سب ملکی ہو ہوشیا

بلقند باہم زلات و منات

ہوئی زرو ز وقافلہ آگیا

نہ اسپر ہی لائی ذرا اعتقاد

مصیبت میں ہیں یا وہ آرام

کہا اس طرح غیرتِ ماہ فی

اوہر آئینگا گرنہ ہو گاستوہ

روانہ ہوئی سب پی امتحان

گذر گاہ پر تھی بوقتِ نہار

بقول محمد نہا شد ثبات

ہر اک خار گلزارِ مرجا گیا

دلِ شکر کن فی بڑیا عینا و

حکایت ایمان لانی شیخ شاہین کی معہ وزیرِ قبل محمد صالح علیہ السلام

جو ہو تخت تو پاوشاہی ہی ہو

جو دل ہو تو او میں محبت ہی ہو

جو ہو ہون تو او میں سیاہی ہو

اگر آنکھیں ہوں تو بصارت ہی ہو

۶۱  
کہا شاہ فی مرجا ای وزیر  
بدل میں ہی اُمت میں حضور ہو

لکھا عہد نامہ پیراوس ماہ فی

کہا جب زیارتی پانا شرف

مرا عہد نامہ یہ گد رانسا

رہی تو نہ زندہ اگر ای وزیر

نہ بھولی ترا خاندان یہ کلام

وہ تحریر کی سپرد وزیر

وطن کی طرف جب روانہ ہوا

ملازم رفیق آدمی بیشتر

رہی سبکی سب وہ بہ تزد وزیر

مقتدر کی مٹی نہیں ہی لکیر

دل و جان سی ایشمین بیعت کی ہو

و یاد ست دستور میں شاہ فی

تو خود عرض کرنا اسی با حلف

مجھی او نکی اُمت میں تو جاننا

تو اولاد تیری رہی دستگیر

سنائی یہ سب عہد نامہ تمام

میں کو گیا خسرو بی نظیر

خوشی او سنی سارا زمانہ ہوا

گیا چوڑ کر وہ شہر وادگر

مُجھت تھی احمد کی دل میں خمیر

وہی بادشہ مہین سلمان جو ہون

کرون حال شیخ ذرا آشکار

لکھا ہی کہ پیش از نبی ایک شا

اوسی شیخ کہتی تھی خلقت تمام

غرض جبکہ آیا وہ کعبہ کی پا

یہ وہی لگا وہ خبہ شاہ کو

رسول ایک بطحامین ہو کا ضرور

اگر ہو کی ظلم و عداوت سی تنگ

سما جتسی کہ تا ہون میں شہسی عرض

وفا کی اگر زندگی فی تو خیر

شرف زیارتی ہو کر عیال

وہ دستور میں اہل ایمان جو ہون

عجب نیک طالع تھا وہ شہریا

مین بھر کا تھا مالک و نیکی خواہ

وہ حج کو چلا با مدارالمہام

وزیر خردمند سخت شناس

کریگا کوئی پاک اس راہ کو

وہ شرب مین جا کر کریگا سرور

بہت جلد جائیگا وہ بید رنگ

مرار بنا اسجا یہ ہی عین فرض

نہیں تو کریگی مری نسل سیر

کریگی وہ ہی عرض سب میرا حال



بتو کی پرستش سی کیا فائدہ  
 سنج گزار و بگوش دل لب  
 خدا ایسا خالق ہی اور کبریا  
 اویسی فی دیا تگو ہم مشور  
 نبی ہی بنائی پی انتظام  
 کرین تانہ مخلوق خود رانیان  
 ہوئی عہد آدم سی کتنی رسول  
 سہون فی جو تبلیغ احکام کی  
 نبیوں کی سب مجہد میں اعجاز  
 ہم جو کرو تم زبانی سوال  
 جوان انہیں چہ جو کہ شیر کی تھی

توقع جزا کی نہ رکھو ذرا  
 نہ پوچھو تو نگو عیث بی سبب  
 کہ حسنی و دوعالم کو پسند کیا  
 اویسی ہی ہوا دوجہان کا ظہور  
 کیا مجھ کو اپنا دارالمہام  
 زمانہ میں ہو میں نہ رسوائیان  
 کیا جنگا کفار فی دل طول  
 نہ مانا ذرا بلکہ ایذا سہی  
 وہ سب میری مونس ہیں مساز  
 جواب اوسکا دونگا ہی بی طلب  
 زیادہ وفا دار وہ سب ہی تھی

وہ تہی یا وروغین شہنشاہ کے	وہ تہی متظر نام زیبہ کے
وہ انصارتہی دوستدار بنی	تہی اولاد اون سکی یار بنی
کہ دس سال بعد احمد پاک فی	لکھا ہی یہ راوی بیباک فی
جہانسی تونکا ہو مو قوف راج	یہ چاہا کہ اسلام کا ہو رواج
دعوت کرنا ہی کا اہل شریک اور قبول کرنا اوس قوم با وفا کا از رو صدق	

ہر اک رونگٹہ اپنا ہر دم ہی دست	خدا مہربان ہی تو عالم ہی دست
سر مور پاسی نہ ہر گز ملے	نہ اک رگ کٹی تیغ دنیا چلی
تو احدیہ ہو مغربی پوست ہون	ہزاروں ہون دشمن تو وہ دست ہون
محمدنی سامان پہر یہ کیا	جو ہین سال بعثت کو دسوان لگا
خدا کو بھی چپا تھی ہو کہو	کہا حاجی ونسی جواب اسکا دو
سفر اپنی اپنی گہرونی کیا	رضائی خدا کی لئی سب سہا

اور ہمراہ کرنا سرور کا نسا کا مصعب کو تعلیم احکام دین کہ ہوا

پلا ساقی با ادب و شراب	کہ غلمان کہیں جسکو شک و گلاب
اٹھا ٹھکدی مین جوانوں کو تو	بطمی کا طامہری زائد کہو
چلی منجھنق فلک نشہ پر	تو اعمال اسلامیان ہوں سر
کہنچی تیغ موج شراب طہور	نعل مین و باؤن کوئی شک و خور
جو مین بخشواؤن گناہان بد	تو کعبی مین ہو حاجیوں کو حسد
ہو ادوسر سال حج جو قرب	ہوئی جمع شہ کی نصیر و خلیب
جوان دست جو شیر سی اخل ہوئی	وہ دین معلیٰ مین شامل ہوئی
تہا سعد عبادہ ہی اون دشمن بار	دویم سعد بن زرارہ سوار
بتایا انہیں شہ فی دین ہوا	چہا پانہ اک ڈڑہ قول خدا
سکھائی او نہیں جملہ احکام دین	بڑا اونکا رتبہ نبی کی قرین

وہ اون چہہ کا جابر جو سوا تھا	بہت عقل مند اور ہشیار تھا
ہوا وہ بھی سلام سی باخبر	وہ تھا صاحب ہوش و فہم و ہنر
کیا ساتون فی دین احمد قبول	یہ نعمت ہوئی اون سہو کو خصوصاً
کہا اب ہین رخصت کی امید و	رہی قوم میں ہی یہ دین یاد گا
وطن میں کرین دین کو مشہر	بہت جلد اس آئین کو مشہر
کیا اونکو رخصت بنی فی ہین	مسلمان ہوئی مہر چرخ برین
جو وہ لوگ شیریں داخل ہوئے	بہت نفس و دین پہ مائل ہوئے
بنی آؤس ہی اہل ایمان ہوئی	دویم اہل حسنہ مسلمان ہوئی
جو ظاہر کیا اپنا ایمان دین	ہوا دونو قومونکو بالکل یقین
کہا سبھی پسرچ دویم من ہم	بنی کی ہی چو آئین گی اب قدم
انصار کا اناسان دویم من شیریں	ور مشرف ہونا بدو اسلام

کیا گھر میں با عز و شان میہمان	کہ تہا سعد خوشبخت خوشرو جوان
بہم پرتی تھی وہ محلات میں	سکھاتی تھی دینکو وہ دنرات میں
باخفا وہ کرتی تھی دعوت تمام	بتاتی تھی دین شہ نیک نام
مسلمان ہوتی تھی و و چاروں	گناہوں کی کرتی تھی انبار روز
دعوت کرنا مصعب کا و ایمان لانا سعد معاذ کا اور گروہ کثیر اہل شریعہ	

پلا سا قیاس شین ایک جام	کہ بجائی گل طوطی خوش کلام
و کہا زعفرانی رُخ می ضرور	پہر کجائی جنت میں جس کو بھی
اٹھا جام لعل و رُخ سہر فام	کہ تو شاعرون میں رہی نیک نام
بنی باد وہ موج شہراب سخن	کہلی تختی پر حب گلاب سخن
رُخ ہو رہی کمری سرکشی	شب رنج راحت و کہانی کہی
ترقی رہی دین خوشنام کی	ہوس ہی بھی سا قیاس جام کی



نبی کا مصائب اک خوشگلا م

بہت نیکبخت اور محمود تھا

اوسے اہل شرب کی عمر کیا

غریب الوطن مصعب شرفا

مری پاس سے جب کہ ہوئی یہ دور

وطن بھول جائی مصعب مرا

حمایت میں رہنا اسی ہاتھوں ہاتھ

کہا پر یہ مصعب سی ای با شعور

بمقدور و طاقت بتانا بہت

غرض اہل شرب وطن کو گئی

وہاں سعدنی مصعب پاک کو

کہا ہی کہ اوس نہ کا مصعب تانا

خوش اخلاق و فہم مسعود تھا

مگر ساتھ ہی یہ ہی فرمان دیا

تمہاری طرف ہی یہاں سی چلا

مدارات میں تم نہ کیجو قصور

نہ اس تک لگی دست اہل دغا

پچھوئی کہی سایہ سان اسکا ساتھ

نہ کرنا تو تعلیم دین میں قصور

جہاں تک یہ سکیں سکھانا بہت

رخِ تخم ایمان وہ سب بو گئی

خجستہ بشارت فرحناک کو

پہر اوس قوم کی پڑھوت بھی

جو تھی نرم دل لائی اسلام وہ

جو گزشتہ تھی سب و ہو گئی

بدون فی کیا حال اسعدیان

کہا قوم فی ہائی رسوا کیا

سہون فی کیا دین نواختیار

ہو اسعد کو یہہ سخن ناگوار

بلایا اوسی اور کیا یہہ سان

وہان جا کی کہہ اوس ہی ہی

یہہ رشتہ نہوتا اگر ورس

یہہ مصعب عجیب خار پیدا ہوا

محبت ہی کی اور نصیحت ہی کی

اس آغاز کا سوچی انجام وہ

کہ وہ طعنہ زن چار سو ہو گئی

ہو راز پوشیدہ سارا عیان

کہ برابر سب بن آبا کیا

محمد کی دلی ہوئی جلدیا

اسید بہاؤ رجو تھا نامدار

کہ جاپیش اسعد بھی ایچوا

کئی کیوں نئی دین میں چند یوم

تو کرتا بھی قتل میں ایچوا

گل شرابی ہی ہویدا ہوا

آئین و راتین رخ موج میں  
 رہی دین احمد قیامت تلک  
 ملک پیشوائی کرین دین کی  
 فلک طرز و رفتار میں ایک ہو  
 ظہور امام زمان ہو قریب  
 بنی اشہل اک قوم تہی سامع  
 وہ شرب کی تہی سبکی سب یکرم  
 قدامت ہی معروف و ن سبکی  
 جو سر و ارتہا و نکا سعد معاو  
 برا ورتہا سعد کا وہ خالہ زاو  
 ہم جاکے اسلام ظاہر کیا

پسندائی اسلام سواج میں  
 سنی تاریخ محمد و سہ کی چمک  
 ستاری صدا دین اس آئین کی  
 زن و مرد و اطفال سب یک ہو  
 کہ کفار و تہی ہین رنج مہیب  
 عرب میں خدا و سکود یوی جزا  
 قبیلہ سی خسر ج کی تہی ہیم  
 طبیعت ہی مالوف و ن سبکی تہی  
 قبیلہ کا تہا وہ ملاؤ و معاو  
 وہاں سعد و مصعب گئی خوش نہاؤ  
 ہر اک شخص کو دین سی ماہر کیا

نہ ہرگز کیا آکی اوسنی سلام

سنا اسعد نیک فی حبیبہ حال

نہ کر جنگ سن لی مری دو کلام

بجھی گر پسند آئی اسلام و دین

اگر ہو نہیں قائل تو نفرت تو کر

ہو اسعدی اسپہ راضی اُسید

بیان کجی آپ کہتی ہیں کیا

کیا مصعب نیک فی یہ بیان

سناؤ نگا تجھ کو نہ کر خوف و بیم

صفت کی بہت اوسنی ایمان کی

بہت خوش ہوا سنی قرآن اُسید

سنا یا او نہیں سعد کا سب پیام

کہا رکھدی تلوار راہی نیک فال

یہ قصہ ابھی مجھسی ہو گا تمام

تو کینی کو چھوڑا اور ہو میری قین

اگر حق یہ ہوں تو حمایت تو کر

کہا میں سنو نگا یہ بی مکر و کید

عیان کجی و جہیپا مدعا

فضیلت تو اسلام کی ہی عیان

دلائل وجوہات امر عظیم

پڑھیں آئین خوب قرآن کی

ہو انور ایمان سی چہ سفید

اگر تیری چاہی ای خوش سیر

اوی گہری اپنی توجہ دی نکال

کری وہ عمل اس کہی پر تو خیر

چلا سنتی ہی مثل صیا و اسید

حامل کنی تیغ خوش آبدار

بڑ پائیش اسعد وہ باغ و جنگ

تو مصعب سی سعدنی کی گفتگو

نمک پاش ہی گفر اس شخص کا

اگر ہو مسلمان یہ شیر مرد

بہت لوگ ایمان میں عیان

اس اثنائ میں نہ چاہا سید دلیر

تو مصعب سی کرد میں خوف و خطر

نہو تاملی تیری پہر کچھ ملال

لڑائی کی ورنہ دکھا او سکوسیر

کری تا وہ مصعب کو اس گہر میں

تو چین بر حسین شکل موج بحار

یہ اسعدنی دیکھا جو بطور نگ

نیکتا ہی خنجر سی اسکی ہوا

یہ ایمان لائی تو ہی کیا مرا

خمشرکان مثل رو بہ ہوزد

صفا ہوں نہایت دل مشرکان

بہ غصہ بہ جربت خفا مثل شیر



کہیں اوسمہ غالب بد اختر نہوں

کہا سعدنی اب تو ہی سو قوت

مجھی تیغ دی کرنہ خود رانیان

تجھی کیا مناسب تھا ای تیرہ دانی

غرض سعد سعد کی یاس آگیا

نبی اشہل اب یہ تو مشہور ہی

کری گریہ دین محمد قبول

رہی کوئی شرک نہ پھر شہر میں

کہا مصعب نیک فی خوب ہی

اگر فضل حق شامل حال ہی

اودہر دونوں مشغول تھی بات

وہ کرامت بس سی وہ سر نہوں

کسی علم سی بن گیا فیلسوف

گوارا نکراتی رسوائیان

بلندی و پستی مجھی تو دکھائی

تو سعدنی مصعب سی ہنس کر کہا

کہ سرداری اودہر غوری

تو ہوں محنتیں سب باری حصول

صدائی اذان آئی اس دہر میں

مجھی ہی ہی امر مرغوب ہی

تو اس مرد کا نیک احوال ہی

اودہر سعد نہ چا اوسی گہات

پہی غسل کرتا تھا تعجیل وہ

معاند ہوئی خوف سی گرد برد

بجالا یا سب دین کی آئین وہ

ہوئی ایسی تاثیر ایمان کی

آنصرع دعا اور نمازوں کی بعد

کہا سعدنی حال اسعد تو کہہ

لگا کہنی اسعد سی اوسدم اُسید

عجب حادثی میں گرفتار ہی

بنی حارث اوسکی عدو ہو گئی

ہیں خونریزی پرستعد سبکی سب

خبر گرچہ لینا ہو تو اوسکی لی

لگا کرنی حکموں کی تعمیل وہ

لباس مصفا پہن کر وہ مرد

بتو پیر ہی کرتا تھا نفرن وہ

کہ سب خصلتیں جو دین حیوان کی

جوان آن پہنچا وہ نزد یک سعد

زبان بند کیوں ہی تری چپ نہ

کہ ہی سعد صیاد آفت کا صید

نہ کوئی رفیق اور نہ غمخواری

کہ پیمان شکن تند خو ہو گئی

وہ باند ہی ہیں اب شہی ضد سبکی

مناسب ہی دشمن کو کچھ زک ہی

<p>نئی دین کی شکل ترکیب دی          خوش اقبال تھی اہل ایمان ہوئے          توبی ماری گفتار مرنی لگی          ہوئی صاحبِ دین دلِ اہلِ شوق          بڑی دبدب با یقین شہرِ مین          کہ خوش ہو یہ شکر رسولِ خدا          حضورِ پیہر روانہ ہوا          حکایت وہ دب ہو ہو عرض کی          گیا عرش تک دستِ دین ہوا</p>	<p>دلِ قوم کو خوب ترغیب دی          وہ سب صدقِ دلی مسلمان ہوئے          بہ اعلان دعوت وہ کرنی لگی          مسلمان ہوئی لگی جوق جوق          ہوئی کثرتِ اہلِ دین شہرِ مین          حرم کو چلا مصعب با وفا          وہ پیشِ سمندر روانہ ہوا          حد زلفِ خوش ہو ہو عرض کی          پیہر نے سجد کیا شکر کا</p>
<p>آنا بعض انصار کا سالِ سوّم میں          و مشرقِ یونان یا کسی غلہ عقبہ میں</p>	<p>آنا بعض انصار کا سالِ سوّم میں          و مشرقِ یونان یا کسی غلہ عقبہ میں</p>
<p>قدم لون پر یہ چہکا دی بھی</p>	<p>مٹی لالہ گون سا قیاد دی بھی</p>

بغضتہ رکھا ہاتھ تلواری پر

لگا کہنی یون اسعدِ نامدار

نصیحت ہماری سن ابا کانشی

جو کچھ پہ تو کہہ وہ ہمیں ہی مل

مخاطب ہو اسعدِ فرخندہ فال

کئی اوس سی مصعب فی الیسی کلام

پڑھی پڑوہ آیات بی مکروکید

سنی سعد فی سب بشوقِ تمام

ہونی نیک طینت مسلمان ہوا

لیا ساتھ مصعب کو اور سعد کو

پتی دیگر اقوام لایا اونہیں

نظر جا پر تیغ کی دھار پر

بس اب جوشِ موقوف کر لی قوا

نہ گزشتہ ہو دین سی ایمان ہی

نہ اوتی کہی ہونگی ہم دل طول

تو مصعب ہی کرنی لگا قیل و قال

بہری تھی جو وہ آبِ حقیقی تمام

کہ غنئی مسلمان ہوا تھا اسید

پسند اگیا حق کا سارا کلام

دل سعدِ بد اہل ایمان ہوا

مبارک ہما یون سخی سعد کو

طریقہ ہی انکا بتایا اونہیں

<p>             حرم میں جو داخل ہوئی آنکرا              کسی فی بیہ کی عرض سلطان دین              سب کجا پہ پیری ہیں اور ہیں مقیم              وہ ہمراہ دین محمد میں سب              جہان حکم ہوا و نکو لی آئین ہم              وہ حاضر ہیں بیعت کو ایشاہ دین              بہت اونسی راضی ہوئی مصطفیٰ              یہ فرمایا تاج سر نازنی              کہ ہوئی جو ہیں دوسری جلی شب              وہیں ہوگی پابوس خیر الانام              یہی میرا حکم اور ارشاد ہی           </p>	<p>             ہوئی شاہ کعبہ کو اسکی خبر              کہ حاضر ہیں سر مسلمان ہیں              نہیں اونکو مطلق معاندی ہم              زیارت کی مشتاق ہیں سب              جد ہر ہوئی ارشاد بھلا تین ہم              مکان اطاعت میں سب ہیں مکین              کہا حربا حربا حربا              زبان سی کہا مہرا عجازنی              وہیں خار عقبہ میں آئین دہب              اوہیں ہم بتائیںگی احکام عام              خدائی حقیقی کی امداد ہی           </p>
---	--



نکراتی سفاک بی باکیان  
 سر جام ہو روئی مہر فلک  
 سنبھل پائی پیرِ مغان و ہرین  
 نکل سقفِ خمخانہ سی ساقیا  
 کدہری جہان میں کدوئی شراب  
 بطمی کا لازم ہی ساقی شکار  
 کرب قصہ ای چرخِ نیلوفری  
 دہ نہ کہان ہی جلاجل نبی  
 زیارت سی خور کی ہو دل کا میاں  
 ہوئی تیسری سال ایام حج  
 چلی دونو قوموسی شرجوان

غضب کی ہین خمار چالاکیان  
 جبابو نہیں ہو کو کبونی چمک  
 جوانو کی ہون ہاتھ ہر لہرین  
 جوانیکا پسیر میں آئی مزا  
 چٹکتی ہین بلبل کہلا ہی گلاب  
 ہی امید بخشش روزگار  
 نہ بیکار جائیگی رامشگری  
 رخِ عشق منجھپہ مرا دل نبی  
 نبی عرش روی رسالتاب  
 ملا حاجیون کو جو پینام حج  
 پئی حج کعبہ دہ آئی بیان

<p>             ہوئی ہو رو دین سی ہی باخبر              کہ لچلی ہمسرہ نئی کو وہان              محسوس وہ تند خوہن بہت              نہ بدظن کہیں ہون محسوس وہ              اکیلی نہ رہ جائیں شاہ و جهان              کرین شاہ دین پروہ جو رجھا              بڑھائیں ستم کش طوفانی ہاں              تو چلی مین ہرگز نہیں خوف و ہم              خم و رو و ایذا مین ہی ہین ہم              وہان کیا مہرجا کی پائین گی ہم              بسائیگی لیکن نہ غیر و نکا گھر           </p>	<p>             مدد پر نئی کی ہی باند ہی کمر              تہمین ہو گا منظور اید و ستان              یہ ہو دوس زمین کی حد و مین بہت              بہت کینہ رکھتی ہین احمدی وہ              یہ اندیشہ ہی مجھ کو اید و ستان              نہ لو تم خبر بہت ہو جو صلا              گہنا و حفاظت سی سلطان کی ہاں              اگر ہم اپنی کروستقیم              یہاں رنج و آفت جو سہتی ہین ہم              درخت وطن سی نجائیں گی ہم              اگر نیکی مصیبت سی اسباب           </p>
---	--

کرین مجھسی بیعت وہ سب بیدار

جو سب آئی وقتِ شب پر ضرور

کہ تا اہل کیناس سی آگہ نہوں

ہوئی جمع سب غار میں گوہ کی

چچا اک محبت کی عتاس نام

نہ تھی گو وہ ایمان سی بہرہ یاب

مگر حسن فہم و ذکا تھا بہت

ہوئی سبسی عتاس ہی روبرو

کہا مژن سی ایجو انان دین

یہاں ہیں بہت دشمن دین حق

ہوئی ہی تمہیں دولت دین حصول

نہ رہ جائی کچھ اونکی دلیں اُننگ

ہو ا غار میں ایک اک کا ظہور

مہیا لڑائی پہ گھمسرہ نہوں

زبان پر تھی نام اندوہ کی

وہ تھی نزد شاہ خواص و عوام

نہ معلوم تھی اونکو راہِ ثواب

اونہیں پاس خیرالوڑا تھا بہت

اور اس طرح کرنی لگی گفتگو

سمٹ آئی ہو تم جو شہکی قرین

سمجھتی نہیں کچھ ہی آئین حق

کیا ہی اگر تمہنی ایمان قبول

شهنشہ فی فرمایا شاوان رہو

رہو عہد اول یہ سب مستقیم

قدم کو جما کر و سب جہاں

کہا سعدنی دستگیر جہاں

بڑا و ذرا ہاتھ ای چار و سا

یہ سب لسی منظور ہی و قبول

کیا شہ فی دست مبارک بلند

سہو نہو ہوئی جبکہ بیعت حصول

لکھا ہی کہ عتاس تھا اک جوان

کہ ایتھوم بیعت ہی کس عہد پر

کہا سب فی تم اپنا مطلب کہو

عدو روین تم و لین خندان

معاند سی رکھو نہ کچھ خوف و ہم

یہی عہد ہر دم رہی و لکھو یا

و لکھن گرفتہ دم کاٹ ڈالین با

نہ بیعت سی رکھو غلامو نہ کو باز

جہاں کی ہوین نعمتیں اب حصول

لگی کرنی بیعت وہ سب اب چند

خدائی کیا اونکا ایمان قبول

وہ کہنی لگا سب سی کہولی زبان

کہ سبقت جو کرتی ہو تم اس قدر

مناسب نہیں ہی کہ اب چپ ہو

ایہ انصار کا تھا ارادہ وہاں

کہ فوراً برآشفہ اسعد ہوا

رسول مکرم سی یون عرض کئے

برغبت گوار کیا ہی یہ دین

کیا ہی جو اسلام دل سی قبول

ایہ عباس سی پہر سہون فی کہا

جو کچھ عہد منظور ہو سیجئے

رسول خدا کی ہم انصار ہیں

سہون فی یہ خدمتیں پہر عرض کی

جو منظور ہو عہد فرمائی

غلاموں کی ہو جان نثار یہ غور

کہ دیوین جواب سوال زبان

وہ چین بر چین غمسی نہ حد ہوا

نہو نیکی ہمسی کہی سرکشی

کسی ہی کموت پر بالیقین

نہ ٹالین گی تا مرگ حکم رسول

کہ حاضر ہیں سب سر جفت بی ریا

عیان کچھی اب عیان کیجئے

محنت کی دسی مددگار ہیں

کہ آنکھوں سی منظور ہی پیروی

زبان مبارک پہ وہ لائی

چمنکی ہو باد بہار یہ غور



<p>شکانه ناسب هونگا نهين پهرين          ترو دکايشک هي اسجا مقام          نتي في کهايون بحکم خدا          اوسي شهرين مين کرونگا قيام          تفکر نه اسکا ذراهي کرو</p>	<p>جو چوئيگي انسي رسول مين          که پهرسي کس طرح هونگا کام          کهي تم سب هونسي هونگا جدا          رهونگا مدام ونميشم دوام          جهاد و عبادات سي خوش رهو</p>
<p>انا شيطان لعين کا بعد بيت کھ          کوہ پراورند اکراورش کو</p>	<p>که حاضري محفل مين پير معان          ذرا بد مزاجونکو دي تو خبر          تري رخصيه باوه رهي جنگ لين          فلک تک پنهج جاي جسکي صدا          نظر هر کي پهر ديكه سوي شراب</p>
<p>نداوي جوانون کو اي داربان          سنبهل منجه جوش مستي نکر          اري پير فزت توبه شکن          او تها بربط شند کو مطر با          بجاي سبکرو کدوي شراب</p>	<p>که حاضري محفل مين پير معان          ذرا بد مزاجونکو دي تو خبر          تري رخصيه باوه رهي جنگ لين          فلک تک پنهج جاي جسکي صدا          نظر هر کي پهر ديكه سوي شراب</p>

جو آیا ہو دل میں کرو وہ بیان  
 یہ بیعت ہی اس بات پر ضامن  
 نہ میدان سی پچی مٹواک قدم  
 سبہون فی کہاوسی منظور ہی  
 ابوالہاشم اک مرد تھا باصفا  
 کہا اوسنی موسائیونسی تھا عہد  
 سننگی وہ اسلام لانا اگر  
 یہ احوال اوپر کہلیگا جوہن  
 بلاشبہ نہچی گی نوبت جنگ  
 رہیگا اگر سایہ چتر شاہ  
 اگر ہوگا قصد وطن شاہ کو

تو کہنی لگا سب سی عباس و ہان  
 نہ روحان و مال اس لئے نہیں دو  
 کرو سیانسی خنجر و ن کو علم  
 وفا جان نثار و ن کی مشہور ہی  
 وہ انصار میں سی پیر کی تھا  
 ملی رہتی تھی جیسی ہوشیر و شہد  
 عدو جانو نکی ہونگی سب بخاطر  
 مٹایا گیا ہے خط اولین  
 لڑنگی ضرور اوسنی ہم بید رنگ  
 سرون پر ہماری تو ہوگا بناو  
 نہ پائنگی ہم چین کی راہ کو

یہ کہنی لگا بوم باکین و طیش

سنو اہل شرب سی بیعت ہوئی

بس اب راہ اسلام پراؤ گی

کرو گی اگر عذر جہک رو گی

مسلمان ہونا پڑی گا ضرور

جو ابلیس بد فی کیا یہ بیان

شہنشاہ کو بھی خبر ہو گئی

بنتی فی خبر دی پہر انصار کو

سہون فی یہ کعرض کچھ غم نہیں

اگر حکم ہو صبح لڑ لیوین ہم

اکرین و نیکو ظاہر شادیوین نام

کہ غافل ہو کیا ای کرو و قریش

محمد کی طسہ ز حمایت ہوئی

سزا پاؤ گی سب سزا پاؤ گی

لڑو گی اگر سبکی سب ہارو گی

مٹی گایہ لاف و گداف و غرور

نہان حال بیعت کیا سب عیان

حزین طبع خیر البشر ہو گئی

کیا مطلع یار و سردار کو

شہنشاہ کا اوج ہی کم نہیں

سرمو نہوشام دشمن کا غم

نہو تنگ و زہ رسول انام

او نہا زخمہ زخمی کرا جان تین

دوست تک چڑھا آج تارِ رباب

اویسی بجا تار قانون پاک

طرب خیز ہو جمل صیتِ اوہر

خدا مہربان ہی تو دوست ہیں

جو حافظِ خدا ہو تو شیطان کجا

اگر مریلہ ہو تو ٹلبِ سل کہان

جو ہو سایہ پاک ربِ قدیر

رسولِ اُمم ہو جہان گوشہ گیر

لکھا ہی یہ راوی بیباک فی

تو شیطان چڑھاؤ تہ کوہ پر

کہ نامید چوڑی فلک کا چمن

کہا بیسی کہہ رکہہ مہیا کباب

فرشتی کہیں سپہ روحی فداک

نہو مکر مکاری سی رنگ شہر

نُخِ مرد و زن مغربی پوستِ مین

جو خاطر شکن ہو تو مہمان کجا

نہو بزمِ گردشِ قلقل کہان

کہان ظلِ ابلیس و بان جاگیر

خباثت کی کیونکر ہو نامی نصیر

کہا جب یہ کلمہ شہِ پاک فی

ہر اک کو وہ دینی لکایہ خبر

پہری مطمئن ہو کی اہل قریش	گہر نہیں گئی اپنی بالین و طیش
اودہرا اہل شرب روانہ ہوئی	یہ سب تیر غم کاشانہ ہوئی
کہلا بعد چندی معاذ یہ جب	مسلمان ہوئی لوگ عالمی نسب
نہ اوپر چلا جب لعینوں کا زور	کیا بہر اصحاب دین خوب شور
ہوا ظلم اصحاب پر ظا ہرا	حبیب مہمنن فی حب یہ سنا
صحابہ ہی حضرت فی اوس دم کہا	نہیں ہی یہاں اب ٹہرنکی جا
چلی جاؤ شرب کو ای دوستو	کوئی دن تو آرام سی تم رہو
بحکم نئی سب روانہ ہوئی	ایکلی حسد یوزمانہ ہوئی
رسول خدا اور شیر خدا	ابو بکر ہی تیرا چر دغا
یہہ قینون اسی سر زمین پر رہے	اوٹھائی ستم اور مہین پر رہے
مصلحت کرنا کفار کا سیدہ ابرا کی تقدی میں مل پرستہ ہونا	



کہا شہنی اب صبر کا کام ہے  
 وطن کو اونہیں وہیں رخصت کیا  
 روایت تو یہ سب میں مشہور ہے  
 صداسکی شیطانی دوستا  
 بزرگانِ شرب کی پاس آئی وہ  
 کہ دینِ محبت کیا کیوں قبول  
 تعجب ہی تم سب مسلمان ہوئے  
 نہ انصار خوش فی ویا کچھ جواب  
 جو کافر تھی شرک وہ تھی ہنر بان  
 بتوئی قسم کہا کی سب فی کہا  
 خیر شکل احمد سی ہکو نہیں

انہیں یہ لڑائیکا ہنگام ہے  
 گئی اپنی گھر میں شہرِ رنما  
 پر اب دوسری دنگا مذکور ہی  
 ہوئی جمع سب لوگ آئی وہاں  
 شکایت بہری داستانِ لائی وہ  
 تمہیں ایسی آئین سی کیا حصول  
 ہبل چوڑ کر اہل ایمان ہوئے  
 اونہیں مثل گیسو ہوا پیچ و تاب  
 کہ ہم سب کہا دین احمد کہاں  
 کہ ہم جانتی ہی نہیں مطلقاً  
 سنا ہی نہیں اونکا آئین دین

کری کبریا جو کہ روشن چراغ

بجھائے سی بجھتا نہیں دھرمین

روایت لکھی ہی یہ ایدوستان

کہ شیر بکود لخواہ راہی ہوئی

یہاں وارند بہ مقامِ کرام

ہوئی جمع آئی وہاں اہل کین

خلاصہ یہ ہی مشورونکا رقم

محمدنی اغماض ایسا کیا

صفِ اہل شیریں بیعت ہی لی

یہاں تک تو انجام خانہ کیا

وہاں پہنچا جب غبارِ قدم

قتیلہ کار کتا ہی وہ تروماغ

فروغ اوسکو ہوتا ہی ہر شہرین

ہوا حالِ اصحابِ جسدِ عیان

روانہ بصدفِ شہا ہی ہوئی

کہ واقع وہ تھا قربِ بیتِ الحرام

ہوئی مشوری ایک لک کی مہین

کہ کہانی مہین خونِ جگر سب ہم

فضیحتِ تونکی ہی ہر دم سوا

سہون نی بایقانِ اطاعت ہی

کہ اصحاب کو بھی روانہ کیا

بنائے گلشنِ بہارِ قدم

انگر شوره تو مجھسی پیر معان

بدل دی ظروف می لالہ گون

کوئی جام باوہ پلاساقیا

چھک بیل خامہ گلزار میں

لب خار دین شہد وانشوری

بنی پنبہ شیشہ گوش افوان

مداوائی درد جگر چاہئی

فرومایہ میں جمع اشعار میں

شائسی مٹا نہیں آفتاب

ید بیضہ موسوی کب چہی

نہیں پڑتی کہہ چاند کی مونہہ پر خاک

ابھی ہون میں میخائیمین نوجوان

ہو ذی فہم کو دیکھنی سی جنون

جوانیکا پیری میں آئی مزا

نمائش ہو ہو لو نکی ہر خامین

او ترائی ہر شیشی میں اک پری

رخ شعلہ ہون برف کی قفلین

لگی آگ گہر میں خبر چاہئی

سزاوار تیغ و سہ دار میں

نہیں چھپتا خار و غنیمت کی گلاب

لکیریں نہ کم ہون کہی پاؤں میں

اٹ کر وہ چہرہ کو کرتی ہی پاک

ہوا اتفاقاً بیان ہی مستام	رہا کرتا ہوں میں پی انتقام
نشہ نامور اور مجبھی ہی میر	نہ چھوٹیکا ہاتھو فی اب کا خیر
کروں کینہ اور و نکو مائل کروں	جو لطف عداوت ہی حاصل کروں
تبہ کر چکا اونکو وہ نیک نام	سنا جبکہ شیطان کا یہ کلام
مدارات کرنی لگی یا رب	تو اضع نہ پیش آئی کفار
بتائی فریون کی ہر راہ ہی	کیا رازی اپنی آگاہ ہے
ہی اوس بیگنہ کی یہ تعذیر نیک	کہا ہکو سو جی ہی تدبیر نیک
اور اک روزن اوسچاہہ باریک	کہ اک خانہ تنگ و تاریک ہو
رہی بندہ دروازہ اوس حجر گاہ	خدیو جہانکو کہیں ایسی جا
جو لازم نہ ہو وادریغا کرین	ورقید خانہ کو تیغا کرین
اکری کوئی ہرگز نہ شہسی کلام	مٹی ایک روزنسی آب و طعام

ہم آئینگی سب پر ظلم و ستم

کر نیکی دل اہل خراج مدد

بہت جمع انصار ہو جائیں گی

نہ و نیکی ہمیں مہلت زندگی

ضرور اسکی تدبیر اب چاہی

زبانوں سی ظاہر ہوئی قیل و قال

بنافوراً ابلیس ہی شکل پر

سہون فی کہا اوس سی کیا نام

وہ بولا کہ نجدی ہو غین مرد پر

صواع و سہل کا محب نیک خوا

عدو مجھسی کوئی زیاد نہیں

عداوت کی سہیاد ہو نیکی علم

بدرجہ اطاعت رفاقتیں کد

معین و مددگار ہو جائیں گی

بچھنی اگر ہو گی شرمندگی

ہدف پر پڑی تیراب چاہی

دل شکنیں کو تھی رنج و ملال

نزار و ضعیف و فقیر و حقیر

اوسہر کیون تو آیا ہی کیا کام

مجھی جانتی ہیں صغیر و کبیر

مگر دشمن شاہ گردون کلاہ

مسلمان مرا باپ دادا نہیں



شش و پنج دلمین ہی ہم کیا کرین

ہوا پیر نجد کو یہ ناپسند

وہ شیر کو بیشک پہنچ جائیگی

جو اندیشہ کرتی ہو پیش آنیگا

ابو جہل مرد و دنی یہ کہا

مری رائی میں جو ہی وہ خوب ہے

کہ ہر قوم سی لو تم اکالک دیر

شجاعت میں رکھتی نہوں وہ جواب

انہیں جمع کر کی روانہ کرو

یہ سب فضا جاکے کہلائیں رنگ

حوالہ کرین و فضا تیغ کین

بتا ہوا می خوش قدم کیا کرین

کہا اس سخن پر نہو کا ر بند

مرد کو فرشتی وہاں آئینگی

ہر اک ذی نفس غمسی پچائیگا

کہ تدبیر میری سنواک ذرا

سمجھ لو کہ نیک اسکا اسلوب ہے

اسد پنجہ ضیغم تھمتن ہوشیر

پئی قتل احمد کرو انتخاب

خدیو جهان کو نشانہ کرو

کرین قتل خوش بخت کو بید رنگ

تو معلوم ہو گا نہ قاتل کہین

مقتدر ہن شاہ تازہ زندگی

و یا پیر خجسکنی بڑے جواب

بنی ہاشم آاکی گہر جائین گی

بہم متفق ہو کی مارینگی وہ

اونہین ہو گا منطو رکب یقرش

شہنشاہ کو لیجائین گی وہ ضرور

بنی ہاشم اگر کرینگی جو شور

کہا سنی پیر کیا کرین اسی ضعیف

اگر گہری سلطان کو بی گہر کرین

تو ترک وطن بھی کریگا فتور

غریب الوطن ہو کی عالم پناہ

نہو دین احمد کو پاسد گی

کہ یہ رائی مردم ہی دور از صواب

وہ تکلیف احمد سی پیر جائین گی

قیامت تلک ہی نہ مارینگی وہ

کہ مجوس ہوں شاہ اقبال حبش

یہ نزدیک ہو گا نہین ڈرہ وہ

کسی میں رہیگا ذرا ہی نہ زور

کہ ہر جائینگی ہم بجان نحیف

اگر شہری شہکو باہر کرین

یہ جا کرو ہان پر کرینگی غور

و یا چوڑو نیگی بری رسم و راہ

جهاندا ورا حافظ انس و جان  
صمد لم یلد و حده لاشریک  
کلوا و الشر بواهم بهو نکو ہی حکم  
کبیر و احد مالک نیک بد  
عدو صدم سار و دستان  
شفیق جهان مونس و غمگسار  
حبیب نبی عاشق مصطفی  
سزاوار و لایب رض و سما  
لگی غمکی بچکی خسر کچم نهین  
بحمن مین ہی معشوق زنگین مزاج  
خبرلی خبرلی اری و نشو

ملک پر و را عالم حال جان  
تو ہی اپنی فرمانمین لاشریک  
عبادت کرو یہ دلو نکو ہی حکم  
ابد تک ازسی ازسی ابد  
حسام غضب مهربان جهان  
سکون حکم مطلع هشت و چار  
نگهبان جان شه او صیا  
سرین و یا مالک کاف و با  
لند هاشمیه دل اثر کچم نهین  
تو صحرا مین عاشق کی دلکا علاج  
که مظلوم دل ہی بدن مقصور

<p>تو راضی کرونگا او نہیں خوب سا  سمجھ لونگا حال زبون کی عوض  یہ ہی نیک کچھ شبہ اس میں نہیں  یہ تدبیر بہتر خوش اسلوب ہی  کوئی تحفہ تقریر اس سے نہیں  اسی رائی پر شفق سبک ٹی  کہ زخمیں آئی رسول امین  پہلی بجیا شاہ کی تاک میں</p>	<p>غریبوں کی مانگین گی گریو نہا  زرقہ و رنگا میں خون کی عوض  کہا پیر خبدی فی صد آفرین  ابھی عقل و فہم و ذکا خوب ہی  کوئی اپنی تدبیر اس سے نہیں  وہ کافر نہایت ہی وق حبیب  سلح ہوئی وقت شب ہلکین  یہ ہیرا کی پہر عقل ناپاک میں</p>
<p>خبردار کرنا حضرت جبریل کا سید المرسلین کو ارادہ  شکرین سی اور حکم خدا سلا نا امیر المومنین علی بن  ابطالب علیہ السلام کا بستر سید المتقین کی اوپر</p>	

سرو جان علی تمپہ کردی نثار

علی کی لئی ہی محبت یہ بار

نہو گا کسی سی نہو گا یہ کار

بجالاتی حکم خدا مر تضا

اگر جان جائی تو پروا نہو

رکھو گی قدم تم جو بیرون در

نکلنا جو تم گہری ای مصطفیٰ

زمین سی اوٹھا کر تم اک مشت خاک

تم اوس خاک پر پڑ سنا پسین کو

پہر اوس خاک کو ای نگہبان دین

نہ دیکھی گا کوئی تمہیں مطلقاً

خزا و سکی نہو گا کسی سی نہہ کار

وہی شاخ ہی جو کہ ہو میوہ دار

کری جو براہ خدا جان نثار

تمہاری محبت میں اوڑھی روا

وگر دم نہ آئی تو پروا نہو

خطری خطری خطری خطر

اوٹھانا زمین پر سی خاک کفرا

کف دست میں رکھہ کی بی بیم و باک

بند ہی رکھنا مٹی کشا دہ نہو

ہر اک آنکھ میں جھونک دینا دین

نہ پہچانیگا ہین کدھر مصطفیٰ



منہ پائی نازک پہ دلاوہ ہے

خبر تو نہ لی او سکی ای باخبر

فدائی سروست ہوتا ہی ایک

نہ لیگا جواب ہی خبر ناصحا

سنو حال لطف خدا وستان

جو کفار فی یہہ ارادہ کیا

پیمبر پہ نازل ہوئی جبریل

یہاں سی روانہ اسی شکو ہو

علی کو اڑہا کر تم اپنی ردا

کر و ترک خار وطن چوڑو

علی کو سدا و اڑہا کر ردا

رخ سروست آزادہ ہی

نہو تیرا آہ جگر کار گر

شجاع و عین یکتا بد و عین و ونیک

قیامت میں پوچھ گیا یہ ماجرا

وہ کیا اپنی بند و نہ ہی مہربان

ستم مصطفیٰ پر زیادہ کیا

و یا پھر یہ فرمان رب جلیل

کہ حاصل شیمانی ان سبکو ہو

نگاہ معاند سی مثل صبا

گل راہ ہو یہ چمن چوڑو

کہ جس طرح اک جان و قالب جدا

خوشا رتبہ و زینت مرتضیٰ

سزاوار کا حبلی ہی علی

زہی عزت و آبروی علی

بصد صدق و ایمان شہنشاہ دین

مثل کہی آئی ہین سچ سب لیر

حقیقت میں حق ہی کیا جانشین

پہلی سوئی شرب رسول خدا

زمین پر رہا کرو ہین دست پاک

اوی طرح پڑہ پڑہ کی لہ سین کو

سوئی مشرکان ہینکدی مشیت

وہ تاکا کئی پاس ہی دور کو

علی مصطفیٰ پر جو ہوئی فدا

پہی لطف سرخنی ہی علی

ہدایت ہوئی ہی جو سوئی علی

نئی سی رو الکی لینی دہین

کہ ہی خواہ گمشیر کی جا ہی شیر

علی کو اوی رات ای ہین

جو باہر ہوئی گہری کشور شا

اوٹھائی ہینکدی اک مشیت خدا

بجالاتی مندرمان آئین کو

پڑی آنکھو نھین دل ہوئی خوفناک

نہ دیکھا کسینی پراوس نور کو

پہنچ جاؤ گی شہر شرب میں تم  
 دل مصطفیٰ کو ہوئی سنکی عید  
 مسلح ہوئی وقت شب اہل کین  
 جب آئی بدولت سرائی نبی  
 کہ تا صبح ہم پاس بانی کرین  
 سفیدہ ہو جب صبح کا آشکار  
 علم کر کی تلوارین بی خوف و بیم  
 سحر گہ یہ لازم ہی کار سعید  
 رسول خدا فی یہ تدبیر کی  
 جو ہوئی تہی نعمات جنت حصول  
 یہ بہ کی عرض ای مالک و سرا

نہ سستی کرو اپنی مطلب میں تم  
 ہوئی جبریل امین نا پدید  
 چلی سب گہروں سی برای کین  
 وہاں ہیکر مشورت پہر یہ کی  
 نہا شب کو راز نہانی کرین  
 کرین ایک تن مل کی اتنی شکار  
 پی قتل احمد ہون سب ستقیم  
 محمد کو گہر میں کرین ہم شہید  
 علی سی بیان سارعی تقریر کی  
 علی فی بدل کر لیا سب قبول  
 برائی تمنا ملا و عا

عطا پاش ہی وہ خطا بخش ہی

بہوین چہرہ پر رشک معراج شاہ

عبار قدم افسرد و جہان

نگین نام سی او سکی خالی نہو

شکم و نشان بنی ہاشمی •

ہمائی سعادت وصی کرام

ہر اسادہ کیا شیر کردار ہو

ہوا حکم پروردگار جہان

غم موت تگونہ ذوق حیات

نثر بہر اہولیات سے

پس و پیش دنیا کی کاہش نہیں

مہوئس کو وہ کیمیا بخش ہی

تو نعلین میں روکش تاج شاہ

پریر و شہنشاہ دین و زمان

کبھی رنج میں طبع عالی نہو

خوش اختر نشان بنی ہاشمی

معین ہوا ہی پی روی دام

کہ ہر آن جسکا خدا یار ہو

یہ جبریل و میکال کو اوزن مان

ازل سی نہیں لطف و شوق حیات

فقط کام ہی تو عبادات سی

کبھی کہانی پنی کی خواہش نہیں

لکھای کہ وہ خاک جسر پڑی	لگی ضرب تیغ او سکی تن پر کڑی
وہی بدر کی روز مارا گیا	اوی شخص کا سراو تارا گیا
غرض سرور انبیا پاک دین	عدوسی نہان مثل مہر مبین
روانہ ہوا سمت شیرب وہ ماہ	خدیو جہان شاہ عالم پناہ

ذکر حال یعسوب الدین بعد دوانگی سیّد المرسلین  
دولتخانی سی شیرب کی طرف

نہ بیہوش ہو ساقی جان نثار	لبالب رہی ساغر خوشگوار
نہ بہکائی تیرنی ساقیا	کہ ہشیاری صبا حب لافتا
حبیب نبی رازدار خدا	شجاع و جری بہر کار خدا
تہمتن و صی شیر بیشہ دلیر	دل آرا علی صفت شکن شیر
ہر برشین مرد میدان جنگ	علمدار و سردار و خواہان جنگ



بجالاتا یا حقِ اخوت سے

زمین پر روانہ ہوا ہی قدیو

حفاظت ضروری ہی بہر علی

قوی دل رکھو تیغِ آہن سی تم

جو دونو ملک گہرینِ داخل ہوئے

سربانی تو میکال تھی جاگرین

نگہبان دونو رہی باخبر

یہ کہتی تھی ای بندہ سرفراز

مباحات کرتا ہی پروردگار

او دہر حال بدقسمتوں کا یہ تھا

کہ اک شخص پیدا ہوا سامنی

حمایت مروت اطاعت ہی کے

نگہبانِ ضرغام خالق رہو

رہو اک سربانی اور اک پانٹی

بچانا اوسے شہرِ دشمن سی تم

بنی کبابِ خسار مائل ہوئی

رہی پانٹی جب سربیل مین

ہوئی صرف توصیف باہمدگر

پسندیدہ خالق بی نیاز

اطاعت مروت پہ امی نامدار

کہ تلوارین کینچی تھی مثل بلا

کہا اوسنی سب ماجرا سامنی

برادر ہی تم دونو آپس میں ہو  
 بہم تمکو عشق و محبت ہی ہی  
 دراز اس قدر ہی تمہاری جیسا  
 مصیبت پڑی تم میں گرا ایک پر  
 کری اپنی مظلوم پر جان نثار  
 وفاداریسی جان نثاری کری  
 یہ کبیرض و دونو فی حاشا نہیں  
 ہوا پر ہم ارشاد ای قدسیو  
 علی کیطرف کو اشارا ہوا  
 بصد صدق و اخلاص و عین شہادت  
 کیا حکم پر سر کو دنیا قبول

برابر ہی تم دونو آپس میں ہو  
 کہ شرکت ہی ہی اور الفت ہی  
 کسی شے کو اتنا نہیں ہی ثبات  
 یہ ہو سکتا ہی دوسرا لی خبر  
 وہ زندہ رہی جان دی غمگسار  
 نہ اسوقت جان اپنی پیاری کر  
 ہوگا نہ ہوگا نہ ہوگا نہیں  
 نیا حادثہ ہی بخوبی سنو  
 کہ اسکو یہ کیونکر گوارا ہوا  
 بر غبت بشوق دل و بحساب  
 نہ غمگین نہ خائف نہ ڈرہ ٹول

مگر حرفِ شیطان کا تہا یہ اثر

پنکر لباسِ سحر آفتاب

علم کو کہوں کی نگون ہو گئی

مرخص ہوا گرد و ماہِ شباب

چکا چونکہ نظر و بین آنی لگی

ہوئی جہلا ہٹ و ختونیہ برق

سفرِ ظلمتِ قیہ کون کر گئی

نمائشِ مین نہی برگ و بار و شجر

طبائشِ صبحِ ضیا بیز تھا

لنگتی تھی اس در پہ زنجیرِ تور

ہوا پر نہ اون کینہ خواہو نکو صبر

و لو نہیں کہلگتی تھی وہ بی خبر

چلا سمتِ شمسِ با آبِ تاب

نمایان و رُونِ برون ہو گئی

ہوا شمس گرد و نکار و شنِ شباب

کرْنِ پُہا پنکر سما نے لگی

رُخِ آبِ شبنمِ خجالتِ مینِ غرق

لبِ شبِ سحرِ رنگِ خون کر گئی

درخت و مکان و زمین و ثمر

مؤذن ہی مرغِ سحرِ خیر تھا

وہر کا سحرِ قدسیون کا ظہور

بہت کر چکی تھی وہ بُتِ ضبطِ حیر

یہ کہتا ہے راوی وہ شیطان تھا

دو بار اٹھان کو عیان کر دیا

کہا کیوں کہڑی ہو سر راہ ب

وہ بولی ہی اب انتظار رسول

ہنساجت تو ابلیس اور یہ کہا

ہوئی آپ آخر تم اگر ہلاک

سرو پرہرا کر وہ دست زبون

کہ آلودہ خاک تھی ستر بسر

وہ چیرتسی او سوقت تکنی لگی

کسینی جو کی وری ناگہ نظر

ویا ساتھ والو نکو مڑا کہا

عدو خدا سخت نادان تھا

کہ وہ سارا قصہ بیان کر دیا

گہر ونسی چلی ہو بغیظ و غضب

کہ شب سی سلح میں بدل طول

کہ شیرین پہنچی شر انبیا

پڑی ہی سرو چشم پر سبکی خاک

یہ عکین ہوئی جیسی ہوئی خون

نہ ہی ایک کی دوسر کو خبر

زبان ونسی یہودہ بکنی لگے

تو دیکھا کہ سوتی ہیں شہر خبر

ابھی گہر من سوتی ہیں خبر لورا

تو پر خاش کی بھی چڑھی کفشگو	یہہ نوبت ہوئی جب ہاں روبرو
یگانہ بن گیا اونسے باہم نہیں	کسینی کہا یہ بھی کچھ کم نہیں
کہ کم ہو دلوں کی ذرا تو امنگ	کہ قتل انکو ابھی بید رنگ
بہم ہو رہی تھی چنان و چین	کسی نے کہا قید رکھو یہیں
کہ یہ قتل کر نیکی قابل نہیں	کہا بولہب نی ہی حاصل نہیں
نہ جیتا کہ نہیں پائین ہوتا ہا کرین	تعاقب کرین اونکا پیچھا کرین
وہ نزدیک تر ہیں نہیں ہمیں دور	ابھی پاس ہو نگئی یہاں سی ضرور
کہا راست ہی جستجو میں جلو	پسند آئی یہہ رائی کُفتار کو
تلاش محمد میں حیدر ان بنی	سرو عقل گم کردہ نادان بنی
کہا شکر امی خالق نیکذات	بلاسی علیؑ نے جو پائی نجات
چہ پائی نہ احمد کو کوئی بیان	مناوی ہوئی شہر میں ناگہان



ایکایک و رانی وہ گہرین تمام	نمایان ہوئی حیدر نیکنام
گرہ ابرو و ونیر وہ کاکل کابل	پر جبریل امین مورچہ پهل
غضبناک شمشیر بکڑی ہوئی	مسلح سدا خونین جگر بکڑی ہوئی
نظر آیا بعد روایون وہ شاہ	گہن سی نکل آئی جس طرح ماہ
مقابل ہوا شیر و بامہون کی	سنی نعلری اون سینو نسلی ہونکی
معاندنی او کیا جو یہ ماجرا	کف حسرت و درد و غم کو ملا
محمد کو پوچھ کہ کیا ہو گئی	کہ ہر کو گئی وہ کہ ہر کو گئی
اگر وہ اب ذرا نیک بدین تیر	بتاؤ تمہیں جان ہی گر عزیز
کہا شیر حق نی ہو بی ادب	مجھی تمنی حضرت کو سونپا تھا کب
کسی سمت جانیکا ہی علم کیا	کہ تلو بتاؤن وہاں کا پتا
تلاش او تلو کر لو جہانِ ملین	مجھی کیا خبر ہی کہاں وہ ملین

وہ مسو جہین ترنگین کہ پروانہ ہو

نکل جائیں دشتِ جنون ہی قدم

تدارک کرای ساقی خوشخرام

بطمی ہی غوطہ زن بحرِ غم

ہر اک پاؤں خاؤں سی چٹا

پہرکتی ہیں گلچین ثمر زر وین

قدم و گنگائی میں رخِ لال میں

صبا پسکتی ہی جمالِ چمن

قلوبِ الم خوشی انگور کی

مسیرِ ہوا رشکِ مہرِ حمان

صبا سہمکینِ خسرخِ گردشِ نصیب

بدنِ شمع محفل کا پروانہ ہو

بنی شلخ گلزارِ رویِ مسلم

کہ خالی ہیں اب باد و نوشونکی جا

فقیر و نکی لطنول نقشِ درم

ورنغا کہ بیل چمن سی چٹا

کلیجہ نہیں صیتِ اوونکی دروین

نہ نیکی کی طالبِ بد اعمال میں

گلوں پری ظاہرِ ملالِ چمن

کرمِ منتشر میں رخِ نور کی

بنی سرو آزاد شکلِ کھسان

او ہر پارہ سنہ خدا کا صیب

<p>برنج و الم اور بصد کین و طیش وہ سوا ونٹ انعام کی ہسی سوئی کوہ و صحرا روان و وان کہ ملجائی وہ باب فتح و امید تلاش شہنشاہ من سرگرم تھی نشان ڈھونڈ تھی پہرتی تھی لہریں</p>	<p>بدا کرتی تھی افسران و قش بنی کا پتا جو کوئی آ کی وی اسی حرص سی کا فران جہان رہا کرتی تھی بہر و انت و دید بہت سخت دل خوک بی شرم تھی قدم کی شناسا جو تھی اہل کین</p>
<p>سید اختیار کا غار میں پہنچنا اور تعاقب کرنا کھٹار کا اور محفوظ رہنا خسرو جہان کا</p>	
<p>کہ ہوشم عشق خیر الود را و کہا ساغر الفت حیدری صراحی بنی ووش بنبت العنب</p>	<p>پلا جام مخفی مجھی سا قیا چہلک جائی صہبائی حبت علی سر شیشہ ہو گوش بنبت العنب</p>

ہوئی پابرہنہ شہ زوی کرم  
 شہنشاہ جو ملی کر چکی تھوڑی راہ  
 سرخار تلو و نسی مل مل گئی  
 بھی مرکب تیز رو کیجئے  
 یہ منظور شاہ جہان فی کیا  
 ہوئی دوش بویکر پرشہ سوار  
 تامل بھی اس بیان میں ہوا  
 حدیث و گرگو نسی دل چپ ہوا  
 بتائی اگر یار وہ لاکھ بار  
 غرض اس طرح لکھتی ہیں خوشحور  
 اوسیدم ہوئی صبح بھی آشکار

کہ بچانی دشمن نہ شکل قدم  
 تو کبیرض بویکر نی شک ماہ  
 کف پای سردار چل چل گئی  
 جو کار رفاقت ہو وہ لیجی  
 حمار سبک رو بنا و ابہ  
 وہ بامکر تہا بنگیار اہوار  
 تر و دہی ذکر زبان میں ہوا  
 کہ بار بئی اوس سی کیونکر اٹھا  
 مگر کیا بئی کا اوٹھایا تہا بار  
 چلا تہا وہ چوپا یہ کچھ تھوڑی دور  
 نظر آیا کوہ گران پاسدار

ضم عیش میں غیظ اللہ کو  
 طنابِ فلک رنج سی سست ہیں  
 پرستار تہی جنگی حور و ملک  
 سوادِ شہی میں وہ یون و دور ہو  
 پیرِ مہرِ حق حکم رب ہو حسام  
 دلا چوڑ تمہیدِ حبِ رسول  
 لکھہ اب حال پر داستان چہر  
 یہ لکھتای راوی صاحبِ نہر  
 ابو بکر کی گہر گئی شاہِ دین  
 شہنشاہ کی ہمراہ وہ ہو لیا  
 وہ بی کفش آخر روانہ ہوئی

لگا غم کا دہشتہ رنج ماہ کو  
 ملک بہر فرمان رب چست ہیں  
 نگہدارِ بحر و سما و سماک  
 کف پا برہنہ ہو رنج ہو رہو  
 روانِ اسطرِ حسی ہون خیر الانام  
 جو حکمِ حُت راتھا کیا وہ قبول  
 موخ تو ہی ہی بیان چہر دی  
 کہ آگی بڑی میر و خیر البشر  
 وہ راضی ہو بہر ہجرت و ہین  
 ہوئی پا برہنہ حبِ خدا  
 مسافرِ خدیو زمانہ ہوئی



سرخار پیلا دیا بار کو	چھپا یا رخ برگ فی غار کو
نظر آتی تھی جی گنگی رکھی	کبوتر کی جوڑی فی تنگی رکھی
پتی چشم پوشی بہانہ ہوا	کبوتر کا جب آشیانہ ہوا
کہ ظاہر ہو مرغ دین کی خبر	کبوتر فی انڈی دی بیٹھکر
نہو سکن شہ کا تا کچھ اثر	تناکڑی فی جالیکو غار پر
کبوتر فی انڈی دی تھی جہان	اس اثنائیں کفار پنہی وہان
جہان پائی بو بکر تھا بد نما	کف پائی ہو بند سوراخ تھا
وہ روز کسی ظاہر ہوا اور عیاں	کہ اک سانپ پیدا ہوا ناگہان
جو دانتوں سی تلوا لگا کاٹنی	پٹ کر کف پائی بو بکر سی
وہ بی موت جان اپنی لگا	تو چلا کی مکار روئے لگا
مریگانہ تو گو کہ کاٹی یہ مار	کہا شہ فی چپ رہ نہ آتا پکار

ابو بکر شہ کو وہاں سے لے گیا

سنو غار کا غار شور اٹھا نام

ابو بکر کرتا تھا سور اناج بند

و کہا یا جہان چہید ہمارا زنی

سرد امن بد ہوا چاک چاک

کہلی تانہ وہ ماجرا مئی شکر

فقط ایک رخنہ جو باقی رہا

غرض بند رخنوں کو جب کچھ کا

مقام تعجب ہی گفتار میں

ابو بکر کیون کر ہوا با خبر

شجر تھا قریب و سکی کانٹوں پر

چہا یا رخ ماہ کو خود چہا

جہان تھی شہنشاہ گردون مقام

کہ تا چشم بدسی نہ پہنچی گزند

کیا بند اوس رخنہ پر دانی

کئی بند روزن کہ تھا خوف ناک

ہوئی سب عبار رخنہ بند صحن

اوسی پاؤں سی بند اوسنی کیا

در آئی پہرا و سمن رسول خدا

کہ ایسی شب تیرؤ تار میں

کئی بند کس طرح سوراخ و در

بحکم نبی و رہا وہ چہا گپ

وہ بخود ہوا خوف ہی اور کہا	لعین سر پہ آپہنچی ای پیشوا
نہ کیونکر کری عقل وانا گریز	بہرنی کی جا ہی نہ جائی ستیرا
کہا شاہ فی بس نہ بیہوش ہو	نہ تک اتنا ای شخص خاموش ہو
ذرا دیکھہ قدرت خدا کی یہاں	کہ کیا کرتا ہی کار سازِ جهان
ادھر آئی ہی میں تو کیا پائین گی	نہ دیکھیں گی یہ سب علی جائینگے
یہ ظاہر ہوئی قدرتِ کبریا	کسی فی نیا یا نشانِ حجاب
پراگندہ ہو کر برج و تعب	تبی کو لگی دھڑھوہنی سب کعب
وہ دن بہر تو اس جستجو میں رہے	تلاشِ شہرِ نیکو میں رہی
ہوئی شب گہرو نکور و اندھوئی	خندنگِ الم کی نشانہ ہوئی
ہوئی دوسری دن سب پہر و	پئی منکر احمد دریدہ وہاں
کروں عرض کیا میں دن تین بات	رہی غار میں خسرو نیکذات

نہ رو تو ارمی خربصوت بلند	نہین زخم افھی سی سچلو گزند
اقرب آئی روز نکلی جب مشرین	سنی اونکی پاؤ نکلی آہٹ بھین
کبو تر اوڑی آشیان چوڑ کر	چلین مڑیان تار کو توڑ کر
کہا پی شناسون نی ہی یہ گمان	محمدین اس کو وہ کی درمیان
نہین آسمان پر وہ ہیں غارین	چھی این بلا شبہ کہسارین
سہون نی دیاطعن سی یہ جواب	نہین ہیں جناب رسالت مآب
کہین کیا ہم اسجا سوائی سکوت	تساہی یہاں رشتہ عنکبوت
دوم جہاڑیان ہیں بہت سایہ دار	کہ پر خار ہیں اور ہیں بیشمار
اسی جانتی ہیں عقل و فہم	کبو تر کا جوڑا یہاں ہی مقیم
کوئی شخص جاتا اگر غارین	تو رہتی یہہ کاہیکو کہسارین
ابو بکر نی جب سنی یہہ کلام	تو دھشت سی دلکو کہا تہام تہام

<p>وہ شرب کی جانی کو طیار ہین  نہ حکم شہنشاہین کیجو قصور  مہیا کئی دوشتر نو جوان  ہوئی شب اوسی دایم مرغ لقا  پیشہ کی کرتی رہی وہ تلاش  پہری مضطرب شہر کی راہ کو  تجسس میں تھی کو کو بمقرر  اگر راز حضرت نہوتا تھا فاش</p>	<p>کہ دوا ونٹ احمد کو درکار ہین  ور غار پر صبح جانا ضرور  بہت خوش ہوا سکی وہ ساربان  وہ شب بہر ہا منتظر صبح کا  اوہر تھی جو گفتار سب دلخراش  نہ پایا جو اوس کوہ پر شاہ کو  یقین ہو گیا ہین ہین تاجدار  جمال رخ شاہ کی تھی تلاش</p>
<p>غاری باہر آنا سید المرسلین کا اور شیر کی طرف  متوجہ ہونا اور گفتار کا تعاقب کرنا</p>	
<p>ترو تازہ رکھی دل خلق کو</p>	<p>وہ می دی جو آرام ہو خلق کو</p>



ابو بکر کا نخت دل وقتِ شام

لعینوں کا کہنا تھا سب حال وہ

وہ پانچ سو ساکن تھا اک گلہ بان

زبانِ زویہی تھا پئی خاص و عام

برائی شہنشاہ گردون سریر

مدارات تھی آبِ گلِ مینِ خمیر

ابو بکر کا پورا اور گلہ بان

کوئی میسر شخص آگہ نہ تھا

پیمبرِ فی اوس غارِ مینِ سامعا

کہ دواؤں نہ لادیں پئی رفعِ کار

اویس وقتِ شکروہ دوڑا گیا

پس صبح لاتا تھا آب و طعام

منفصل بتاتا تھا احوال وہ

مسلمان ہوا آنکر وہ شبان

اویسی لوگ کہتی تھی عامر تمام

وہ گذران جاتا تھا اک جامِ شیر

وہ تھا دامنِ عشقِ نبی مینِ اسیر

یہ حال مبارک کی تھی رازِ دان

کہ مردِ سونم و دو کی ہمہ نہ تھا

جگر بند بو بکر سی یون کہا

پنچ جاؤں شیرِ مینِ دلِ لی قرار

مسلمان شہربان تھا اوتی کہا

نمازی دعائی سحری نهال	نموی پرین برگ دخت وصال
هی سر و چین با فروغ و اصول	تعاقب سی غولونکو هی کیا حصول
ضمیم کش نمودار هوتا هی اب	خوشی خرمی هی بعیش و طرب
مردین کا غره نمودار هی	جوتارنج هی سعد و خوشکاری
ہمائی کرم شافعِ عاصیان	تفائی غریبان پناہ جہان
گہر ریز ریز ایمان ریز	عدونی کیا جسکی بوسی گریز
قریش بہائم غنی ہو گئی	عرب جانور آدمی ہو گئی
برہنہ جو رہتی تھی بازار میں	جینچی وہ ہی چشم خریدار میں
جنہیں بات کرنا ہی آتی نہ تھی	خدا کو سمجھ کر بنی شفق
جو وحشی تھی انسان بنی شہر میں	ہوا شہد داخل رُخ زمر میں
جو مفلوک تھی وہ غنی ہو گئی	غنی مخموری سی دنی ہو گئی

قدم نون تری ساقی تیر نوش  
 سبودان او تبارند باوه فرو  
 تهم ایدل نکلتای بدلیسی چاند  
 اگل لعل مضمون دانشوری  
 سنبهل خضر دل راه رو نور مو  
 سهار کرم ہی جبین جهان  
 تب سحر زائل ہراک تنسی ہی  
 شفا مرض ہی طبیب بہار  
 مسیح جهان مرد و نسی ہی دچو  
 چہکتی ہین بیل گلونکی بہار  
 بناوانہ تسبیح شمس فلک

نکریا وہ گونی سی مہکو خموش  
 کہ مصروف ذکر نبی ہین بیہ گوش  
 شب ماہ ہی جسکی عارض سی ماہ  
 خنم کوہ سی ہی نکلتی پری  
 بہار نبوت سی معمور ہو  
 کہ ہوتا ہی اب ماہ و خشب عیان  
 دُر و صل آلودہ دامن سی ہی  
 ہراک گل کی پہلو سی ہی دُور خا  
 ہوئین زندہ جانین دلو نکو قرار  
 گہنا عیش کی زاہد و کان بہار  
 ہوا ذکر حق شمسہ مہر تک

لہن شاہ پیکر روانہ ہوئی  
 قصید کا سر وار تھا اک جوان  
 وہاں جبکہ پہنچی شہر نیک نام  
 اور ادنیٰ سراقہ کو دی یہ خبر  
 گیا تھا ابی گہری من بہر کار  
 وہ شہور ہی سب میں جو رو دیا  
 محمد کا مجھ کو ہوا ہی گمان  
 سراقہ فی جدم سخن یہ سنا  
 وہ نیزہ اوٹھا کر مع راہوار  
 یہ کبیرض بو بکر فی شاہ سی  
 وہ دشمن قریب آن پہنچا حضور

عدو تیر غم کا نشانہ ہوئی  
 سراقہ تھا نام او سکا ای مہربان  
 چلا اوس قصیدی سی اک خوشخرام  
 یہاں کیا تو بیٹھای ای نامور  
 ملی تھی شتر پر بھی دو سوار  
 اون اونٹوں کا اوسجا ہوا ہی گدا  
 کہ شرب کو شاید ہوئی ہن دل  
 تو نیزہ لیا ہاتھ میں اور چلا  
 نمودار ناگہ ہوا ایک بار  
 سلامت نجاتیگی اس راہ سی  
 بس اب ماری جانیگی ہم مقصود

از دین اکمل بن جعفر  
 بہترین قصیدہ صاحب معجون

چہوئی چول کو کیا محال صبا

زمین و زمان تابع حکم پاک

رقم کر دلا حال خیر الام

کہ گفتار جب کر چکی جستجو

جوہن کوہ و دشت اونی خالی

جو دو اونٹ لایا تھا اک ساربان

گہن باہ کامل کا تہا یون رو

اور اک اونٹ پر عام و ساربان

بس اوس صبحی تا بروز دیگر

او تر کر کیا جبکہ حضرت فی خوا

اوشی ایچا ملکیا جام شیر

سنا پڑا کبیر

کیترون کی مانند حال صبا

صدائی ملک یہ کہ روحی فداک

نکر اب کسی سی سوال و کلام

نہ پہنچا لب آب دست سُبُو

روانہ او ہر شاہ عالی ہوئی

سوام او سپہ بو بکر و شاہ جہا

کمین عدم و جسطر حسی حرف

چلی سوئی شیرب بعد عز و شان

چلی ہی گئی شاہ جہا و بشر

تلاش غذا میں تہا یہ سحباب

نبی کو وہ اوشی دیا جام شیر



ملاقی جو ہو نیگا بد ظن کوئی  
 تو پوشیدہ اوپی کرونگا یہ حال  
 کلام اوسکا شکر رسول خدا  
 رہا ہو جوان ہو اگر نیک ذات  
 زبس تہا نہ نیت میں و سکی قصو  
 وہ نکلا زمین سی کہی دست پا  
 جو ملتا تھا دشمن کوئی راہ میں  
 یہ کہتا تھا جانی عبث ہو وہاں  
 او نہیں پہر دیتا تھا اوس راہی  
 پہر آگی بڑی جب رسول خدا  
 وہاں اقم معبد تھا کن کا نام

ملیکا اگر مجھ کو دشمن کوئی  
 چہاؤنگا احوال رنج و ملال  
 یہ کہنی لگی حق سی ای کبریا  
 اگر راست گو ہی اسی ہونچا  
 اجابت کو نہی دعا ہی حضور  
 دُعا دی کی گھر کو روانہ ہوا  
 جو ہوتا تھا بد ظن کوئی راہ میں  
 محمد نہیں راہ کی درمیان  
 ملین تانہ وہ شاہ جمجاہ سی  
 گذراک قبلی میں شہ کا ہوا  
 وہیں پیری اگر رسول کرام

کها شاه نی ڈرنه تو اسقدر	سمایت خدا کی ہی نزدیک تر
مدو گار ہی شتر اعدا پہ وہ	بچا تا ہی تو دیکھ کسجا پہ وہ
بنتی سی یہ صاور ہوا معجزہ	کہ اسپ سراقہ و ہنس اسریا
بزانو و رآیا وہ گل میں تمام	او بہر نیگا اوسنی لیا پر نہ نام
طبیعت بہت اوسکی کی تیر ہی	جوان نی کیا اوسپہ ہمیر ہی
نہ نکلا وہ لیکن وہ اوس خاکسی	و ہنس اتھاؤ عائی شہر پاکسی
خدا کا جو باندہا ہوا اسپ تھا	نہ خاکی طویلی سی ڈرہ کھلا
سراقہ نی دیکھا جو میں یہ غضب	پشیمان ہوا ذیخرو بی ادب
کہا ای شہنشاہ عالی نژاد	تمہاری بزرگی ہوئی مجھ کو یاد
اگر اس بلا سی مجھ کو نجات	نہ پچھا کرو نگاشتہ نیکذات
میں خضر تکی جانب نہ پہر آؤنگا	قبیلی کو اپنی چلا جاؤنگا

کہ باقی نہیں چارپاؤنہن خون

کہا شاہ فی گرا حبازت ملی

کہا اتم معبد فی امی شاہ دین

او تر کرشمہ مسلیم فی وہین

کہا شہ فی جب بہتر کی تہنہ ہا

چلا اسقدر شیرستان سی

کہ تھ شیر کا بند کر نامحال

یہہ اعجاز شہ ہی لب شیر کو

ہوئی سیراوس شیر سی پیرزن

پتیر فی اوقات خوش کی جو صر

الگن کاسہ ساغر پیالہ گلاس

کھڑی ہی اگر بہتر تو سرنگون

تو میں دودو دودو دودو کی راحت ملی

مجھی اسمین انکار ہرگز نہیں

لیا نام خالق بصدق و یقین

بہادو دودو دست مبارک کی سا

ہوئی سیروہ وائے جانسی

ہو اطراف میں اوسکا دہر نامحال

دیا پیرزن کو کہ تم ہی بیو

پیا سنی جو ساتھ تھی بیو طن

بہر شیر سی زن کا ہر ایک ظرف

صراحی خم و جام و ابرق و طاس

کہا اوس سی حضرت فی ای نیکین

تری پاس ہوئی اگر قرض نان

یہہ کی عرض اوسنی کہ اسی شاہ دین

سر تو نکا نام تک ہی محال

نہ پانی ہی اسجانہ ہی برگ کاہ

نہ گندم نہ چانول نہ کوئی اناج

مجھی تسی جانان نہیں جان عزیز

ترود ہی کیا نذر مہمان کروں

اگر پیش روی شہ ارجمند

کہا شہ فی گرہیر ہوشیر دار

نتی سی یہہ عرض اقم معبد فی

کہلا امشت خرمابھی دی لبین

بقیمت عطا کر کہ ہون خستہ جان

یہان صورت نان تو بالکل نہیں

پڑا ہی بہت اس زمانہ میں کال

یہان کی رعیت ہوئی ہی تباہ

دوا کو ہی روٹی ملی گی نہ آج

سوا دلسی ہی روی مہمان عزیز

ہو گھر میں گر قرض نان کیا میں

بند ہی تھی وہاں مادہ گو سفند

تو دی شیر مہکوا کہ ہون بقرار

نہیں داتہ میں ذرا شیر ہے

بزرگوں کو پونچھا تو بولا جوان  
 تبستم کیا اور سنسی بادشاہ  
 بنی سہم یعنی کہ حصہ کا پور  
 یہ فرمایا حصہ ملی گا بھی  
 سنا جب جوان فی کلام شریف  
 زبان معلیٰ پہ مائل ہوا  
 یہ کیرض نام مبارک سنون  
 تو بولی خدیو زمان زمین  
 محمد مجہی کہتی ہیں خاص و عام  
 بعد شوق دل وہ مسلمان ہوا  
 بنا کر سراپا مثال و تدم

بنی سہم کہتی ہیں ای مہربان  
 برات مبارک ہی گردون کلا  
 بہت خوش ہوئی اس شگونی  
 خداوند تو فوق دیگر بھی  
 غریب عجیب و لطیف ظریف  
 شہنشاہ کی جانب رخ دل ہوا  
 جد ہر آپ جاتی ہیں مین بھی  
 مرا نام ہی سید المرسلین  
 نبی کا سنا جب بریدہ فی نام  
 کہ تازیت ممنون احسان ہوا  
 کیا نعل پائی مبارک پہ خم



<p> سُبو کو زہ سب شیریں بہرونی  وہاں سی چلی آگی خیر البشر  چہا اُم معب کا خضر سی گہر  ہو ارہروی مین جوان اک ہم  پیشہ کی تہی او سکو ہر سوتلاش  ملا وہ شہنشاہ کو ہیستام  ہوئی حال پرسان سول مان  یہ کبیرض اوسنی کہ امی حسین  تلاش محمد سی رکھتا ہوں کام  ہو اسعد آغا ز انجام سی  وہ بولابی اسلم امی با خدا  سلامت رہیں گی ہم ای کبریا </p>	<p> سُبو کو زہ سب شیریں بہرونی  وہاں سی چلی آگی خیر البشر  رکھا شاہ فی جبکہ باہر قدم  شکستہ جگر تہا جو وہ دلخراش  لکھا ہی کہ او سکا بریدہ تہا نام  نہ ہرگز ہوا و لکو خوف جوان  کہ کیا نام ہی ای جوان حسین  زمانہ مین میرا بریدہ ہی نام  شگون نیک شہنی لیا نام سی  کہا ہی قبیلہ ترا کون سا  رسول خدا خوش ہوئی اور کہا </p>
--	---

پلا ساقی روح پرور ایام	که مجبه خشک لبکو کری ترو مانع
هوئی مغز و دل فکری سوخته	نه کر سوزن غمی لب و دخته
مطابق هوئی گردش روزگار	چلی بزم مین کوئی جام خار
رہی محفل عیش مین خوش مانع	تن رنج و غم غمی بود مانع
هوا جشن نور و زغم سب گئی	پیشتر جو شرب مین داخل هوئی
برنگ چمن تها و آراسته	که هر نخل تها سر و نو خواسته
رخ حسن و زمین سی شکل عروس	بلد ز یور دین سی شکل عروس
سنانوبت و نیکو تاشش جهت	هوا کوس آواز و معدلت
نیپه کون سماقی تہی و سرزمین	طرب زاموئی رشک خلد برین
کوئی جام ساقی پلا دی ضرور	کباب بطمی لگا دی ضرور
که کرتامون مین خوش حکایت بیان	ہی نخل زبان باغ پر گل فشان

اوسی لطف احمد سی حصہ ملا	فسانا ہوا نیک قصہ ملا
وہ جب لطفِ حضرتین داخل ہوا	گروہِ مسلمانین شامل ہوا
یہ کبیر رضای مقتدائیِ جہان	شہنشاہِ دینِ زمین و زمان
کہ داخل ہوئی شہرِ شیرین اب	زمین ہو گئی طلیٰ ز راہِ ادب
اگر پیشِ حضرت نشان ہی چلی	دلِ شکر کانِ سوزِ غمسی چلی
علم کو کہا شہ فی تیار کر	رخِ خوب نیزہ سدا کر
نہ ممکن ہوا ادبِ جگہ پر نشان	کہ چلتا وہ پیشِ خدیوِ جہان
بریدہ فی تدبیرِ کبیرِ خوب کی	کہ نیزہ پہ دستار اک باندہ وی
چلا آگی رومی شہنشاہ کی	ہوا مہر تھا ہاتھ مین ماہ کی

مدینہ منورہ مین سید عالم کا پہنچنا اور انصار  
والا سب کا استقبال کرنا

رفیع المکان شافعِ عاصیان  
 سرِ راہی راہِ تہی کہکشان  
 ہر اک ذرہ تہا رشکِ بدینہ  
 چمنِ بحر کوہِ و نہالِ زمین  
 سنبہ نہال اور دختِ آبِ تہی  
 سفر بار و رہا خضر شرمین  
 مہیا تہی ہر سونشاط و طرب  
 سبھی شہری جاکی باہری  
 تناسی باشادیِ بیشمار  
 نپاتی تہی جسمِ تہی کا نشان  
 اس طرح اگر و زب تہی وہ جمع

سہا کرم آفتابِ جہان  
 زمین راہ کی بنگنی آسمان  
 دختِ خوشی شعلِ بی نظیر  
 خوشی سی بی صورتِ نازِ زمین  
 ہر اک جامِ سرت کی گردابِ تہی  
 تھکا پوی شہ سی خضر شرمین  
 دلونسی پراگندہ قہر و غضب  
 نہ اوس روز سی گہری اندری  
 شہنشہ کا کرتی تہی روز انتظار  
 تو پہر گہرین آتی تہی و نہیجان  
 شبِ غم میں پروانی جو یایِ شمع

سُنو مجھسی ای صاحبانِ ہنس

کہ اعدائی اتنی کئی ہین ستم

وہ خورشید سان شکوہ کر نہا

سنا جبکہ مژدہ یہ انصارِ فی

ہو اشوقِ والا مین دشوار خواب

رخِ شب سی زائل ہوئی تیرگی

سحر کہ ستاری پریشان ہوئی

مصفا ہوئی برگ و بار و شجر

ضیا شمس کی مشعل نور تھی

پہر ہر اتھا شب کا گریبانِ صبح

ترقی پہ تھا اوجِ حسنِ سحر

کہ شربِ مین پہنچی جو مینِ خیمِ سر

شہنشاہ سی جہنگیا ہی سرم

سوئی شہرِ شرب ہوئی مینِ وان

کیا جشن ہر ایک غمخوارِ فی

سحر کو ہوا جب علمِ آفتاب

سیاہی پہاڑ و زمین جا کر چھپی

درو بام و ایوان نمایاں ہوئی

مصقل کیا صبح فی ہر سحر

تجلی وہ سپنہ طور تھی

پڑا پہرہ شب پہ دامانِ صبح

چہا چا و رشب مینِ رومی قمر



چسپاوه سوار یمن تہی ساتھ ساتھ	جدا پائی شہ سی نہوتی تہی ہاتھ
عجب روز خوش تھا عیان فر تھا	زمین آسمانین وہاں نور تھا
کہڑی تہی ہر اک سمت سب بصف	بجائی تہی خوش ہو کی ہاتھوسی
صدائی خوشی سی بعیش طرب	رخبر خوان جوان تہی برسم عرب
جد ہر رخ پیرائی تہی شاہ جهان	وہ کہتا تھا حضرت یہاں اور یہاں
کوئی بولا اسجا کوئی بولا وہاں	کوئی بولا اس سمت ایجان جان
رئیس قبیلہ کی تہی یہ امید	مری گہرین آئین مجھی ہونوید
حبیب خدا تہی او ہر عذر خواہ	دل و جانسی قربان تہی انصار شاہ
کھنڈ پاسی آنکھیں لگاتی تہی وہ	خوشی سی نہ پہولی سمائی تہی وہ
نہی پہنچی جب آل نخبار میں	قدم بڑھ گئی جائی سردار میں
کہ تہین والدہ جد کی اوس قوم سی	نصیب ونکی جاگی وہ شادان ہوئی

کہ نہ سچی ہین نزدیک شاہِ ہند	کہ ناگہ سہونی سنی اک ندا
گہرونی روانہ ہوئی ارجمند	صدائی طرب ہو چکی جب بلند
برائی تحسب پریشان ہوئی	قدم سربا کر نمایان ہوئی
وہ تہی منتظر آمدِ ماہِ مکے	بہت مضطرب شوق میں شاہ کی
اور آگے بریدہ لئی تہا لوا	یکایک نظر آئی شاہِ ہند
ہراک فی کیا آنکھوں کو فرشِ راہ	جو ظاہر ہوئی پیش انصارِ شاہ
لگی چو منی پائی شاہِ جہان	گری ناتی کی دست و پا پر جوان
فدائی رخِ شہ تہی پیرو جوان	بنی خاکِ رہ سرمہ چشمِ جان
قد مہائی شہ چشم و دلی لگائی	پئی تہنیت ہر طرف لوگ آئی
بجالاتی ہر موسیٰ شکرِ الہ	کیا دودھ کر سب فی پابوسِ شاہ
رکابو نہیں پائی تہی جا قدم	کہڑی چو منی تہی لبو نسے بہم

محمد کو مہمان اوسنی کیا  
 بحکم خداوندِ ہر دو جہان  
 قبا تہا جو اک موضعِ دلپذیر  
 بناؤ الی مسجد کی شہ فی وہان  
 عجب نیک تعمیرِ اللہ تہی  
 بنا اوسکی ایسی ہوئی تھی قوی  
 عرب میں اوسی کہتی ہیں سب قبا  
 وہیں رہتی تھی شاہِ گردونِ پنا  
 لکھا ہی یہ راوی ذیجاہ فی  
 علی پرا دہر حادثی یہ پڑی  
 بجالائی حکمِ جنابِ رسول

ہر اک بالِ قربان اوسنی کیا  
 فلکِ شان ہی اوسکی گہرِ مہمان  
 پسندِ دلِ خسرو بی نظیر  
 وہ تھی مسجدِ اولینِ دوستان  
 بنا کر وہ شاہِ ذیجاہ تھی  
 کہ اب تک کہیں سی نہیں وہ ہلی  
 وہ مشہور ہی خانہ کبریا  
 عبادت میں مصروفِ شام و پکا  
 کہ جب قصدِ شرب کیا شاہ فی  
 کہ کئی میں وہ تین دن تک ہی  
 نمایان کئی فرعِ حق کی اصول

شرف بخش او سجا ستاره هوا	جمال شتر ماه پارو هوا
شنب او سجا گذاری شهنشاه فی	ستارون کو روشن کیا ماه فی
سحر کو غرض آفتاب جهان	هوا مشرق و کوه سی جب عیان
نمایان هوا مهر عالم فروز	بهر اعل تا بانسی و امان روز
سحر حسن سی آئینه سنگینی	پر پھر طاؤس و شش تن گنی
سرخس افلاک زردین هوا	مرخص رخ عقد پروین هوا
نیمائی جهان تاب اُرنی لگا	سمند طلافام مژنی لگا
جمال بحرین ستاری چپی	رخ شمس من ماه پاری چپی
ضیابیز تها شمس چرخ کرم	ستاری تھی منقودا و رضو علم
قبیلی جود و تھی بی عمر و عوف	تہمتن بیاد زنتها آنکو خوف
وہان اک سن کا تها گلشوم نام	نہایت فہیم او بہت خوش کلام

شال کف موسوی پاؤن نہی	جمال شہ خاوری پاؤن نہی
کف پا جو چہل چہل کی زخمی ہوئی	تو ہر نگ تہی داغ طاؤس کی
نہ تہ خالی تہی پائی خوش چھر پر	ساری جڑی تہی رنج مھر پر
وہ چہالی تہی مہ جنبہ ہر دم شمار	بہ پہلو نسی خورشید تہا شمار
پڑی جب برادر کی مونہ پر نظر	تو سمجھی کہ اندامین مین بشر
بہت رنج و غم راہ مین پائی مین	بڑی مشکو نسی بیان آئی مین
محمدنی بھیر علی کی دعا	ہوئی دور چہالی ملا لطف پا
وہ سب آہلی پاؤن کی کہو گئی	کف آب راحت سی دہو دہو گئی
جو تہی ماندگی راہ کی کہو گئے	کہ دورت رنج ماہ سی دہو گئی
پہرا و سد نسی تا عمر شیر خدا	نہ ہرگز ہوئی شا کئی درد پا
غرض بعد چندی رسول خدا	قباسی چلی شہر کو ظاہر



ہوئی جگر سی جبکہ فارغ علی

سواری میسر نہ آئی او نہیں

روانہ ہوئی اپنی معشوق پاں

پیادہ روی سی پڑی آبی

جو پہنچی حضور شہنشاہ دین

شگفتہ ہوئی مثل گل رہنما

خوشی سی ملائی حبیب سی حبیب

بہم سینی سی سینہ اور دلی

حبیب مبارک پہ بوسہ دیا

کف پائی محبتِ خدا بی نظیر

نرخِ ماہ ہر پاؤں میں آگیا

چلی شہر شرب حضور سب

پیادہ روی کھینچ لائی او نہیں

نتہا خوفِ دشمن نہ دلوں میں

نرخِ دُور سرِ خار غم سی چہلی

سرافراز خوش ہو گئی بالیقین

دہن ننگیا غنچہ لالہ زار

کلیجی سی دلوں لگایا وہیں

اگلی آنکھ سی آنکھ اور تل سی تل

قرین اونکو سرو رنی شہلا لیا

ہوئی چہالونسی رشک بدرنیر

دل پور روشن ہی شرم آگیا

سمندر سرافراز مہون رنگ سی  
 شمار سر بلبل دین ہی دل  
 جگر مست خمخانہ دین ن مین  
 جو مصرع ہی ست سخی جزو ماہ  
 سر صدر ہی ابتدا ضرب کی  
 سر خوشو موئی میان جہان  
 ہوئی داخل شہر جب شاہ دین  
 گروہ بنی سالم او سجا جو تھا  
 کہ داخل ہوا وقت ظہرین کا  
 بصد جوشش و بازبان فصیح  
 سرا ہی یہ خطبی کا امی مہربان

چڑا سا غر شعراں ڈنگ سی  
 گل جعفری سر و زمین ہی دل  
 پرستان کی مجمع مین پرین مین  
 تو مضمون فرخندہ سلطان کلاہ  
 حسام عروضی ہی خوش حرب  
 برابر و کامضمون کمان جہان  
 وہ تہار و ز آونہ راحت دین  
 وہان آئی پہلی شہر انبیا  
 کیا خطبہ حضرت فی اوسم ادا  
 نہایت بلغ و سرا سر ملیح  
 کہ ہی یہ پیام خدائی جہان

ہوتی بخت بیدار اوس شہر کی	قدم سی ندنی کی رتی بڑ ہی
---------------------------	--------------------------

سید انبیا کا مدنی مین و احسن ہونا  
اور مسح داور دولت سرا کا اوس مین  
پر تعمیر کرنا

چہک بلبل خامہ کا غدیہ تو	بناعطردان طرف جام سبو
سناؤن وہ داؤد حق ملیح	شال سلیمان بلیغ و فصیح
وہ ہو جوش زندانہ انجو و پرست	سما جسکی آگی ہو ہیت سی پست
رقیبونسی دار مضامین چہی	رخ داستانسی سخن چین چہی
دل آویز ہو صریح تر مرا	ہر اک شعر ہو جام کوثر مرا
و ما دم می ارغوانی ملی	رخ سرخ کو زعفرانی ملی
گللابی بنین غنچہ گلستان	تو ہو موج می بوی باغ جہان

کیا ترک بالکل طریقِ خدا

نہ باہم ہوئی قاصدِ زاری

کہ جس طرح آئینی ہوں بوسیاہ

وہ لہو و لعب پر ہوئی مستعد

مرا سم ادب بھول ساری گئی

تمہیں غیر حق کچھ بہا را نہیں

ہوا جبکہ دنیا سی برباد دین

کہ ظاہر ہو اسلام کا آفتاب

سنوای گروہِ سلمان سنو

بجالاتیگا جو کہ حکمِ خدا

عبادتِ خدا جب کریگا قبول

دلو نہیں نہ کرتی تھی خوفِ خدا

سیہ دل رہی اونکی انکاری

دلو پیر نمایان رہا داغِ ماہ

نبیونکی دلی ہوئی اونکو ضد

عذابِ خدا سی وہ ماری گئی

مجھی رنجِ اُمت گوارا نہیں

مجھی حقنی بہیا تمہاری قرین

جہا نہیں ضیا ہو بُری آبِ تاب

ہوئی ہو جو تم اہلِ ایمان سنو

اوی اجر ہو گا بروزِ جزا

تو جب نعمتِ دین ہی ہوگی حصول

<p>بنائی درخت و زمین آسمان وہی اپنی بند و نکامختار ہے مد و چاہی اوس ہی ہر کام میں وہ عالم ہی مالک ہی وہ ہی صمد پیغمبر کی عزت اویسی بڑی یہہ مشر وہ سبھونکی لئی لائی ہم کسینی نہ کی اونکی ملت پہ غور کسینی نہ مانا کہین دین وہ سبک ہو گئی دل جو بہاری ہوئے نہان اونین کینی ہوئی گفری سلین غمکی سینونہ دہرتی رہی</p>	<p>کہ حمد و انکس طرح ہو عین پرستش و سیکو سزاوار ہے عطا کی ہی عظمت ہر اک نام میں وہ یکتا ہی وہ فرد ہی وہ احد محمد کی حرمت اویسی بڑی اویسی کرم سی یہاں آئی ہم پیغمبر مقدم جو گداری ہیں اور تلف ہو گیا جملہ آئین وہ سب اغوائی شیطانی ناری ہوئے سبہ رو و سیننی ہوئی گفری بتونکی پرستش وہ کرتی رہی</p>
---	---



خدا کی عدو کو کروڑیہ تیغ	دلو نہیں نہ او سو قتائی دریغ
تن مال و جان ہون نہ اوس سی عزیز	چلو ایسی رہ نیک ہون بد تمیز
مدو چاہو اللہ سی ای گروہ	نہ دنیا ئی و دین جتاؤ شکوہ
وہ ہوتا ہی جو چاہتا ہی خدا	مدو اوسکی لازم ہی صبح و مسا
ہوئی جبکہ خطبہ سی فلغ رسول	نمایان کنی و نیکی فرع و اصول
چڑھی ناقی پر پھر شہنشاہ دین	تہی چوٹی بڑی گرد شہکی قرین
گذرتی تہی جس گہری شاہ جهان	وہ کہتا تھا آئین پیمبر بیان
کرسی یہ فرماتی تہی شاہ دین	نہ ٹھہر گانا قہ بیان بالیقین
شتر یہ روان ہی حکم خدا	نہوئیگا امر بد اسی خدا
جہان حکم حق ہو گا اید وستان	تو ٹھہر گانا قہ ہی جا کروہان
لپیٹی گا جس جا پہ زانو شتر	وہین ہو گا مسکن وین ہو گا گھر

<p>             عبادت کا ہو گا نہایت ثواب              نہ بخشگا اوسکو بھی آمرزگار              وہ دوزخ میں پائے گا لا کہون عذاب              بتا تا ہوں تم سب کو دین ہدایا              کہ آغاز نیکی ہو ہر کام میں              صلہ خوب اوس امر کا پاؤ گی              بدی پر دل و جان سی مائل نہو              قدم جاوے راستی پر دھرو              کمال نکا ماہرو ہی ایک ہی              عبادت سی بالکل ریاض و رمبو              دل کو بدظن سی تم دشمنی           </p>	<p>             نہو گا قیامت میں تیسر عذاب              نہ مانے گا جو حکم پروردگار              نہ مانے گا جو او سپہ ہو گا عتاب              خدائی کیا ہی مجھی نہیں              بہت سوچ کر تا ہوں انجام میں              خدائی کہی پر اگر جاؤ گی              احد کی پرستش سی غافل نہو              دوزخی نہو ایک دل سب کا ہو              باخفا و ظاہر وہی ایک ہی              اطاعت پہ ہرگز نہ مغرور ہو              کرو اوسکی دشمن سی تم دشمنی           </p>
---	---

غرض ناقہ آگی روانا ہوا  
 چلا چل کی مہیا وہ ٹھوڑی قدم  
 اترنا قیسی سید المرسلین  
 کہ اک مرو ایوب تھا جسکا نام  
 بہت پاس ہی کلبہ خانہ زاد  
 شرف بخش ہون میری گہرین  
 پذیرا ہوئی عرض ایوب کی  
 شہنشاہ گئی ساتھ ایوب کی  
 زمین دو نو لڑکوں سی لی شاہ  
 زمین بہر مسجد جو میں مول لی  
 رہا کرتی تھی دو نو لڑکی جہان

اوسی ٹھوڑی ہی دور جانا ہوا  
 کہا شہنی اسجا یہ اُتر نیگی ہم  
 کہری تھی مثال نہ خوش حسین  
 کہا اوسنی امی شاہ گردون مقام  
 وہاں چلتی ہو میری عزت زیاد  
 کہ تا ہو قدسی زمین شک طور  
 پسند آئین باتین خوش اسلوب کی  
 رہی گہرین مرو خوش اسلوب کے  
 خریداری کی ماہ ذیجاہ نی  
 تو پہر ایک مسجد بھی تعمیر کئے  
 بنا خانہ بہر سکونت وہاں

گہری بہرہ گزری تہی ای مہر

بحکم خدای رحیم و کریم

وہ جا ایسی تہی ای حبیب قدیم

تہی بن باکی طفل وہ خوشکلام

زمین صفا اور بے عمارت تہی وہ

بنی نی کہا جس ہی مسکن یہاں

کہا بسنی اک عرض انصاری

بنائی مکان ہو یہاں حبیب ملک

پسند مبارک ہو جس کا مکان

شرف بخش جس گہرین مہتاب

کہا شہنی لیگا شہر جو زمین

کہ ناتی نی زانو پستی وہاں

نکا پائی ناقہ جوبی خوف و بیم

رہا کرتی تہی او سچکھہ دو مہم

لکھا ہی مہیل و مہیل اونکا نام

تہی سقہ پر باتانت تہی وہ

بنی گی زمین رشک گلشن یہاں

اوہراو را یوان ہی طیار ہی

رہن چکی حضرت وہاں حبیب ملک

رہن حبیبک شاد و دستان ہاں

تو رشک در خلد ہر باب ہو

رہو نگا میں بحکم خدای مہین

نگاہِ عداوت سی تکی لگا	زبانسی ہی یہود و بکنی لگا
رجز سنکی عمار ویندار کا	بدل ہوا رنگِ خونخوار کا
نہایت ہوا غیظ سی تند خو	یہ عمار یا سری کی گفت گو
کہ کیا تیری قدرت ہی می دین	جو ظاہر کری مجھسی انداز کین
عصا ہی مری پاس ماہِ عیان	جو مارون تو دندان چون شکل کنان
حبیبِ خدائی سنایہ کلام	بغصہ نظر کی لیا اوسکا نام
یہ فرمایا تیرا ارادہ ہی کیا	سنبل گفت گو اب یادہ ہی کیا
مصاحب ہمارا بہت دوری	اسی دیکھی یہ کسا مقدور ہی
میری آنکھ ہی میرا عمار	مرا یار ہی میرا غمواری
کیا شہنی دستِ مبارک بلند	لگی صاف کرنی رخِ ارجمند
پہر روی عمار پر اپنا دست	کہا تجھسی پائی ستمگر شکست



<p> گل و خشت اصحاب لگنی لگی  شہنشاہ نفس نفیس آپ ہی  مدد کرتی تھی بہر انصار آپ  نوازش محمدیہ بس ختم ہی  شہنشاہ سمجھتی تھی ہر خوب ترشت  کہ دوایہ نین لاتی تھی اک ادا ہی  صحابہ میں سی ایک مغرور تھا  وہ اوس گل کشی کو تھا بد جاننا  تماشائی تھا روز کرتا تھا سیر  تھی عمارت یاسر بڑی با وفا  یہ گزری جو اوس کی راہ </p>	<p> سرو سپر ہی مٹی اوٹھانی لگی  صحابہ کی کرتی تھی خود پیروی  ہوئی اس عمارت میں ہی یاد آپ  یہہ اکرام احمدیہ بس ختم ہی  اوٹھاتی تھی عمارت یاسر ہی خشت  وہ دل سی ملی تھی شہنشاہ ہی  سنو مجھسی تم اوس کا یہ ماجرا  کمال اس سی تھا وہ بڑا ماننا  نہوتی تھی اوس سی کہی کا خیر  چلی اوس کی آگی ہوئی پیشوا  وہ نادان بنا آپ کی جاہ ہی </p>
---	--

او دہر مسجد پاک و دولت سرا

موافق جو مرضی کی گہر بن چکا

وہی آل احمد کا سکن ہوا

یہ لکھتا ہی راوی شیرین زبان

پیشتر کی جو کچھ کہ معمول ہے

یہودی تھا اک شخص ابن سلام

کمال و ادب میں بہت چاق تھا

وہ مجلس میں آیا ہدایت کی وقت

نصیحت یہ فرماتی تھی شاہ دین

جو حکم خدا میں بجالاؤ تم

اگر وسعت آپس میں بہر سلام

ہوئی جبکہ طیار راحت فزا

تو پھر شہی نعتل مکان ہی کیا

پس از مرگ حضرت کا دفن ہوا

ہو اس سال ہجرت جو پہلا عیان

اویسین شب و روز مشغول تھی

بہت خوش بیان تھا وہ شیریں کلام

کہ علم و ہنرمند میں طاق تھا

نماز و نکی وقت اور عبادت کی وقت

عزیز و نسی پہر و نہ سونہم بالیقین

کہ ہو کو نکو کہا نا ہی کہلو او تم

کہ اہل جہان نسی ہوں شاہ کام

جو پونجی سران یا سري گرو

کها طاغيون کا بڑا حال ہو

کر گيا تجھی قتل اک بی شعور

وہی جنگ صفین میں ظاہر ہوا

نہ باز آئی فعلونسى اپنی عنید

بتاؤں میں کیا تمسی وہ کون تھا

اگر عمر باقی ہی ای مہربان

مری دلہ گر حق کی تائید ہی

یہہ نزدیک ہی دور اندیش ہی

لکھا ہی جناب رسول خدا

بسر ہو گئی اوج گہ ہفت ماہ

تو کھنچ شہنشاہ فی اوسرو

جو بدخواہ ہو تیرا پا مال ہو

خصوصت میں اوس ہی نہو گا قصور

کہ نامردوں نے جب کیا سامنا

ہوئی اوس میں غمار یا سر شہید

مجھی کام ہی اوسکی قضی ہی کیا

تو اس رمز کو پہر کرونگا بیان

تو وہ رمز ہی قابل دید ہی

مجھی داستان شہ کی درپیش ہی

رہی گہر میں ایوب کی سامعا

اوس گہر میں رہی تھی عالم پنا

کہا ای شہنشاہِ چرخ برین

براہیم کی عہد سی ای جناب

معانی سی پوشیدہ ہیں جنک

معانی ہوں اونکی بھی کیا حصو

اگر عقل و دانش ہی سرکار میں

تو تفسیر اونکی عیاں کجی

تو پر شک نہو گا ذرا مہر دین

بنیانی ہی کی عرضا و سکی قبول

جو کچھ چاہ تو پوچھہ ای نیک مر

کہا اوسنی ای خاتم الانبیا

کہ اوس وزرا و لکای کیانشا

رہیں حکم خوش مین زمان زمین

سنیں تین باتیں مین یہ لاجواب

مری دل میں ہی اونکی اخلاسی

نہیں جانتا کوئی غیر از رسول

جو ہو مایہ علم ابرار میں

یہ راز نہانی بیان کجی

نبوت میں ہی دغذغہ کچھ نہیں

کہا کہ بڑا ہی خدائی رسول

بتا دو نگاہ میں تھکوسے گم و سر

قیامت کے دن کا بھی دو پتا

کہو میں سنوں اوسکو باگوش جان

زمانہ جو مو رات کو خواب میں	تمہیں ہوشیاری ہو ارباب میں
اویسی کی عبادت کرو بیشتر	خدا حالی سب کی ہی باخبر
جو پچانو دنیا میں تم خوب ترست	یقین ہی کہ عقیقی میں پاؤ بہشت
بہشت برین تمہارا مقام	سخن سب یہ سنتا تھا ابن سلام
کہا دلین اوسنی بعد اضطراب	کہ کیونکر ہو جان کو منج و تاب
کہ یہ خصلتیں سب پیمبر کی ہیں	تقاریر خوش صاف ہر کی ہیں
عجب ہی نصیحت عجب ہی بیان	یہ سلطان دین ہی یہ شاہ جهان
ترؤد بڑا فکرمردم ہی	تلاش رخ پاک پیہم ہی
گیا اپنی گہر جب کہ ابن سلام	کہا دلی پہر ہی سنونگا کلام
یہ لکھتی ہیں عبد اللہ ابن سلام	برغبت بہ الفت بہ شوق تمام
مشرف ہوا خدمت پاک سی	گیا عرش اعظم پہ وہ خاک سی



کشش گرچه مانگی نهایت ہوئی	شبابہ اوسکی وہ صورت ہوئی
ایسہ جب سن چکا شہسی ابن سلام	مسلمان ہوا وہ بصدق تمام
غلام شہنشاہ جو زید تھا	اوسی سال مکی کی جانب گیا
کہ اہل و عیال شہنشاہ دین	وہ بی آی مکی سی شہکی قرین
حفاظت سی لایا غرض سبکو زید	مدنی مین آیا وہ بی مکہ و کید
اوسی سال مین بس بحکم خدا	نکاح نبی عائشہ سی ہوا
بڑا عائشہ کا اوسی سال وچ	اوسی سال احمد ہوئی اوسکی زوج
اوسی سال سعدنی پانی وفات	گیا خالد کو اسعد نیک ذات
عہد کرنا یہ ہوا ان شرب دیار کا سینہ ابرار کی ساتھ	
ادھر آؤ راستی ارجمند	کچھ چاسر بام روی کسند
مخ شہر برتری امواج سی	ہی رندون کا یہ قول بلج سی

کہا شہنی مشرق سی اوٹھی گا دو

بہت خوف کہانیگی خلق خدا

دھوان سمت مغرب چلا جائیگا

سوال و سنی پیر و دوسرا یہ کیا

ہمین آپ بتلائیں نام طعام

جو پھلی ہی دنیا میں زیر زمین

وہی اہل جنت کی ہوگی غذا

کہا تیسرا یہ میرا سوال

خبر دیجی مجھ کو اوس طفل سی

سبب اسکا کیا ای شہ انبیا

اگر نطفہ غالب ہوا باپ کا

بڑھیکا کریگا جہان میں صعود

تو آپس سی ہر ایک ہوگا جدا

نشان اوسکا کوئی نہ پہر پائی گا

کہ جنت میں سب کہانیگی پہلی کیا

کہا شاہ فی اوس سی ای نوح شکام

زمین نصیب و سپری مثل نگین

ملیکی وہی پہلی ای با صفا

مجھی دو جواب اسکا انھو شتمقال

شبابہ جو ہوتا ہی مان باپ کی

جواب اوسکو اس طرح شہنی دیا

پسر اپنی والد کی صورت ہوا

حلاوت بیائین مری ہی عیان

ستین و حسین و شکیل و جمیل

نخیف اس سی ہین سب ثقیل چہا

ہین مجموع او تاو منج فلک

ہین او تاو منج روق ستارگا

تقارب خداسی ہی بیشک حصول

نشیمن ہی خبر ٹکبیل قلب کا

شکر ریز ہی لطف مضمون شعر

چہکتا ہی خامہ مرا بلغ میں

زبان مستلم ہی ہم دُرفشان

ادب کراوٹ استان چہرہ ی

رخ شہد و شکر ہی ہر و اشا

ہراک مصرع خوش ہی ہر کئی

ہوئی جمع اسباب ایسی بہان

بند با ہی سر خیمہ عرش تک

سہیل و شہا شمس و بدر عیان

ہراک شعر خوش فرع ہی با اصول

نمونہ ہی خم قلم تسل قلب کا

مری قضی میں ہی یہ ہامون شعر

ہماکا مزای رخ زاغ میں

مری شاعر کا ہی قائل جہان

سنبھل روک و لکویان چہرہ ی

حباب می لاله گون هو قرار  
 سر جام هو رشک جام بلور  
 صراحی لبالب هو چشم تیر هو  
 شکر سرگرا میسی تپه بنین  
 گلاب رقم هو نهال سمن  
 رخ منجمه خوش می کوه تلخ  
 شراب کهن دی نیا ذائقا  
 سزاوارش نهین به سخن  
 به آب زلال بجو زبان  
 مگر مهربانی بی اندکی  
 شب تارین و لکوات تهرین

که تلخه پیه سراسی وار و  
 نکال می شیشی سی اک شکل خور  
 قلم خشک کرد و نکا همین هو  
 قلم پر حباب و نکی جو سمن  
 شراب قسم هو جمال سمن  
 روان بخر باد هو تاروم و بلخ  
 او تر آیین گرو و نسی شمس و سها  
 سنای پر پر و کهن به سخن  
 کسی ملتاهی آشنای زبان  
 که به روشنی میری همراهی  
 سوا اس می قند کز نهین

تظلم سی بہر جائیگا جب جہان	بڑی نیکی ہر اطراف میں بدگمان
بحکمِ خدائی جہان پہ رسول	سکھائیگا دین کی فروع و اصول
وہ بطحاسی شیر کی سمت آئی گا	دلِ شکرین سی امان پائی گا
سیہ آنکھوں میں ہوئی ڈوری ہی لال	ملح و حسین نیک یوسف جمال
سر ووشِ اقدس تریا نشان	عیان ہوگی مہر نبوت کی شان
جہان بہرین ہو گا جو گنڈ لباس	وہ زیب بدن ہو سکا بی ہر اس
اور ادنیٰ غذا پر کر گیا کفاف	بتائیگا راہِ خدا صفا صاف
نہ دشمن سی ہو گا ذرا خوف و بیم	زیادہ ہر کسی عقیدے و فہم
پہر گیا وہ کو چو نہیں خنجر بدست	کر گیا شری و نیکی دینوں کو بدست
وہ ہی صاحبِ سیف بہر جہاد	ترتیب ہو نیکی اہلِ عباد
نہ اسپ و شتر جا سکین گی جہان	پہنچ جائیگا دین اے سکا وہان



یہہ کرتا ہی راوی روایت رقم  
کہ ہوسا بنوین سی ایہہ بن قوم  
وہ مشہور بن قتیقاع و نظیر  
وہ شیر بن ہی ایک جاسیم  
چلی تینوا توام سی یمن مرد  
جو بن پنچی وہ خدمت پاک  
شہنشاہ دین سی کیا یہ سوال  
سرامری کو نسانیک دین  
کہا شہنی دعوت مری ہی عیا  
کہ مہو و برحق خداوند ہی  
مجھی سمجھو بیشک رسول خدا

چہکتی ہی آگ کی زبانِ مسلم  
نہ سمجھی نمازینِ رکعتی ہی صوم  
قبیلہِ صوم ہی فتنہِ شریر  
سنو لطفِ ربِّ رحیم و کریم  
کہ بازارِ گرمِ نبی کیجی سرد  
و رآئی صفِ شاہِ لولاکِ مین  
کہ دعوتِ ہی کیا اسکا ہی کیا مال  
جواب اسکا دیجی رسولِ امین  
بتا تا ہوں اُمّت کو رازِ نہان  
دلِ غمزہ و اوس ہی خرسند ہی  
مرا و صفِ توریتِ مین ہی لکھا

تسبیح الہیویہ (کراچی) کا مالک  
تسبیح الہیہ (کراچی) کا مالک  
تسبیح الہیہ (کراچی) کا مالک

خلاف اسکی ہرگز نہواور کار  
 مناسب جو ہوئیگا بروقت خاص  
 ضرورت جو پیش ہوگی کوئی  
 سنا جب کہ اون شخصوں کا التماس  
 لکھا عہد نامہ پیر اس شرط پر  
 کریگا جو اس میں کوئی مکرو فن  
 کہ پیر حربی کا فروہ ہو جائیگا  
 زر و مال ہوگا ہر اک پر حلال  
 پسر تک تمہاری بینگی غلام  
 زن مرد ہوئیگی کوئی نہ غلام  
 لکھا عہد کو بادل خوش سواد

رہی عمر بہر عہد یہ پانڈا  
 کرین گی ہم او سوقت کو اختصاص  
 وہ اک جلسی پر صنعت ہوئیگی  
 رسولِ خدائی کیا اون کا پاس  
 نہ کوئی پیری قوسی عمر بہر  
 تو آگاہ تر ویر ہی ذوالمنن  
 نہ ہرگز امان جانی پائیگا  
 رہی یاد تم سب کو یہ قیل و قال  
 پئی خدمت فوج ہوئی تمام  
 سرائی خطرین رہیں گی مدام  
 یہودی ہوئی شہادی زیاد

وہی خلق میں خاتم المرسلین	رہیگا قیامت ملک و سکا دین
نبی وہ میں ہی ہوں سنو دوستا	ہوئی میں یہ اوصاف جسکی بیانا
و چندان ہوا اور پنج و محن	یہہ موسائیون فی سناجب سخن
ہمیشہ رہیں خلق میں رؤفید	کہا آپسی ہی ایمین یہ امید
کرو اسکا پیمان تم ای شہر یار	ہماری تمہاری ہو عہد و قرار
بدی ہونہ تمسی ہماری لئی	بدی ہونہ ہسی تمہاری لئی
یہی عہد ہی مایہ سردی	نہوگی مدد اور نہوگی بدی
نہ منظور ہو تو کہو صا صاف	مگر کہنا تکلیف دین سی معاف
اسی عہد نامیکی رکھیں سند	کرین شہر میں ہم ہی وا دوستد
ہشک آبرو میں نہ سردار دین	نہ اصحاب دین ہکو آزار دین
یہی قول و پیمان ہم شہد ہی	ہماری تمہاری یہی عہد ہی

سِرِ اکِ بیتِ ہی مَهرِ معجزِ کلام	بُخِ شَعَرِ تَرِ ماہِ گِرِ وِونِ مقام
سِرِ نقطہِ گرِ خالِ سَندِ دُوبی	شُعاعِ خورِ بیتِ جَلَنوِ بنی
فَسونِ سازِیِ فِکرِ افسانہِ ہو	سِلیمانِ قِصہِ پَرِ حِسانہِ ہو
ہمایِ مرا کَلکِ جادوِ نگار	اسی سی ہی عالمِ کا نقشِ ونگار
پِئی زُلفِ خوبانِ ہی فسونِ مار	کری را سُوا ساقِ قلمِ خونِ مار
روانی سی کاغذِ پِ اُتو رہی	مضامین سی خامیکو اُچھو رہی
عجب قُلقلِ شیشہِ کلکی	دُربِی بہاِ نظم کی سلکی ہی
لبوِ نسی جو تُم تُم کہی ساقیا	تو تُم تُم صدا دی مرا قافیا
گلِ کاغذینِ نغمہ پر داز ہون	بلا بِل تَر تُم کی دِسا ز ہون
میں تاجِ سِرِ مہرِ راز ہون	نگینِ سلیمانسی مہتا ز ہون
تَفَس مین رکھو طائرِ وِشکر کو	خفی و جلی سُن لو ہر ذکر کو

مگر دلیں کہتی تھی بالافتاق	رسولِ خدا سی کر نیکی نفاق
عجب عہد کرتا ہی یہ ارجمند	نہ آیا ہمیں تو یہ ہرگز پسند
تعجب ہی یہ صنعِ خلاق سی	ہمیں عشق ہی آلِ اسحاق سی
دیکھ کی جانب نہیں میل دل	نبوت ہوئی کس طرف منتقل
نہ لائینگی ایمان ہرگز مگر	ہمیشہ عداوت کر نیکی ادھر
کرین گرچہ یہ روز روشن سیا	مثالِ کفِ خاک سب کو تباہ
انہا ینگی پر دشمنی سی نہ ہاتھ	اکہی ہم چلین گی نہ احد کی تہ

بہارِ ناز و الفت  
رسولِ علیٰ نبیاء  
علیہ السلام

تکلم کرنا اگرگ خوش بیان کا اور تعبیر کرنا  
رسولِ ایزد و مہشاکا

بنی سامری سحر ساز بیان	اڑی و فروز شاہ باز بیان
مخِ نظم ہی خوش بیان سخن	زمین زبان آسمان سخن



اوسى سال کا حال ہی دوشان	زبانِ قلم سی کروں میں بیان
یہودی وہاں پر تھا اک گلہ بان	چرا تا تھا وہی سدا وہ جوان
چرا تا تھا اگر وہ وہی وہ مرد	کہ ناگہ اوٹھی نہاسنی ایک گرد
نمایان ہوا ایک گرگ بزرگ	اگر اگوسفند وہ نہ آکر وہ گرگ
وہ لی بہا کا گلیسی اک گوسفند	گلیس کو کیا اوسکی دانتوں سی بند
ہوا جبکہ آگاہ وہ گلہ بان	ہوا اوسکی پیپی بسرعت دوان
وہ گرگ آگی اور پیپی تھا گلہ بان	چہڑائی غرض بیڑتھی نہ جان
ایکا یک حکم خدائی بزرگ	محافظ سی اس طرح بولا وہ گرگ
مرار زق مونہہ سی چہڑا یا تو کیا	مری پیپی پیپی تو آیا تو کیا
ویا تھا بھی رزق اللہ فی	چہڑا یا رخِ مرد گمراہ فی
تعجب سی سہما بیت گلہ بان	کہا گرگ فی ڈرنہ ای مہربان

محبوب دل نازک گلرخان	مجہی لوگ کہتی ہیں آتش زبان
بناؤں گل لالہ ہر خار کو	جلادوں سردشت و گلزار کو
رنخدان معشوق کو رشک سب	گلونکو کیا مینی او رنگ زیب
مری رخی آئینی پر رنگ ہی	رخ گلستان مجہی گل رنگ ہی
نیارنگ و نمن و کہا تا ہون	قوافی بہار تہ لانا ہون مین
ہلا دیتا ہون شیر قالین کو مین	چھلاوہ کروں آہوی چین کو مین
چمن مین سرسرو قمری خطیب	لب گلسی باتیں کری غنایب
ابھی چو کڑی ہول جائیں سوار	چکاری ہرن ہون ہرن سچکار
قلم سی کرین پائی آہو تسلیم	جو صحرائی مضمونیں آجائیں ہم
رقیب کہن سال بمشکل گرگ	غزال حکایات شیر بزرگ
تعجب کی جا ہی نہیں شک ورا	عجب واقعہ ہی عجب ماجرا

# اور سید المرسلین کی دُعا سی وور ہونا

خوش اقبال جان بخش گلک سُخن	تن آرا سیجائی سروچمن
سمہر پری مایہ نازِ حسن	سرِ عشق معشوق اندازِ حسن
قیامت کی مضمون میں تعجیل ہی	قلم سیرِ اصویرِ سرافیل ہی
خداوندِ جان شافی و وہ جان	مداوا کُن در و افلاکیان
بچا سب کو ناسازی و ہر سے	رُخ زرد و بیماری شہر سے
تڑپتی ہیں جانانِ نازک مزاج	جبالِ گرانِ بارِ صندل کے آج
مُوحشِ طبعیانِ حاذق خیال	ارسطویٰ عالم کا ہی وقِ خیال
نی موجِ باد و سبویٰ گلاب	دل و سینہ کحلِ ابجوامِ کرباب
ہوا ایک ساحلِ نزدیک و دُور	پلا مچھو ساقی شرابِ ظہور
اُبھرائی صورتِ سرواغ کی	ہوا مختلف ہو گئی بلغ کی

تخیر سی سنتا ہی میری کلام	نبی کا نکلتا نہیں مونس ہی نام
نمایان ہوا ہی عجب نیک مرد	اطاعت میں اوسکی ہی ہر گرم ہر
وہ مخبر ہی ہی حال آئندہ کا	مفسر ہی افلاک تا بندہ کا
کلام اوسکا سنتا نہیں کوئی واہ	رسول و امین و نبی خیر خواہ
شبان فی سنی جیت اوسکی کلام	تو ہیست ہی دلو لیا تہام تہام
محبت محمد کی پیدا ہوئی	شب راہ الفت ہو یداموئی
وہ آیا رسول خدا کی قرین	مسلمان ہوا پھر بصدق و یقین
کیا گرگ کا ماجرا ہی بیان	ہوئی شاد اصحاب شاہ جهان
نبی فی کہا ٹھیک ہی سانچا	تعجب کی جا کچھ نہیں ہی ذرا
تکلم سی حیوان کی اثبات ہے	قیامت کی آثار کی بات ہے
انتشار پانا بیمار سی کا یثرب کی شہرین	

نہ آئی ہوائی خوشی آس پاس	تہمتن کی رخ پر ہی چہا یا ہر اس
حوارسی رائی اطمینا علیل	رخ گل نی کی بہا گنی کی سبیل
نئی چہاں بہر کفن خشک کی	قضائی قضائی چمن خشک کی
ہر اک سر و صورت سرا فیل تھا	قیامت کا سامان گلشن ہوا
چمن ہی گل و نخل تمازا گنی	جوانان خوش غم سی مڑ جہا گنی
گلی مین دکھایا تا لم کا طوق	سرفاختہ کو قضا کا تہا شوق
ہوئی گرمی موتسی جسم سرد	بدی نی گرائی دل نیک مرد
عدو زندگی کی تھی جان حبیب	تصاؤم سی بیمار رات ہی طبیب
کفن مردہ گان فی گوار کیا	دوانی اثر سی کنار کیا
مثال گل خشک مڑ جہا گنی	جوانان گل رنگ کھلا گنی
کہد قلب تن سکی ماؤف تھی	ہوائی وطن سی وہ مالوف تھی



او سی سال مین یہ ہوا اختلاف	اکہ باہم ہوا غصرون مین خلافت
نہ آیا نظر گل کو بلبل کا حال	نہ کچھ باغبان کو گلون کا خیال
نہ صیتا د کوٹ کر بلبل رہی	نہ وہ صورت زلف سنبل رہی
ہوا جوش زن خوشہ انگور کا	پہ پہو لا بنا جسم رنجور کا
چلی گلشن دہر مین باد تہند	کہ رہ رو گئی سست صیتا و تہند
اگر سرو سی چو گئی باد تیز	زمین مین گڑا تھی نہ جائی گریز
جوانان گلشن سی چوئی جوخت	ہوئی غمی سرو و صنوبر کرخت
نہی برگ لالہ چمن مین نہال	طمانچہ نسی رخ ہو گئی لال لال
جوانان گلزار گریان ہوئی	بنی سنبل تر پریشان ہوئی
لگی باد غمی ہر اک دل پہ چوٹ	چمن مین ہوا باغبان لوٹ پوٹ
ہوا تب زد و سرو نو خواستہ	و بانی کیا شہر آراستہ

عوضا سکا دی باغبان جهان	ہر اک خار غم سی رہے نیم جان
خزانہ میں ادھیں خار ہم وی خدا	ملی خازنیت کی تن کو سنا
غمم رنج و اید اگوا راہین	کہ ہر بہاگ جائیں کہ چار انہیں
نبی تک جو نہ چاہیہ اخبار رنج	کہ دماغ مرض سی ملا سکو گنج
و با آئی ہی لوگ رنجو رہیں	جوان باوہ غمسی مخمور رہیں
وطن یاد کرتی ہیں یار و رفیق	علامت ہوئی ہی سہوین شفیق
تشراف انہیں شہر شرب ہے	فغان نالہ آرا ہر اک لہسی ہے
و عاکی نبی فی کہ پروردگار	مریضوں کا شافی طبیب جبار
ولا آرا شفا بخش و دانا حکیم	کریم و رحیم و علیم و سلیم
ضیاء بخش قندیل حب حرم	کریم کریم کریم کریم کریم
عطا جس طرح الفت کعبہ کی	سہو نیکی دلون پر عنایت ہوئی

تہی برگِ خزان دیدہ ہوش و حال  
 قدخمِ نماشکلِ سرورِ راز  
 بنامِ شلِ قمری دلِ نعرہ زن  
 ہوا خاکِ وطنِ اڑانی لگی  
 رنجِ گلِ جمالِ گلستانی زرد  
 گریِ فاختہ پڑ پڑانی ملگی  
 و رختوں کی پٹوئی چوٹی بہار  
 بدنِ خشکِ اوجِ رسمِ رنجِ تہا  
 ہر اک لالہ سانِ داغِ کہانی ہوئے  
 لبِ لسی کہتی تہی باکینِ وطن  
 وطن کی چین سی نکالا ہمیں

سرِ خیا رفتِ دلِ پُرسِ اس  
 خیابانِ جانینِ نشیب و قرار  
 ہوا اڑالہ خور و چمن کا چمن  
 بڑی طاقِ تون کو گہٹانی لگی  
 ہوا باغبان کی کلیجی میں درد  
 ہوا باغ میں رز کہڑانی لگی  
 خزانہ سی چمن ہو گیا بے قرار  
 وطنِ پاس سی منزلوں دور تھا  
 گلِ رنجِ تازہ کہلائی ہوئی  
 اتنی پہلین رنج و غم میں قریش  
 مصائب میں درد و غم میں ڈالیں

عوض اسکا دی باغبان جان

خزانہ میں اونہیں خار ہم دی خدا

غم و رنج و اید اگوارا نہیں

نبی تک جو نہ چاہیہ اخبار رنج

و با آئی ہی لوگ رنجور ہیں

وطن یاد کرتی ہیں یار و رفیق

تشراف نہیں شہر شرب کسے

و عاکی نبی نی کہ پروردگار

دلدار شفا بخش و دانا حکیم

ضیاء بخش قندیل حب حرم

عطا جس طرح الفت کعبہ کی

ہر اک خار غم سی رہے نی جان

ملی خار نیت کی تن کو سنا

کہ ہر ہیاگ جائیں کہ چار نہیں

کہ دماغ مرض سی ملا سکو گنج

جوان باوہ غمسی مخمور ہیں

علامت ہوئی ہی سہون شفیق

فغان نالہ آرا ہر اک لہی ہے

مرضوں کا شافی طبیب جبار

کریم و رحیم و علیم و سلیم

کریم کریم کریم کریم کریم

سہون کی دلون پر عنایت ہوئی

سرخ یافت دل پر ہراس	تہی برگ خزان دیدہ ہوش و حال
خیابان جانین نشیب و فراز	قدخم نما شکل سرود و راز
ہوا اثرالہ خورد و چمن کا چمن	بنامش قمری دل نعرہ زن
بڑی طاقتوں کو گھٹانی لگی	ہوا خاک دہن اڑانی لگی
ہوا باغبان کی کلیجی میں درد	رنج گل جمال گلستانی زرد
ہوا باغ میں ڈکھڑانی لگی	گری فاختہ پڑ پڑانی ملگی
خزانسی چمن ہو گیا بے قرار	ورختوں کی پتوں سی چوٹی بہار
وطن پاس سی منزلوں دور تھا	بدن خشک و رسم رنجور تھا
گل رنج تازہ کہلائی ہوئی	ہر اک لالہ سان داغ کہائی ہوئے
اتنی پسین رنج و غم میں قریش	لب و لسی کہتی تہی باکین و طیش
مصائب میں درد و غم میں ڈال دین	وطن کی چمن سی نکالا دین



برهنه تیغِ مستلم سی حلال  
 پیری اسن مین پر جو کاوِ مستلم  
 کبی دانگست دم کا اندامیک  
 بهارِ مضامین ہو فصلِ ربیع  
 شعارِ شعیر سی دل سیر ہو  
 نجوبی ہو فکری ربیع و خریف  
 جو پیدا ہو مضمون ہو خوشتر اش  
 نہ ہو بد نظری زمین پاش پاش  
 رہی جمع عندہ اگر کال ہو  
 ہر اک بیت خوش حسن کی تاک ہو  
 گلِ مدعا ہو شگفتہ دمام

ہلالِ مضامین ہون بد رکمال  
 تو ہو تخم پاشی مضمون بہم  
 بدی جانی طینت سی خرم چونک  
 خرافات ہو ترک رب سمیع  
 سیرہ کار یونسی نہ اندھیر ہو  
 زمین کانہ در پی ہو دستِ حریف  
 ادب وال ہو چوڑ دین بد معاش  
 اوتارا کروں صدقی مین تیل پاش  
 ہر اک نقطہ ہر بیت کا وال ہو  
 نہ اوسر نہ بخر نہ مین پاک ہو  
 بجی محمد عبد السلام



ملی نہی بہت جاہ و ثروت او کے

زمیندار کا ایک لڑکا بھی تھا

زبان پر خلاق کی یہ نام تھا

زمیندار رکھتا تھا اسکو عزیز

کبھی گہری باہر نکالانہ تھا

زمیندار تھا وہ جو آتش پرست

زمیندار کہتی یہ جاتا تھا روز

زمیندار کو کام اکدن ہوا

عوض اپنی بیٹی کو تکلیف دے

قدم گہری لڑکی فی باہر رکھا

بہت راہب ویر نہی ایجا

مہیا نہی دنیا کی نعمت اوسی

کہ تھا نام سلمان اوس ماہ کا

پسر کا مگر نیک انجسام تھا

سکھاتا تھا ہر روز لطف و میسر

کوئی بوجہ لڑکی پہ ڈالانہ تھا

پسر آتش افروز سی سخت پست

مکانین رخ آتش خانہ سوز

نہ اوس روز وہ کہیت پر جا سکا

بحکم پر راسنی محنت وہ کی

اگدویر رہا نہ اوسنی کیا

کہ تھا عالمونکا وہاں جگہ شا

سیرم بنارسی سیربون

مجھی پانہاں ستمگر نہ کر

نہ چڑھائی مجھ پر کوئی ضلع دار

قلم مردہ ہو بدن چو بدار

مجھی حاصل مملکت کر عطا

بس اب بس بڑا اتنا ہی راستگو

نہ لگت میری مونہہ آج تو سایہ

صراحی مجھی دی بہت پائندہ

چہکانشہ دین احمد سی تو

یہہ اصحاب تاریخ نی ہی لکھا

بڑا نامور اور آتش پرست

ہر اکدم ہر موڑ و زون برون

بچا میری چلنی سی ای داوگر

مری کہیت پر تو ہی رو سایہ

چڑھی میری مونہہ پر نہ کوئی گنوار

بھو علی شاہ خیر کشا

پیمبر و کہا میں گی روی نکو

پلا جام بادہ بہت خوش مزا

نہ ٹوٹی نہ چھوٹی نہ اوتری شمار

منگاؤ رقص زرخسیدی تو

کہ شیر زمین اک زمیندار تھا

خوہر چرخ کا وصلہ اوس ہی بہت

زمین آسمان او بنی پیدا کنی  
 چرندی پرندی پری آدمی  
 وہ خالق ہی اور سب یہ مخلوق ہیں  
 عجب خالق خلق ہی بی نیاز  
 نبی کر دیا نام عیسیٰ رکھا  
 پتی رہنمائی وہ پیدا ہوا  
 کتابِ خدا ہی عنایت ہوئی  
 سراسر ہیں احکام دین اس میں سب  
 سب شراف عیسیٰ کی ملت میں ہیں  
 پڑھی تھی جو الفاظ نیک بحوان  
 سنا جبکہ سلمان فی یہ سخن

مکین و مکان او بنی پیدا کنی  
 اطاعت میں رہتی ہیں و سکی سہی  
 دل خوش عباد کی صندوق میں  
 کہ بھیجا بیان بندہ سر فراز  
 پیغمبر بنا یا کب پیشوا  
 عبادت کا آمین ہویدا ہوا  
 یہ انجیل بھر ہدایت ملی  
 کب لکھا کام ہی بی سبب  
 بصدق دل و سکی طاعت میں ہیں  
 وہ سب ذکر انجیل تہاد میں  
 ہوا بحر حیرت میں دل غوطہ زن



وہ انجیل پڑھتی تھی آواز سی  
 محبت اسی دین کی آگئی  
 اوسی گہرین بی خوف داخل ہوا  
 تو کیا دیکھتا ہی یہ لڑکا وہاں  
 نماز و نمن مشغول ہیں سرسبز  
 محرک کیا دل کو ایمان نی  
 پرستش یہ سکی ہی بول و شتاب  
 کہا سب نی بیشک خدا ایک ہی  
 بہت خوب ہی دولت پاک خدا  
 فرازندہ آسمان ہی و مہمی  
 اوسی نی بنائی ہیں ساٹون سچر

بصورتِ حزن نیک انداز سی  
 وہ آواز خوش دلیں جا پاگئی  
 اوس آواز پر دل سی ٹل ہوا  
 عبادت میں ہیں سب وہ انجیل دان  
 عبادت سی روشن ہی راہب کا گہر  
 تو اون سبھی پوچھا یہ سلمان نے  
 یہ تم لوگ پڑھتی ہو سکی کتاب  
 پئی بندگانِ خالقِ نیک ہی  
 اوسی نی دو عالم کو پیدا کیا  
 برآزندہ جسم و جان ہی وہی  
 اوسی نی کئی ہیں بشرِ رشک مہر

اویس جا رہا شام تک با خدا  
 کیا مستعد راہ ہوں کو او ہر  
 اویس گھر میں آنا بھلا نہ ہوا  
 کہا باپ فی حال کہہ ای سپر  
 زبس مزرع دینکی تھا فکر میں  
 کہا کہیت کا کیا کہوں صاحب  
 نہ گوڑی زمین اور چلا یا نہ ہر  
 مگر دین کا کہیت شہار ہی  
 خفا ہو گیا باپ سنکر یہ حال  
 بس اکبار چن حسین تیر کی  
 کہ کسی کچی بھکھو تسلیم کی

سر شام سلمان راہی ہوا  
 روانہ ہوا اونیسی لکھریہ گھر  
 کہ تیرالم کانشانہ ہوا  
 زراعت کی دی بھکھو بکسر خبر  
 منعص ہوا کہیت کی ذکر میں  
 نہ جوتانہ بویا کہیں باجبر  
 بھی کہیت کی کیا خبر ای پدر  
 فقط پانی ایقان کا درکار ہی  
 منعص ہوا اوپسری کمال  
 حسام نصیحت وہین تیر کی  
 سبھائی روش کاف اور حیم کی

ہوا دین عیسیٰ اوسی آشکار	ہوا فکر کی بعد جب ہوشیار
ضیائی درون شمع کی کو ہوتی	جو ایمان سی جان پر ضو ہوتی
ہوتی شعل عیسوی مشتعل	کیا شعلہ نور فی گرم دل
بصد صدق دل لاکہر جی سی ملا	وہ دین سچ نبی سی ملا
ہوا داخل ملت عیسوی	وہ مذہب سی اپنی ہوا اجنبی
تو نصرانیوں سی کیا یہ سوال	جو آغاز کانیک پایا مال
جہان اہل ملت ہون بھو اپنی	کوئی جانی خوش سہکو بتلانی
یہاں سی ہی نزدیک اک شہر شام	کہا راہ ہون فی کہ اسی نیک نام
فدائی نبی ہین وہ ویشان بہت	بسی ہین وہاں اہل ایمان بہت
وہ کیا ملک ہی قابل دیدی	کہا سنی مچھکو ہی عید ہی
تولی ساتھ اس محنت انجام کو	کوئی قافلہ گر چلی شام کو

شقی فی کبھی دست پاتان کر	لکدشت ماری اوسی جان کر
وہ بیکل یہ بولانہ مانونگا آج	نہ کہا نیگا اب ابن آدم اناج
بہت اسپہ کرتا تھا وہ مارپٹ	یہ کہتا تھا بابا نہ مجھ کو گھسیٹ
مرادل ہٹی گانہ اوس دین سی	ہو عشق قلبی ہر آئین سی
مسلسل جو تقریر سلمان فی	تو یہ عمکی تدبیر نادان فی
کہ در بند کر کی وہ آشفتنہ	یہ تغذیر سو نچا سگ بخیر
پسر کو کرون قید میں مبتلا	جوابو نکی پائی جزاؤ سزا
اکرون قید سلمان کو زندان میں	خلل لائی بد نیک ایمان میں
وہیں اوسنی زنجیریں منگوائیاں	پسر کی قدم چو منی آئیں
اوٹھایا بٹھایا دبی پور پور	پسر کو بنایا شکنجی میں مور
ہوئی پاؤں زنجیر سی آشنا	بہت شور غل سنگدل فی کیا

پسرنی چمک کر دیا یہ جواب

اگر مہر دین دل کو دکھلائی می

پرستش سی آتش کی دل سرد

مراد بیان ایندو پرستی میں

مجھی جانتی آپ ایندو پرست

اوٹھا مثل مار سیہ اوسکا باپ

طماچونسی مونہہ کو کیا لال لال

گل گوش مل مل کی خوشبو کیا

کیا چٹکیوں سی بدن نیلگون

پکڑ ہاتھ جٹکا دیا زوری

لب تربی اوس خشک دلی ملی

یہ کیا آپ کہتی ہیں عالیجناب

ہوس شعلہ نار کی کیا رہی

مری سامنی آگ اب بروہی

پسنداک یہی بات ہستی میں ہی

مقدّر ہوا تہا زور و راست

کہا خوب پیچو نہیں آئی میں آپ

رخ لالہ تر ہوئی دونو گال

جفاؤنسی تن بہر کو اٹھو کیا

بنایا گل کاسنی رنگ خون

کلیجیکو کھٹکا دیا زوری

رہا وہ تو اوپر یہ غمگین ملی



ہوئی عقل و ملک و سکی تقدیر پر

اجدا ہو گئیں دم میں بنجیہ پر

انکل آیا بنجیہ نوی یون جوان

جو بدلیسی نکلامہ بی کلفت

وہ پہنچا جوین پیش عیسائی

بہت خوش ہوئی راہب ریہی

اسی قافلی کو حوالہ کیا

روانہ ہوا شام کی شہر کو

جو پہنچا سوئی ملک یزدان پرست

وہاں ایک راہب کی خدمت جو

بدل وہ ہوا اسکی اوپر شفیق

لگا ہاتھ سلمان کا بنجیہ پر

ہر اک بند آپس ہی کھل کھل گیا

کہ بدلیسی ہو چاند جیسی عیان

چلا گھر سی عیسائیوں کی طرف

تمنا میں سب لگی برائیاں

بہت آفرین اسکی ہمت پر کی

اوہ ہر ہم ہی ان سبھی نصرت ہو

یہی ٹھہر گئی اب یہاں سی چلو

بہت خوب دیکھا وہاں بندو

محبت جو کی اور اطاعت جو

عبادت بتائی سمجھ کر رفیق

ہوا قید زندانین سلمان جب  
 نظر اوسکی تھی ایزد پاک پر  
 کہا راہبوں فی کئی و نکی بعد  
 لکھا او نکو سلمان فی یہ جواب  
 رہا ہونگا جب قید خانسی میں  
 رہا نیکی صورت نہ آئی نظر  
 اسی فکر میں وہ شب روز تھا  
 غرض ایک شب باپ جو گیا  
 و عاکی پسرنی کہ امی و الجلال  
 جو کی عجز و زاری سی اسی دعا  
 وہیں قدرت حق ہوئی آشکار

تہا دلو کچھ اوسکی رنج و تعب  
 اویٹ سی رکھتا تھا کچھ خط  
 کہ چلی یہ تاریخ ہی نیک و سعد  
 کہ مجھ پر تو ہی قید خانہ عذاب  
 نہ باز آؤنگا شام جانیسی میں  
 ہر اسان ہوا دلین وہ خوش سر  
 نہ یار و رفیق اور نہ دسوز تھا  
 یہاں نخت بیدار بس ہو گیا  
 چھون قیدی رفع ہو یہ ملال  
 تو مطلب دعا کا نشانہ ہوا  
 اوسیدم ہوا لطف پرور و کار

شرف جو خدمت سی ہوا یحوان

ہماری طرف سی درود و سلام

وصیت یہ کر کی مرا وہ جوان

فراغت جو ہین دفن سی ہو چکی

کہ اک قافلہ ہی عرب کو روان

کیا کاروانی سی اسنی بیان

مری ملک میں ہین بہت گوسفند

سودا انکی گائین ہی ہین شیردا

اگر مجھ کو پہنچائی سوئی عرب

کیا جیلہ پروازنی سب قبول

غرض گائین دیکر چلا او سکی سا،

ملی نقد اسلام جب رسیان

بہت عرض کرنا سن ای نیکنام

کیا دفن اسنی اوسی پھر وہاں

یکایک خبرا سکوا و سجا علی

چلا جانب کاروان یہ جوان

کہ سن گوش دسی اسی ایحوان

بہت چست چالاک فریہ بلند

کہ قند مکرری چہاتی کی دہار

تو وہ اپنا مایہ تجھی دوئیں سب

کہا گائین دی ہوگا مطلب حصول

لئی جاتا تھا وہ اسی ہاتھوں ہاتھ

وہ جب دارفانی سی راہی ہو	اسی دوسری سی ملا عسا
چہ عیسائی و ستاوانکی موئی	یہ شاگرداؤن سبکی ہوتی رہے
غرض ساتواں شخص حب ملکیا	لکھا ہی کہ وہ شہر موصل کا تھا
ہوا نزع کا وقت اسکا بھی حب	تو سلمان فی کی عرض انھی شرف
وصیت کرو تا کہ دل شاد ہو	ہماری سنو اور اپنی کہو
کہا اوس سی راہب فی احق شناس	وصیت یہی ہی نہو جو اس
مری بعد ملک عرب جائیگا	یہودی بہت کوہ پر پائیگا
اوس کوہ پر جا کی ہونا مکین	ملین گی وہیں خاتم المرسلین
نشان نبی ہی یہہ اسی باصفا	تصدق نہ لیگا وہی بی ریا
ہدایا کریگا مگر وہ متبول	سمجھتا ہی و نیکی فروغ و اصول
تہوت کی ہی فہر شان و نہ صاف	اگر یگا وہ اعدائی دین ہی مصاف

خدا کی کروکار سازی پہ غور	سنو گوش ولسی فسانہ اب دور
ملاقات کو آیا بہانی کی پاس	کہ آقا کا بہانی جو تھا خوشقیاس
غلام براور جو پایا اسے	ٹرا کی جو جنگل میں دیکھا اسے
کیا انسی ہم راہ بیجا و مین	براور سی اسکو خریدا و مین
چلی مہر جسطرح مغرب کی سمت	چلا لیکے وہ انکو شیرب کی سمت
بصد شوق مطلوب کی لہر میں	غرض جبکہ پہنچی یہ اوس شہر میں
وہ سلمان پر ساری ظاہر ہوئے	نشان جو جو راہب فی تہلائی تھے
ہوا اولمیں خوش طالب وئی بار	بتی وہ جو بالکل ہوئی آشکار
کہ قسمت اوسے لائی اس شہر میں	مراد اوسکی برائی اس شہر میں
یہ ہی بات سلمان کی نام کی	حقیقت سناؤن اب سلام کی
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی ایمان لائے کی کیفیت	



قرا کی جو جنگل میں پنچ پایو

یہودی اک اور اسکا تھا آشنا

طمع آگنی بیچا سلمان کو

بنایا یہودی فی انکو غلام

لیا ز یہودی فی رخصت ہوا

پہنسا جب مصیبت میں یہ خستہ جان

کہ خریدی کی این پڑا و سجا بہت

کہا اسنی دلسی کہ ای میر دل

وہی جا ہو شاید یہ ایہ رہبان

تجھی جسکی خواہش ہی ہو وہ زمین

وہ خوش خوش بہر حال رہی لگا

مرؤت حمایت ہوئی کچھ نہ سود

وہان ترک انصاف اسنی کیا

گیا بھول جنگل میں احسان کو

خریدا انہیں زردیاشاد کام

یہ بیچارہ سلمان بچک لگیا

تو کیا دیکھتا ہی وہان یہ جوان

جو صحرائیں سیوہ یہ پایا بہت

نہو تو غم و رنجی مضحل

دھیت جو کر کی مو اتہا جوان

یہ جا آرزو کی نہوئی کہیں

مصائب کو راحت سی سنی لگا

بنی اوس و خزرج ہیں فرمان پذیر	چراغِ جهان ہی شہِ بی نظیر
یہ مذکورِ سلمان ہی سنتا تہاسب	حکایاتِ خوش داستانِ عرب
ہوا دست بستہ حضورِ دلی	پہرِ آقاسی یہ گفت گواہی کی
کہ ای میری مالکِ سما کریم	ستارِ مولا ہمارِ کرم
دو بار یہ تقریر سنوائی	یہ کیا ہی یہ کیا کچھ تو فرمائی
وہ آشفتمند رویِ ادب ہو گیا	طمانچہ ہی مارا غضب ہو گیا
کہا تھکوا کیا جا کی لگ کام میں	تجسس نہ کر بی سبب نام میں
تو بیچارہ سلمان چپ رہ گیا	نہ کچھ موندہ سی بولا نہ پہر کچھ کہا
سرِ شام لیکن یہ تدبیر کی	بڑی روشنی ماہِ تقدیر کی
کیا ایک تیارِ خوانِ طعام	چلا لیکی پیشِ شہِ نیک نام
کہا آگے حضرت کی خوانِ طعام	لگا استخوانِ یہ کرنی کلام

نہ بہکا بھی ساقی خوشمرا ج  
 بط آب طاہر ہو بہر وضو  
 صراحی رنگ صبا اڑ چلی  
 بہری شیشہ ولین رنگ وضو  
 فلک دور ایمانہ تحسین کی  
 یہودی کا بہانی جو عم زاد تھا  
 ملاقات کو آیا بہانی کی پاس  
 سنائی بہت شہری یہاں  
 قبائین ہوا ہی وہ منزل گزین  
 وہ کہتا ہی او پر سی وحی آئی ہی  
 بتاتا ہی خود کو رسول خدا

می دین کا ساغر پلا کوئی آج  
 کھلواوا شراب کی نہو گفت گو  
 دل اہل کین سوز غم سی جلی  
 انہی نکبت روی گل چار سو  
 سبودان یہ پیما نہ نفرین کر  
 بڑانیک خونیک بنیاد تھا  
 تو کہنی لگا ای اخی خوش قیاس  
 کہ آیا ہی کبھی سی کوئی جوان  
 کہ خاتم یہ ہو بسطرح سی نگین  
 ہر آنکہہ ساحر کی شرماتی ہی  
 نبی مقتدا پا دشہ پیشوا

پس پشت مولا کھڑا ہو گیا

نبیؐ الہ را پیشوا نی جو میں

نکل آئی بدلی سی مہ ج طرح

لیا بوسہ ہو نہونسی بس دوڑ کر

مسلمان ہوا وہ مسلمان ہوا

مسلم ہوا دلی مسلمان پاک

کہ اسی پاک دل نیک نوح با حیا

بتا کس طرح سی تو پہنچا بیان

کہا اوس سی شہ فی کہ اسی خوش قلب

زرقند و نیگی ہم اوسکو جو ہو

کہا بیچ لی مجھکو اسی خوش قیاس

نہایت تناسی وہ باصفنا

یہہ دیکھا رسولِ خدا فی جو میں

اولٹ دی ردا ووش سی اس طرح

پڑی مہروین پر جو اسکی نظر

اوسی وقت ممتاز سلمان ہوا

بصد صدق دل لایا ایمان پاک

پیمبرنی لطف و کرم سی کہا

کچھ احوال اپنا بھی کر تو بیان

کیا عرض حال اپنا سلمان تی جب

خرید اپنی مالک سی تو آپ کو

وہ ہنستا چلا اپنی آقا کی پاس

تصدق ہی شاہا اگر ہو قبول	مطالبہ لی ہون ہماری حصول
شہنشاہی وہ عرض خوش کی قبول	کہ تاہو نہ ہم اپنی دلیں ملو ل
نشان نبوت جتا یا اوسی	نبی و علی فی نہ کہا یا اوسی
حبیبون کو تقسیم سب کر دیا	رخ نور ایمانسی دل بہر دیا
سیلمان کا سلمان کو آیا مزا	نشان نبوت یہ پہلا ملا
بہرہ دوسری روز خرمن کا جام	وہ بیکر گیا پیش خیر الانام
کہا میرا دید یہ منظور ہو	جو مقبول ہو جان مسرور ہو
پندیرا ہوا اور وہ دید قبول	ہوئی دولت عیش اسکو حصول
علی کو دیا خود تناول کیا	بچا جو ہر اک کو عطا کر دیا
ہوئی بہر تو ائمید سلمان یاد	کہا ولسی مونہ مانگی آئی مراد
ارادہ ہوا دیکھنی محمدؐ	پئی امتحان ایسی تدبیر کی



کہا بوسے ان سکو آگاہ کر	زمین میں زمین جب بھی دی خبر
قضیبین جو سلمان کو کین عطا	تو سلمان نی گاڑین وہ ایک جا
پیمبری پہ عرض کی ای جناب	رسالت مآب و ثریا رکاب
خداوند شاخین وہ سب گزچین	حضور ایک بھی و نہیں باقی نہیں
چلی اون قضیبون کی جانب سول	و عاکی خدا سی حمین سب اصول
ثر ہی سہا تک اثر کر گئے	و عاشک شاخون کو ترک گئی
ہری ہو گئی نخل خرمابند	لگی اونین خرمی ہی مانند قند
گلستان جو تیار و تر ہو چکا	دعائی تبی کا اثر ہو چکا
تو سلمان سی ارشاد حضرت ہوا	کہ لا اپنی آقا کو ای بی ریا
نہو تو مفکر نکر کچھ ہر اس	خرید آپ کو اب تو ای حق شناس
زہ نقد مانگی تو یہ اوستی کہہ	کہ بروقت پائیگا او سکو ہی رہ

خرید و نگاہیں اپنی کو تجھ ہی آج	نہ نیکی سی ہونا کہیں بد مزاج
بتا لگا کیا ای نہ سالِ کرم	کہاں تک ہی قیمت ہی کتنی رقم
کہا اوسنی اشجار خرمین بول	مگر تین سو کیون کہوں گول گول
اونہیں اپنی باتھو سی بو ہون دراز	زمین سی کشید ہون ای سرفراز
برہمن وہ گہنی ہون بخوبی شجر	ہری اور تر و تازہ اور پر شمر
تو بعد اوسکی تکلیف یہہ وونگاہ من	طلا کی چم اوقیہ لونگاہ من
خریدی جو اپنی کو یہہ راہ ہی	یہہ منظوری اور دخواہ ہی
یہہ قیمت ہی تیری اگر دی سکی	خرید آپ اپنی کو گر لی سکی
یہہ خدمت میں شاہ جہان کی	کہا دست بستہ وہ سب ماجرا
نئی فی سنا اور کیا سب قبول	کہا اپنی دل میں نہ تو طول
صحابہ سی مشکوا کی پہر بر ملا	اوی تین سو کین قضیبین عطا

اوقیہ ہر مقدار درم  
وینچ سو درم و سیم کی ہون  
چل درم از منجبت

قضیب ہر کس از درم

# قطعات تاریخ

قطعه تاریخ طبع کتاب هدایت حیدر از تاج افکار بلند آسمانی  
 مهتاب الدوله بجاور متخلص به و خشان که هر مصرع اثر تاریخ است

کتابی رقم زو سلیمان شبیه  
 ۱۲۹۲

یم جود و ذیجا و گیتی پناه  
 ۱۲۹۲

ملک خو پری رخ فہیم و جمیل  
 ۱۲۹۲

سپہر عطا جان عالم خلیق  
 ۱۲۹۲

ندیدہ چمن بچو آن گلزار  
 ۱۲۹۲

زہی نظم اکمل عجب نام پاک  
 ۱۲۹۲

بہر مصرع شاہ والا شکوہ  
 ۱۲۹۲

بتابد پی رونق چرخ  
 ۱۲۹۲

فلک جاہ ابر کرم گستری  
 ۱۲۹۲

بہار کرامت گل جعفری  
 ۱۲۹۲

بلرز و بجا خسرو خاوری  
 ۱۲۹۲

شہر پاک نام و مہر برتری  
 ۱۲۹۲

نگاری تہ چرخ نیلوفری  
 ۱۲۹۲

بیان شرف ہدیت حیدری  
 ۱۲۹۲

عجب جلوہ زہرہ و مشتری  
 ۱۲۹۲

بعرش علا کو کب احسنتری  
 ۱۲۹۲

زیر نقد کی یون ہوئی اوفتاد	بچی کو ہوا جبکہ حکم جہاد
غنیمت کا آیا جو مال و منال	ہوا وزن کر نیسی وہ کم کمال
زبان مبارک فی تاثیر کی	دُعائی معالیٰ فی تدبیر کی
کہ پورا ہوا مال تھا وہ جو کم	چہل اوقیہ وہ ہوا بی الم
عطا کرد یا شہنی سلمان کو	کیا اس طرح کامل ایمان کو
دیا سنی آقا کو جا کر وہ مال	بیان کر دیا معجز نکاہی حال
رہا ہو گیا قید آقاسی وہ	ملا آ کی اپنی سیحاسی وہ
سلیمان کی مانند سلمان ہوا	سخی و غنی اہل ایمان ہوا
جمال و درون برون نیک تھا	ہزار و نمن لاکھ و نمن ہ ایک تھا

تمام شد

بهرج شه اختر تا جدار	محبت شهنشاه دلدل سوار
زهی قهرمان عدالت سرشت	که دارد به دنیا ستارح بهشت
به صوم و صلوة و به بذل و کرم	به عشق و ولایتی امیرم
به طاعات حق بار کوع و سجود	ز خیل شهبان گوئی سبقت بود
نویسم اگر بخشش شهریار	شود جان حاتم به کلکم نثار
اگر انصاف سلطان نمایم بیان	شود محمود ذکر انوشیروان
چه دارد و سر فتنه چشم حیات	که در عهد او شد مریض طبابت
شود گر بیدان کین جنگجو	برآورد روان از نهاد عدو
بلندار کند نیزه خون فشان	رساند بمریخ نوک سنان
اکشد تیغ تیز از بیدان کین	گریزد تهم حوث گاود زمین
اگر آرائش بزم عشرت کند	بر دروغ جشید رشک و حسد

بجای شهنشاه دلدل  
عرب زبان بدین دارد

عزت نسیم ای قهرمان  
دراز هم



رقم شد جلی سال طبع کتاب  
عشره دلائی

دل منکران خون نمود این فوج بد  
عشره دلائی

درخشان ز مهر شه پاک و سعد  
عشره دلائی

بهر مصرع چیده قصان بری  
عشره دلائی

بحال تبره بیت حیدری  
عشره دلائی

بجایا فتم گنج رحمت گری  
عشره دلائی

قطعه تاریخ از نتایج افکار شاعر شیرین کلام  
 تعیش الدوله بسا در متخلص به تعیش

بده ساقیا ساغر جسم و قفا

ز فرط هجوم هموم و ملال

نه بیند مرا چرخ سفلہ پرست

بنامش بده ساغر لاجواب

بیار آتشین می به بزم طرب

و رایم به بزم ثنا گستری

که دل تنگم از دور دور رخسار

بشد کند طبع و زبان گشت لال

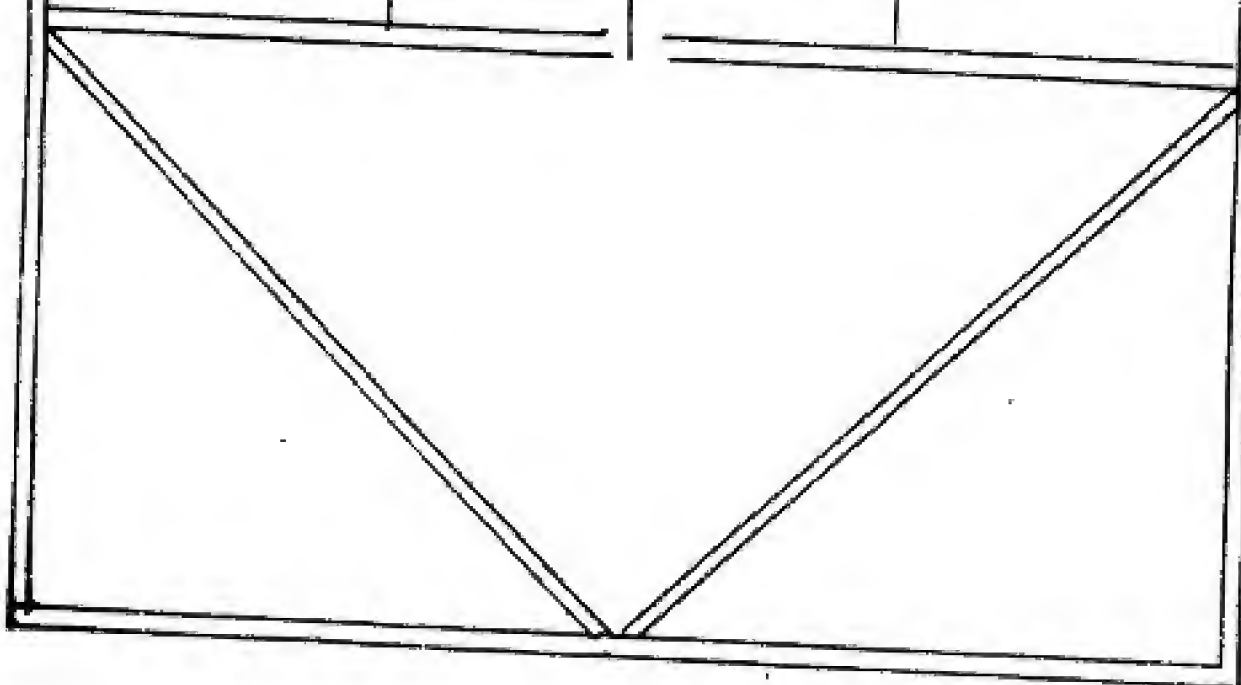
که باشم دی بامی سورست

که شد بهر او رجعت آفتاب

که سوز و زرشکش دل بولهب

فروزم چراغ سخن پروری

<p>چون شد حکم سلطان عالیجناب  نمودم بدل فکر، جبری سنین  تختی جو هر سيف با وج و فکر  رسطان باؤل فضایل سنین</p>	<p>پتی طبع این نسخه لاجواب  بتائیدا و ستاور روح الامین  درآمد و رسال از موج فکر  اگر دم زوم با سحی سنین</p>
<p>طبع والائی شمر واحد علی  نظم زیبائی شمر واحد علی</p>	<p>قطعه تارنج از فکر شاعر نکته  معجزات حیدری فرمود نظم  گفت در منقوط محسن سال طبع</p>
<p>تمام شد</p>	<p>تمام شد</p>



سِه آسمان معانی است او

نویسد چو نثر آن سِه ارجمند

چو آرد بخت دُر مکنون شعر

در آید می چون بعلم عروض

سخندان و هم قدر دان سخن

الهی بود تا سخن را بستا

بماند شه خست روی کرم

درین دور فرخ ز فکر بلند

بذکر غزائی و صبی نبی

به توصیف شاه زمین و زمن

ندارم بدخ و شنایش مجال

سِه همه نکست دانی است او

شود پای معنی ز تشریف بلند

و بد اوج شعری بمضمون شعر

کند کشف اصل رموز و غموض

از و است روشن جهان سخن

بود تا زبان زینت کا مها

باقبال و دولت بجاه و خشم

رقم زد کتاب فصاحت پسند

ستمی است با هیبت حیدری

بدا و است لاریب داد سخن

کنون بایدم فکر تا رنج سال

بسیار است از شعر و نثر  
و در این کتاب  
فکری با کسر و رای  
و بگویند آن ستاره و شمشیر  
بسیار است از شعر و نثر  
و در این کتاب  
فکری با کسر و رای  
و بگویند آن ستاره و شمشیر  
علم و هنر









